مکتوباتِ رحمانی

یعنی

قطب زماں حضرت امیر شریعت مولانا سیّد شاہ منت اللہ صاحب رحمانیؒ
کے چند گراں قدر مکتوبات کا مجموعہ

مُرتّب
مفتی محمد نوید اقبال رحمانی

دار الاشاعت
خانقاہ رحمانی مونگیر (بہار)

نام کتاب	:	مکتوباتِ رحمانی (جلد دوّم)
مرتب	:	مفتی محمد نوید اقبال رحمانی
تعداد صفحات	:	۲۰۴
طباعت	:	نورانی آفسیٹ پریس، مالیگاؤں (مہاراشٹر)
		Mob. 9372436080
کمپوزنگ	:	مولانا محمد مجاہد الاسلام رحمانی، جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر
سنہ طباعت	:	۲۰۱۵ء
ملنے کے پتے	:	دار الاشاعت خانقاہ رحمانی مونگیر

کتاب ملنے کے پتے:

(۱)　دار الاشاعت خانقاہِ رحمانی (مونگیر، بہار۔۸۱۱۲۰۱)

(۲)　مفتی محمد نوید اقبال رحمانی،

جامعہ انعام الحسن، تالاب کمپلیکس، کونڈوہ بزرگ، پونہ۔۴۱۱۰۴۸

موبائیل: 09271416621، 8605206490

فہرست مضامین

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۲۷
۲	عرض مرتب	۲۸
۳	تقریظات	۲۹
	مکاتیب بنام حاجی نعیم اختر صاحب	۳۷
	مکتوب ۱:	۳۸
۱	وظائف کی پابندی کی خبر پر اظہار مسرت	
	مکتوب ۲:	۳۸
۱	اذکار کی تلقین	
	مکتوب ۳:	۳۹
۱	ختم قادریہ وختم مجددیہ کی تلقین	
۲	چلہ دینا نہ فرض ہے، نہ واجب، نہ سنت	
	مکتوب ۴:	۴۰
۱	وظائف پڑھتے وقت اللہ کے سامنے حاضر ہونے کا دھیان رہنا چاہئے	
	مکتوب ۵:	۴۱
۱	تعویذ سے متعلق ہدایت	
۲	نومولود بچے کے لیے دعا	
	مکتوب ٦:	۴۱
۱	لائف انشورنس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں	
۲	حرام چیزوں میں ظاہری چمک ودمک اور فائدہ خوب نظر آتا ہے	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۳	کوئی شخص جان ومال کا تحفظ اگر لائف انشورنس ہی میں سمجھے تو لائف انشورنس کرا سکتا ہے	
	مکتوب ۷:	۴۲
۱	کبھی کبھی خیال کا منتشر ہونا پریشانی کی بات نہیں	
۲	تعویذ سے متعلق ہدایت	
۳	گذشتہ نماز کی قضا ضروری ہے	
	مکتوب ۸:	۴۳
۱	فاتحہ خوانی میں نہ پہنچنے پر اظہار افسوس	
	مکتوب ۹:	۴۳
۱	تعویذ سے متعلق ہدایت اور مقاصد میں کامیابی کے لیے دعا	
	مکتوب ۱۰:	۴۴
۱	ملازمت کے لیے دعا	
	مکتوب ۱۱:	۴۴
۱	پریشانیوں سے نجات کی دعاء	
	مکتوب ۱۲:	۴۴
۱	حافظ قرآن ہونا بڑی نعمت ہے	
۲	ایک زمانہ میں پانی پت اور ململ حفظ قرآن کے لیے مشہور تھے	
۳	دینیات کا رسالہ، راہ نجات، بہشتی زیور، بہشتی گوہر اور تعلیم الاسلام کی تعلیم دینے کی تلقین	
۴	حفظ قرآن سے اجر وثواب بہت ملتا ہے اور برکتیں ورحمتیں نازل ہوتیں ہیں	
	مکتوب ۱۳:	۴۶
۱	ولادت پر اظہار مسرت	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	مکتوب ۱۴:	۴۷
۱	علم وعمل کے لیے دعا	
۲	بچہ کو حفظ قرآن میں لگانے کا مشورہ	
	مکتوب ۱۵:	۴۸
۱	دفتری کاموں میں کافی الجھن ہوتی ہے	
۲	دعا صحت	
	مکتوب ۱۶:	۴۹
۱	بنگلہ دیش کے سفر کی اطلاع اور دعا صحت	
	مکتوب ۱۷:	۴۹
۱	اظہار مسرت	
	مکتوب ۱۸:	۵۰
۱	برے خیالات آئے تو کلمہ کا ورد بڑھا دینا چاہیے	
	مکتوب ۱۹:	۵۱
۱	شیخ کے بتائے ہوئے وظائف کو پابندی سے پڑھنا چاہیے	
۲	چلے کوئی شرعی چیز نہیں ہیں	
۳	چلہ لگائے بغیر انسان صحیح مؤمن ہو سکتا ہے	
۴	چلے میں عورتوں کو ہرگز نہیں نکلنا چاہیے	
۵	مختلف اذکار اور تلاوت قرآن کی تلقین	
	مکتوب ۲۰:	۵۲
۱	خطوط کے جوابات پابندی سے دیا کرتا ہوں	
۲	دعاء صحت	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	مکتوب ۲۱:	۵۳
۱	فرقہ وارانہ فساد اور امارت شرعیہ کی جانب سے ریلیف	
۲	مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی پر بذریعہ بم بلوائیوں کا حملہ	
	مکتوب ۲۲:	۵۴
۱	دعا صحت	
	مکتوب ۲۳:	۵۴
۱	برے خوابوں سے حفاظت کے لیے مختلف چیزوں سے پرہیز کرنے اور مختلف اذکار پر عمل کرنے کی تلقین	
	مکتوب ۲۴:	۵۵
۱	دعا صحت	
	مکتوب ۲۵:	۵٦
۱	عملیات کو جاری رکھنے کی ہدایت	
	مکتوب ۲٦: بنام مولانا حافظ محمد سمیع الدین صاحب رحمانی	۵۷
۱	مکتوب الیہ کے لیے ناظم تعلیمات سے سفارش	
	مکاتیب بنام حضرت ماسٹر محمد امین صاحب رحمانی دامت برکاتہم	۵۹
	مکتوب ۲۷:	٦٠
۱	کوتاہیوں کا اعتراف اور خدا تعالیٰ کی گرفت سے خوف وہراس ایمان کی نشانی ہے	
۲	خدا کے خوف سے گریہ وزاری ترقی مراتب کی علامت ہے	
۳	ہر شخص کی تعلیم اس کے حسب استعداد ہوتی ہے	
۴	غیر مسلم کو دعوت دین دینے کا طریقہ	
۵	قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں دعوت	
٦	نماز دین کا ستون اور اعمال صالحہ کے لیے اسٹیم اور کنجی ہے	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۷	جس نے نماز درست کر لی اس کا دین استوار ہو گیا	
۸	روزہ رکھنے سے آتمہ جاگتی ہے	
۹	کلمہ طیبہ کی تلقین	
۱۰	کلمہ طیبہ کے ورد سے ضمیر بیدار رہتا ہے	
۱۱	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہودی کو اسلام کی تعلیم دینے کا طریقہ	
۱۲	اگر ہمارے ذریعہ ایک شخص بھی راہ حق قبول کر لے تو ہماری نجات کیلئے کافی ہے	
	مکتوب ۲۸:	۶۳
۱	پیر کے لئے عالم ہونا ضروری ہے	
۲	جاہل اللہ والا، صاحب دل ہوسکتا ہے، لیکن پیر نہیں بن سکتا	
۳	تصوف کا پورا سلسلہ شریعت مطہرہ کے تحت ہے جو اس سے باہر ہے وہ گمراہی ہے	
۴	طبقۂ صوفیا کے علوم، علوم احوال ہیں	
۵	احوال اعمال کی میراث ہیں	
۶	نماز، روزہ دیگر معاملات کے علوم، علوم اکتسابی ہیں	
	مکتوب ۲۹: جناب محمد یونس صاحب	۶۴
۱	استغفار کی تلقین	
۲	استغفار پڑھنے سے بلائیں اور مصیبتیں دور بھاگتی ہیں	
۳	حضرت خواجہ حسن بصری کا مختلف اشخاص کو استغفار کی تلقین کرنا	
	مکتوب ۳۰: بنام مولانا نظام الدین صاحب	۶۷
۱	صراط مستقیم پر استقامت اور اتباع سنت کے لیے دعاء	
۲	تعبیر خواب مستقل ایک فن ہے	
۳	علامہ ابن سیرین کا خواب کی تعبیر بتلانا	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۴	قرآن مجید کی آیت سے خواب کی تعبیر	
۵	فاتحہ میں شرکت کی دعوت	
	مکتوب ۳۱: محترم جناب مظہر باری صاحب	۷۱
۱	تاریخی نام رکھنا نہ فرض ہے، نہ سنت، نہ واجب	
۲	محض الفاظ کے اختصار سے بات کہاں سے کہاں چلی جاتی ہے	
۳	ایرانی شاعر اور شاد عظیم آبادی	
۴	بشاخ صندلیں پیچیدہ مارے	
	مکتوب ۳۲: بنام ڈاکٹر محمد اسلم صاحب	۷۳
۱	والدین انتہائی تکلیف اُٹھا کر بچہ کو پالتے ہیں	
۲	والدین کو رب مجازی کہتے ہیں	
۳	والدین کے حقوق	
۴	اولاد کا رونگٹا والدین کے احسانات میں ڈوبا ہوا ہے	
۵	والدین اپنی والاد کو قتل کردے تو قصاص نہیں ہے	
۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والا	
	مکتوب ۳۳: بنام مولانا عبدالرزاق صاحب (قاضی شریعت)	۷۶
۱	سلطان الاذکار کی تلقین	
۲	اگر ثقلین پر فنا طاری ہی نہ ہو تو ان آیات کا مصداق کون ؟	
۳	نفخ صور اولی کے بعد تمام چیزوں پر فنا طاری ہو جائے گی	
۴	خدا کے سوا کوئی چیز باقی نہیں رہے گی	
۵	بدلہ کے دن سے پہلے غیر اللہ کو فنا کیا جائے گا	
۶	تفسیر عثمانی، تفسیر ابن کثیر اور تفسیر در منثور کے حوالہ سے آیت کے وضاحت	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۷	سب سے پہلے حضرت اسرافیل اور پھر مقرب فرشتے زندہ ہوں گے	
۸	خدا کے سوا جس کو وجود کی بیماری ہے اسے فنا ہونا ہے	
۹	مراقبہ فنا	
۱۰	دعا حسن خاتمہ کی درخواست	
	مکتوب ۳۴: بنام بابو نظام الدین صاحب (بگھیلوی)	۸۲
۱	حضرت علیہ الرحمہ پر ملیریا کا حملہ	
۲	الیکشن کی ہنگامہ آرائیاں	
۳	الیکشن میں ہارنے والا جیتنے والے کو مبارکباد دیتا ہے	
۴	الیکشن میں لگی گرد وہیں جھاڑ دینا چاہئے	
	مکتوب ۳۵: بنام مولانا عبدالقدوس صاحب	۸۶
۱	جماعت اسلامی کی مسلم ممالک میں پوزیشن	
۲	اردن کا سفر	
۳	کتب خانہ اردن میں حضرت علیہ الرحمہ کی حاضری	
۴	علم، فکر، تعبیر اور طرز تحریر ترقی پذیر چیزیں ہیں	
۵	مضامین کے عنوانات اور کتابوں کے نام اثر رکھتے ہیں	
۶	تقریر میں زمانہ کے تقاضوں اور پڑھنے و سننے والوں کے ذوق کا لحاظ کرنا چاہئے	
۷	تصنیف و تالیف میں زمانہ کے بدلتے ہوئے تقاضے اور ذوق کا لحاظ نہیں رکھا گیا	
۸	دین کے اہم اور بنیادی مسائل پر ہماری تصانیف نہیں اگر ہے تو تعبیر زمانہ ذوق سے ہٹی ہوئی	
۹	جبل اشراف کے کتب خانہ میں علماء ہند کی صرف دو کتابیں	
۱۰	جماعت اسلامی کے پاس فکر کیساتھ تنظیم اور جماعت بھی ہے	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱	آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ دیوبند کا قائم کردہ ہے	
۱۲	وقت اور مسائل انتظار نہیں کرتے	
۱۳	میں جنرل سکریٹری کے عہدہ کو قبول کرنے کو تیار نہیں تھا	
۱۴	قبضہ سے کم داڑھی کے مسئلہ کا مجھے علم نہیں	
۱۵	غیر مقلدین کے جواب میں اعلیٰ پیمانہ پر سمینار منعقد کرنے کا مشورہ	
۱۶	قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید	
۱۷	احساس ذمہ داری	
۱۸	نیتوں کا حال صرف خدا کو معلوم ہے	
۱۹	مکاتیب گیلانی	
۲۰	حق بات موقع محل دیکھ کر کہنا چاہیے	
	مکتوب۳۶: بنام مولانا عبدالحق صاحب پیشکار	۹۶
۱	مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری کی خانقاہ رحمانی میں آمد	
۲	سفر میں روزہ کا مسئلہ	
۳	ماہنامہ دارالعلوم میں مولانا ثناءاللہ صاحب پر تبصرہ	
۴	خدا بچائے اس معجون مرکب سے	
۵	تقریظ میں اہل حدیث علماء کو جاہل کہا گیا	
۶	دارالعلوم دیوبند ایشیاء میں دینی تعلیم کا سب سے بڑا ادارہ ہے	
۷	حضرت حکیم الاسلام کے اوصاف	
	مکاتیب بنام حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب	۱۰۰
	مکتوب۳۷:	۱۰۱
۱	مدرسہ رحمانیہ کے آئین بدلنے کا معاملہ	
۲	اسلامی نظام اور مغربی جمہوری نظام	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۳	استعفیٰ مراپا حسرت و یاس	
	مکتوب ۳۸:	۱۰۵
۱	ایک نئے مرض میں مبتلا ہوگیا ہوں	
۲	مجھ کو گھوڑ یا پیر سمجھ رکھا ہے	
۳	ان کی راکھ ہندوستان کے ایک لاکھ دیہاتوں میں لے جائی جائے گی	
۴	مونگیر کو چھوڑنا میرے لئے کیسا ہوگا	
	مکتوب ۳۹:	۱۰۶
۱	عوامی اجلاس	
۲	وزیر اعظم کا وعدہ	
۳	دہلی اور دربھنگہ کا سفر	
	مکتوب ۴۰:	۱۰۷
۱	میرا نام صدر مدرس کے لئے پیش ہوا	
۲	مولانا ہارون الرشید صاحب کا انتخاب	
۳	ہم اس انتخاب کو مناسب سمجھتے ہیں	
	مکاتیب بنام جناب عبدالحفیظ صاحب قریشی	۱۰۸
	مکتوب ۴۱:	۱۰۹
۱	دفع سحر کے لیے تعویذ	
	مکتوب ۴۲:	۱۱۰
۱	مکتوب الیہ سے ملاقات نہ ہونے پر افسوس	
	مکتوب ۴۳:	۱۱۱
۱	تعویذ سے متعلق ہدایت	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	مکتوب ۴۴:	۱۱۲
۱	تعویذ وترکیب کے لیے ملاقات ضروری ہے	
۲	مدھیہ پردیش کا سفر	
۳	نقش علی	
	مکتوب ۴۵:	۱۱۳
۱	دعاء صحت	
۲	سحر وآسیب کا تعویذ	
	مکتوب ۴۶:	۱۱۴
۱	اثرات کی جانچ پڑتال اور دعاء صحت	
	مکتوب ۴۷:	۱۱۵
۱	ہر کام خط سے انجام نہیں پاتا	
۲	مکتوب الیہ کو تعویذ دینے کی اجازت	
۳	مکتوب الیہ کو مونگیر حاضر ہونے کی تاکید	
	مکتوب ۴۸:	۱۱۵
۱	روزی میں ترقی کے لیے دعا	
	مکتوب ۴۹:	۱۱۶
۱	روبرو ہوئے بغیر مجرب ترکیب حاصل نہیں ہوسکتی	
	مکتوب ۵۰:	۱۱۶
۱	وظائف کی پابندی پر اظہار مسرت	
۲	غصہ، بغض، حسد اور کینہ سے حفاظت کیلئے دعا	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	مکتوب ۵۱:	۱۱۷
۱	کلمۂ طیبہ، درود شریف اور استغفار کی تلقین	
	مکتوب ۵۲:	۱۱۸
۱	تعویذات کیلئے خط سے کام نہیں چلتا، آمنے سامنے ہونا ضروری ہے	
	مکتوب ۵۳:	۱۱۸
۱	وظائف سے متعلق ہدایت	
	مکتوب ۵۴:	۱۱۹
۱	پریشانیوں سے نجات کے لیے دعا	
	مکتوب ۵۵:	۱۱۹
۱	رمضان المبارک میں نوافل، تلاوت قرآن اور استغفار کی تلقین	
	مکتوب ۵۶:	۱۲۰
۱	تعویذ سے متعلق ہدایت اور دعاء صحت	
	مکتوب ۵۷:	۱۲۱
	کلمۂ طیبہ، درود شریف، استغفار اور ذکر اسم ذات کی تلقین	
	مکتوب ۵۸:	۱۲۱
۱	ذکر اسم ذات کا طریقہ	
	مکتوب ۵۹:	۱۲۲
۱	رقت کا طاری ہونا اور آنسو بہنا اچھی علامت ہے	
۲	رمضان المبارک میں استغفار عائشہ کی تلقین	
	مکتوب ۶۰:	۱۲۳
۱	قرض کی ادائیگی کے لیے درود شریف کی تلقین	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۲	تعویذ سے متعلق ہدایت	
	مکتوب ۶۱:	۱۲۴
۱	مونگیر و مضافات مونگیر میں زلزلہ سے ہونیوالے نقصانات	
	مکتوب ۶۲:	۱۲۵
۱	درود شریف اور سورۃ قریش کی تلقین	
	مکتوب ۶۳:	۱۲۶
۱	ختم قادریہ کی تلقین	
	مکتوب ۶۴:	۱۲۷
۱	ذکر اسم ذات سے متعلق ہدایت	
	مکتوب ۶۵:	۱۲۷
۱	دعاء صحت	
	مکتوب ۶۶:	۱۲۸
۱	دعاء صحت	
۲	تعویذ برائے مرگی	
۳	ذکر کے وقت دنیا سے کٹ جانا چاہئے، صرف حق تعالیٰ کی بارگاہ میں حضوری کا دھیان رہنا چاہئے	
۴	اب ذکر مجھ پر غالب ہوجاتا ہے	
۵	دعاء حسن خاتمہ کی درخواست	
	مکتوب ۶۷:	۱۳۰
۱	تعویذ سے متعلق ہدایت	
	مکتوب ۶۸: بنام اکابر علماء و مشائخ صوبہ بہار	۱۳۱

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱	شوہر کے مفقود الخبر ہونے یا مہلک امراض میں مبتلا ہونے کی بنا پر عورتیں غیر شرعی طریقے اختیار کرتی ہیں، یا کسمپرسی کی زندگی گذار دیتی ہیں	
۲	حکومت کی عدالتوں میں مسلم اور غیر مسلم حاکموں میں کوئی امتیاز نہیں	
۳	غیر مسلم حاکم کا فسخ نکاح شرعاً جائز نہیں	
۴	خانقاہ رحمانی میں قضا کی تربیت کا اہتمام	
	مکتوب ۶۹: بنام مولانا نور عالم خلیل امینی	۱۳۵
۱	''خدمۃ دینیۃ عظیمۃ'' کا ایک نسخہ	
۲	تحریر کا بلند اور طباعت کا ناقص ہونا اس دور کے لیے مفید نہیں	
۳	مکتوب الیہ کو مونگیر آنے کی دعوت	
	مکتوب ۷۰: بنام مولوی رفاقت حسین صاحب	۱۳۷
۱	میرا کام آپؐ کے لائے دین کی اشاعت اور تحفظ ہے	
۲	طریقت میں مجھے کچھ حصہ اپنی بضاعت بھر سلسلہ قادریہ سے ملا ہے	
۳	میں فقہ حنفی کا حتی الامکان سختی سے پابند ہوں	
۴	صوم وصلوٰۃ افضل ترین اذکار میں سے ہے	
۵	نماز، کثرت تلاوت ونوافل، ذکر نفی واثبات اور سلطان الاذکار سے تزکیہ باطن اور قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے	
۶	شریعت محمدیہ کی پابندی کے ساتھ صرف درود شریف کی کثرت پر حق تعالیٰ نے بہت سوں کے باطن کو جلا دی اور اپنے قرب سے نوازا	
۷	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی راہ نجات اخروی کا سبب اور اس کے علاوہ باقی ضلالت وگمراہی کے راستے ہیں	
۸	میں خوف ومو غوب چیز محبوب ومطلوب کو دی جاتی ہے	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۹	اتباع سنت فلاح دارین کا ضامن ہے	
۱۰	مخلوقات عالم پر خدا کی رحمت کا فیضان آپؐ کے واسطے سے ہوتا ہے	
۱۱	قرآن مجید کی وہی تشریح وتفسیر معتبر ہے جو آپؐ اور صحابہ سے ثابت ہو یا مماثل اور قریب تر ہو اس کے معارض نہ ہو	
۱۲	آپؐ کا مرتبہ مخلوقات میں سب سے بلند ہے	
۱۳	مجھے سیاسیات سے بھی دلچسپی رہی ہے	
	مکاتیب بنام حضرت مولانا محمد سعید الرحمن شمس صاحب	۱۴۵
	مکتوب ۷۱:	۱۴۶
۱	نماز کی پابندی اور بتلائے ہوئے وظائف کی تلقین	
۲	نکاح میں کفو کا اعتبار بلاوجہ نہیں بتلایا گیا	
	مکتوب ۷۲:	۱۴۸
۱	میر واعظ مولوی محمد فاروق کی شہادت پر حضرت علیہ الرحمہ کا مضمون	
	مکاتیب بنام عبدالرحمان کوندو صاحب	۱۴۹
	مکتوب ۷۳:	۱۵۰
۱	تمباکو نوشی کی حرمت کے بجائے مومن کی خون نوشی کی حرمت پر رسالہ لکھنا چاہئے	
۲	حکومت سعودیہ کی دعوت پر مکہ میں کانفرنس میں شرکت	
	مکتوب ۷۴:	۱۵۲
۱	حج سے واپسی کی اطلاع اور دعا صحت	
	مکتوب ۷۵:	۱۵۳
۱	حضرت مولانا ابوالکلام کا کشمیر کے معاملہ پر تبصرہ	
۲	کشمیر سے ہندوستان کے دوسرے صوبوں کو رہنمائی ملتی ہے	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۵	مرتب شدہ اسلامی قانون	
۶	مکتوب الیہ کو مونگیر پہنچے کی تاکید	
۷	اخراجات سفر کی ذمّہ داری	
	مکتوب ۸۲:	۱۶۷
۱	بھاگل پور، مونگیر اور سہسرام کا فساد	
۲	آنکھ کا آپریشن	
۳	مکتوب الیہ نے صحیح تحریر کیا	
۴	حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کا ذاتی تجربہ	
۵	ہمارا احساس اور جوش محض وقتی ہوتا ہے	
۶	زندہ قومیں ماضی سے مستقبل کا نقشہ تیار کرتی ہے	
۷	مسلمان ماضی کو چند ماہ میں فراموش کر جاتا ہے	
۸	آج تک زخم نہ بھر سکا	
۹	میں نے لینس لگوایا ہے	
۱۰	موتیابند کے پانی نے پتھر کی شکل اختیار کر لی تھی	
۱۱	جامعہ رحمانی اور ندوہ میں امتحانات	
	مکاتیب بنام: الحاج ماسٹر مولوی عبدالخالق صاحبؒ	۱۶۸
	مکتوب ۸۳:	۱۶۹
۱	طریقے مختلف ہیں، منزل ایک ہی ہیں	
۲	باکمال صوفیاء کا کمال ورجحان	
۳	سلسلۂ نقشبندیہ میں لطائف بڑی اہم چیز ہے	
۴	سلسلۂ نقشبندیہ کے غواص	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۵	سیّد آدم بنوریؒ	
۶	سینکڑوں سالکین کی رہنمائی	
۷	لطائف کے مقام میں اختلاف ہوسکتا ہے	
۸	ذکر نفی واثبات کے طریقے	
۹	حضرت مولانا ریاض احمد صاحبؒ	
۱۰	مقصود اللہ کی یاد اور لطائف کا اجراء ہے	
۱۱	ذکر وشکر ہمیشہ پوری توجہ اور دھیان سے کریں	
۱۲	دعاء حسن خاتمہ کی درخواست	
	مکتوب ۸۴:	۱۷۰
۱	کلمۂ طیبہ پڑھنے کی تلقین	
۲	ذکر خفی، درود شریف، میقات عشرہ	
۳	''ارشاد رحمانی'' نامی کتاب مرشد کا کام دے گی	
۴	مکتوب الیہ کسی صاحب دل کی صحبت میں بیٹھے ہوئے ہیں	
۵	دعا کی درخواست	
۶	لکھنؤ، سلطان پور، گنج مراد آباد، دہلی اور دیوبند کا سفر	
	مکتوب ۸۵:	۱۷۱
۱	جدید مسائل پر تحقیق	
۲	ادارۂ تحقیقات شرعیہ کا قیام	
۳	ذکر نفی واثبات	
۴	تسبیحات عشرہ، درود شریف، سورۂ قریش کی اجازت	
۵	ارشاد رحمانی، فیوض رحمانی، سلاسل محمدیہ	

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر
۱۷۲	مکتوب ۸۶:	
	کتابوں کا سرسری مطالعہ	۱
	ذکر اسم ذات اور نفی و اثبات ساتھ ساتھ مناسب نہیں	۲
	ذکر نفی و اثبات کو بند کرنے کی ہدایت	۳
	اصل چیز دھیان اور توجہ ہے	۴
	وہ حق تعالیٰ کے فیض کو اپنے دل کے اندر محسوس کرے گا	۵
	وہ آپ کا خلوص ومحبت ہے	۶
۱۷۳	مکتوب ۸۷: بنام صاحبزادگان جناب عبدالخالق صاحبؒ	
	نئے قسم کا اطلاع نامہ	۱
	مرحوم کی کرامت	۲
	موت کا ایسا اطمینان ویقین صاحب دل کو ہی ہوسکتا ہے	۳
	دعاء مغفرت	۴
	مرحوم مسلمانوں میں صف اوّل کے لوگوں میں تھے	۵
	یہ صف اب خالی ہوتی جارہی ہے	۶
	ان کے وصال سے مجھ کو بھی صدمہ کم نہیں ہے	۷
	وہ ایک کامیاب مسترشد تھے	۸
	یہ خط انہوں نے کب اور کس طرح لکھ کر رکھا تھا	۹
۱۷۵	مکاتیب بنام حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحبؒ	
۱۷۶	مکتوب ۸۸:	
	تدوین قانون اسلامی کا مرحلہ	۱
	ترمیم واصلاح کا کام	۲

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۳	مفتی ظفیر الدین صاحب کی شرکت	
۴	تا کہ انہیں آنے میں ہچک نہ ہو	
۵	حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کی فرمائش	
	مکتوب ۸۹:	۱۷۷
۱	حج وزیارت کی تمنا	
۲	حضرت علیہ الرحمہ کی جانب سے سفارش	
۳	سفارش ومنظوری کا اجر	
	مکتوب ۹۰: بنام مولوی امداد حسین صاحب رحمانیؒ	۱۷۸
۱	جامعہ رحمانی کا اجلاس وفاتحہ خوانی	
۲	مکتوب الیہ کی عدم حاضری پر اظہار افسوس	
۳	روس کا سفرنامہ	
۴	حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری مدظلہ	
۵	جواب کی نقل	
	مکتوب ۹۱: بنام محترم جناب ریاض صاحب	۱۸۰
۱	مدراس، بنگلور اور بھٹکل کا سفر	
۲	اللہ نے لاج رکھ لی	
۳	مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کا کام حکومت کے ہاتھوں ہوتا ہے	
۴	مسلم پرسنل لاء کے تحفظ کا وعدہ	
۵	مسلمانوں کے لاکھوں گھرانے ایسے ہیں جہاں روزانہ شریعت وسنت کے خلاف عمل ہوتا ہے	
٦	تو حکومت یا ممبران پارلیمنٹ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی نہیں کر سکتے	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	مکاتیب بنام گمنام شخصیات	۱۸۳
	مکتوب ۹۲:	۱۸۴
۱	قرآن مجید کا فیصلہ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے متعلق	
۲	قرآن مجید کا فیصلہ تابعین رحمہم اللہ کے متعلق	
۳	تابعی کی تعریف	
۴	اسے جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی	
۵	اچھے لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں	
۶	تین ادوار	
۷	بخاری شریف سے حوالہ	
۸	مسلمانوں نے سمندر عبور کر کے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی	
۹	حضرت امیر معاویہؓ کی حیثیت	
۱۰	یزید کی تربیت	
۱۱	یزید کی حیثیت	
۱۲	یزید تابعی تھے	
۱۳	یزید قسطنطنیہ کی مشہور مہم میں فوج کا سپہ سالار تھا	
۱۴	پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ آور ہو گا وہ مغفرت یافتہ ہے	
۱۵	وعدۂ مغفرت کے شوق میں صحابۂ کرام کی لشکر میں شرکت	
۱۶	ایک لشکر بحری راستے سے دوسرا بری راستے سے قسطنطنیہ روانہ ہوا	
۱۷	یزید کے متعلق فیصلہ	
۱۸	سکوت ہی میں ایمان کو امن حاصل ہوگا	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	مکتوب ۹۳:	۱۸۹
۱	اس ڈالڈائی دور میں دواؤں نے اثر چھوڑ دیا	
۲	اصول صحت کا خیال اور پرہیز اصلی دوا ہے	
۳	اثر تو حکم خداوندی میں ہے	
۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مشہور واقعہ	
۵	اصل چیز حکم خداوندی ہے	
۶	دعا اور دوا حکم خداوندی کو متوجہ کرنے کا ذریعہ ہے	
۷	انبیاء، اولیاء، صلحاء اور اتقیاء خدا کے محبوب بندے ہیں	
۸	خدا ان کو پیار کرتا ہے	
۹	محبوب بندوں سے سفارش کرا سکتے ہیں	
۱۰	سیّدنا حضرت عمر بن خطابؓ کی خلافت کا زمانہ	
۱۱	حضرات حسنینؓ کے وسیلے سے دُعا	
۱۲	دعا کے لیے اہلیت شرط نہیں	
۱۳	مالک نے سن لیا	
۱۴	مکّہ معظّمہ میں عالمی کانفرنس	
۱۵	حرم کعبہ کے نیچے تہہ خانہ	
	مکتوب ۹۴:	۱۹۳
۱	ذکر و شغل، عبادت و ریاضت کا مقصد	
۲	دل بیار دست بکار	
۳	حضرت فضل رحمٰن گنج مرادآبادیؒ کا ارشاد	
۴	اخلاص کی برکت	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۵	حدیث شریف سے حوالہ	
۶	خواب کی تعبیر	
۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوہ سے واپسی	
۸	حضرت بلالؓ	
۹	یہ بڑی قیمتی چیز ہے	
۱۰	مومن وکافر میں فرق	
۱۱	ایمان کی نشانی	
۱۲	حضرت امیر معاویہؓ کا مشہور واقعہ	
۱۳	دنیاوی تکالیف پر صبر کفارۂ سیئات ہیں	
۱۴	اس کے ساتھ اشتہار جیسا سلوک نہ کریں	
	مکتوب ۹۵:	۱۹۸
۱	حجاز سے واپسی کی اطلاع	
۲	استغفار کی تلقین	
۳	استغفار پڑھنے سے اللہ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے	
۴	حضرت خواجہ حسن بصری کا استغفار کی تلقین کرنا	
۵	قرآن مجید اور حدیث شریف سے استغفار کی تلقین	
	مکتوب ۹۶:	۲۰۰
۱	ہفتہ تحفظ شریعت پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا	
۲	تحفظ شریعت کی لگی آگ سلگتی ہی رہے	

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	مکتوب نمبر ۹۷:	۲۰۱
۱	آپ کے جذبات اسلامی ہیں	
۲	مکتوب الیہ کی تحریر سے اخلاص محسوس ہوتا ہے	
۳	لوگ غافل نہیں، کوشاں ہیں	
۴	ہر بات کا اعلان موقعہ اور وقت کی مناسبت سے ہوتا ہے	
۵	نفقۂ مطلقہ کا معاملہ	
۶	یونیفارم سول کوڈ کی جنگ	

انتساب

گلشن محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شجر سایہ دار

قطب عالم حضرت مولانا سیّد محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ

کے سچے جانشین اور لائق فرزند

قطبِ زماں حضرت امیر شریعت مولانا سیّد منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

اور پیرو مرشدم مفکر اسلام حضرت مولانا سیّد محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم

اور والد بزرگوار

حضرت مولانا ماسٹر محمد اقبال رحمانی صاحب مدظلہ العالی

کے نام

اس یقین کے ساتھ کہ میری یہ کاوش انہی حضرات کی مخصوص دعاؤں وتوجہات کا ثمرہ ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ

لَعَلَّ اللّٰهُ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

خاکپائے حضرت رحمانی دامت برکاتہم

محمد نوید اقبال رحمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد!

اللہ رب العزت نے اس دنیا کو انسان کی ابتلاء وآزمائش اور امتحان گاہ کے طور پر پیدا کیا اور بڑا فضل یہ کیا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرما کر انسانوں کی رہبری ورہنمائی کا سامان مہیا فرمایا، اور سلسلۂ نبوت کے ختم ہونے کے بعد ہر دور میں ایسے علماء ربانیین، متقین وصالحین، اولیاء وخاشعین کی جماعت کو پیدا کرتا رہا، جو انتہائی صبر واستقلال، ہمت وجرأت، استقامت وثابت قدمی کے ساتھ کار نبوت کو انجام دیتے رہے۔

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اللہ رب العزت نے ہر دور میں دین کی بقاء واستحکام اور کار نبوت کے لیے بالخصوص خاندان نبوت ہی کے چشم وچراغ میں سے اکابرین علماء و صلحاء، محدثین ومفسرین، محققین ومدبرین، مصنفین ومؤلفین اور امت مسلمہ کا ہمہ جہتی درد رکھنے والے بے شمار رجال وافراد جلوہ گر فرمائے، ان حضرات نے جن مختلف ذرائع سے اصلاح وہدایت کا بڑا کام انجام دیا، مکاتیب کو ان میں بڑی اہمیت حاصل ہے، جو آج بھی امت کے لیے بڑا قیمتی ذخیرہ ہے۔

اسی سلسلۃ الذہب کی ایک اہم کڑی اویس زماں اعلیٰ حضرت شاہ فضل رحماں گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ کے خلیفہ اعظم بانی ندوۃ العلماء صاحب کشف وکرامات اور صاحب نسبت بزرگ قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ کے گرامی قدر فرزند ارجمند قطب زماں امیر شریعت حضرت مولانا سیّد منت اللہ رحمانی نوراللہ مرقدہ کی ذات گرامی ہے، آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، آپ کا سلسلۂ نسب چھبیسویں پشت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ سے ملتا ہے، تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات منقح ہو کر سامنے آتی ہے کہ یہ پورا

خانوادہ ابتداء تا انتہاء شریعت وطریقت کی راہ پر گامزن رہا، اور گم گشتہ راہ ان کی ضیا پاشیوں سے استفادہ کرتے رہے، آپ کے اولین اجداد جو بخارا میں تھے وہاں سے ملتان آئے، انہیں میں سے آپ کی تیرھویں پشت کے بزرگ حضرت شاہ ابوبکر چرم پوش رحمۃ اللہ علیہ کم وبیش ساڑھے تین سو سال قبل ضلع مظفر نگر (یوپی) تشریف لائے، اور اصلاح وصلاح کے لیے ایک خانقاہ کی بنیاد رکھی، حضرت شاہ ابوبکر چرم پوشؒ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ "میری نسل کبھی ولایت سے خالی نہیں رہے گی" تاریخ شاہد ہے کہ یہ سلسلۃ الذہب جاری ہے، ہر دور اور ہر زمانہ میں خاندان کی کسی نہ کسی شاخ میں یہ چراغ برابر روشن رہا۔

ان سب نسبی اوصاف وکمالات کے ساتھ ساتھ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ ایک جلیل القدر عالم ربانی، عظیم المرتبت مبلغ و مصلح، بہترین ملی قائد، کامل ترین شیخ طریقت، عالی مقام عارف وسالک تھے، جن کے حالات واوصاف، کیفیات ومقامات، امتیازات واثرات اولیاء متقدمین کی یاد تازہ کرتے ہیں، آپ نے ملک وملت کے لیے، غرباء ومساکین کے لیے، یتیموں اور بیواؤں کے لیے، مفلس ولاچار کے لیے وہ سب کچھ قربان کردیا، جو فطرت کے وافر خزانے سے آپ کو میسر آیا تھا، انسانوں کی تکلیف سے ان کا دل تڑپ اٹھتا تھا، انسانی درد کو وہ اپنا درد سمجھتے تھے، ظلم وزیادتی کے پرالم واقعات پر انکی آنکھیں پرنم ہوجاتی تھیں، اور وہ اس درد اور کسک کو اپنے سینے میں محسوس کرتے تھے، آپ کی ذات والا صفات جہد مسلسل اور عمل پیہم کا نمونہ تھی، آپ نے ملت اسلامیہ اور احکام شرعیہ کے بقاء واستحکام کے لیے تاحیات کوشش فرمائی، آزادی وطن کی خاطر قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، لاکھوں انسانوں کی رشد وہدایت کیلئے اپنے آپ کو وقف رکھا، تحفظ دین وشریعت کے لئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی بنیاد رکھی اور مسلمانان ہند کو وحدت کلمہ کی بنیاد پر ایک پلیٹ فارم پر جمع فرمایا، ۳۳؍ سال امیر شریعت کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دیں، اور امارت شرعیہ کو ظاہری وباطنی استحکام ومضبوطی بخشی، وعظ ونصیحت سے، تصنیف وتالیف کے ساتھ ساتھ مکتوبات کے

ذریعہ بھی بنی نوع انسانی کی رہبری ورہنمائی فرمائی۔

حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے مکتوبات کی خصوصیات

حضرت علیہ الرحمہ کی ذات گرامی مرجع الخلائق تھی، ہر سطح کے لوگوں سے آپ کے روابط تھے، پھر آپ کے مریدین کی تعداد ساڑھے سولہ لاکھ سے متجاوز تھی، اس اعتبار سے آپ علیہ الرحمہ کے مکتوبات متعدد خصوصیات کے حامل ہیں۔

بعض مکتوبات اصلاح نفس وتعویذات کے متعلق ہدایت اور مختلف قسم کے امور میں رہنمائی پر مشتمل ہیں، تو بعض علمی مسائل، فقہی باریکیوں کے حل، تجارتی مشورے، اورادو وظائف کی تعلیم وتلقین اور ملی سیاسی، سماجی کاموں میں رہنمائی پر مبنی، بعض علم ومعرفت کا بہت بڑا ذخیرہ اور تصوف وسلوک کے حقائق، معانی اور مضامین کی بلندی اور گہرائی کے ساتھ اسلوب کی سادگی اور پرکاری کا بیش قیمت سرمایہ معلوم ہوتے ہیں۔

بعض خطوط کے مطالعہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش وجستجو، تبحر علمی، حدیث وتفسیر پر گہری نگاہ، فقہی بصیرت اور ادبی لیاقت وصلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے، تو بعض خطوط کے ایک ایک حرف سے انسانیت کی ہمدردی، دکھے دل انسانوں کی مسیحائی کی فکر اور پرائے درد کو اپنا درد سمجھنے کی عظیم انسانی شرافت کا اندازہ ہوتا ہے۔

آپ کے مکتوبات کا یہ بھی خصوصی امتیاز ہے کہ زبان بہت آسان اور عام فہم ہے، جس سے آپ کا عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا موقعہ دینا بھی ثابت ہوتا ہے۔

مکتوبات رحمانی

''مکتوبات رحمانی'' جلد دوم جو ابھی آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ حضرت امیر شریعت مولانا منت اللہ رحمانیؒ کے ۱۷۹/ اہم مکتوبات کا مجموعہ ہے، حضرت پیر ومرشد مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ کے حکم کی تعمیل میں ''مکتوبات رحمانی''

جلد اول کی طرح جلد ثانی کو بھی ''مکاتیب گیلانی'' کے طرز پر مرتب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، اور راقم الحروف نے مکتوبات کے شروع میں مکتوب الیہ کا سوانحی خاکہ پیش کیا، اور مکتوب میں درج مختلف شخصیات، کتابوں اور مقامات کا تعارف معتبر کتابوں سے اخذ کر کے حاشیہ میں درج کیا، قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ، ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ سے اخذ کیا، بعض مبہم جملوں اور مقامی افراد کے تعارف کے سلسلہ میں براہ راست مکتوب الیہ سے معلومات حاصل کیں، نیز مکتوب میں موجود وقیع جملوں اور جواہر پاروں کو فہرست میں رقم کیا ،تاکہ فہرست پڑھ کر قارئین مکتوب کی اہمیت وکیفیت اور وقیع حیثیت کا بسہولت اندازہ لگا سکیں۔

معاونین

الحمد للہ ''مکتوبات رحمانی'' جلد ثانی کی جمع وترتیب وتحشیہ کے دوران حضرت پیر ومرشد مدظلہ، حضرت والد ماجد ماسٹر محمد اقبال صاحب رحمانی مدظلہ، ماسٹر محمد امین صاحب مدظلہ (خلیفہ ومجاز حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ) محترم جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب مدظلہ، (خلیفہ ومجاز حضرت مولانا قمر الزماں صاحب الہ آبادی مدظلہ) حضرت مولانا قاری محمد الطاف حسین صاحب ملیؔ (خلیفہ ومجاز حضرت مولانا قمر الزماں صاحب الہ آبادی مدظلہ) کی روحانی توجہات ورہنمائی شامل رہیں۔

نیز حضرت پیر ومرشد مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ نے مشاغل واسفار کی کثرت کے باوجود کتاب پر نظر ثانی فرمائی، اور استاذ محترم حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملیؔ (شیخ الحدیث معہد ملت)، برادرم مولانا محمد عمرین صاحب ملی، (خلیفہ ومجاز حضرت پیر ومرشد مدظلہ) نے جلد ثانی پر تقریظ تحریر فرمائی، فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس مجموعہ کی ترتیب میں جناب مولانا محمد رضاء الرحمان صاحب رحمانی نے بھی

تعاون کیا، مولانا محمد مجاہد الاسلام صاحب رحمانی، حافظ محمد امتیاز صاحب رحمانی نے کمپوزنگ کی خدمت انجام دی، اس جلد ثانی میں اکثر اہم ترین مکتوبات استاذ محترم حضرت مولانا عبدالسبحان صاحب رحمانی مدظلہ العالی (استاذ جامعہ رحمانی مونگیر) نے مہیا فرمائے، اور برادرم حافظ محمد سعید صاحب رحمانی، مفتی جنید الاسلام صاحب قاسمی، حافظ محمد مجاہد الاسلام صاحب وغیرہم نے طباعت کے سلسلہ میں رقمی معاونت فرمائی، اللہ رب العزت جملہ معاونین کو دارین میں سعادت سے نوازے اور بندہ کی خدمت کو شرف قبول سے نواز کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یارب العالمین

خاکپائے

حضرت رحمانی دامت برکاتہم

محمد نوید اقبال رحمانی،

خادم تدریس ودارالافتاء، جامعہ انعام الحسن

کونڈوہ پونہ

۱۳/۲/۱۵ء (جمعہ)

(تقریظات)

مکتوبات فیض

حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملّی صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث مدرسہ معہد ملت مالیگاؤں

علماء ربانیین، اہل اللہ اور اکابر سے کسب فیض کے مختلف ذرائع ہیں، ان کے بیانات سنے جائیں، ان کی مجلسوں میں شرکت کی جائے، ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، ہر ایک ذریعہ سے فیض پہنچتا ہے، ایک ذریعہ مکاتیب سے استفادہ کرنا ہے۔

دوسرے ذرائع کی بہ نسبت اس ذریعہ سے ایک الگ قسم کا استفادہ ہوتا ہے، عموماً مراسلت، خط و کتابت حالات حاضرہ اور پیش آمدہ مسائل اور مرسَل الیہ کی الجھنوں میں رہنمائی پر مشتمل ہوتی ہے، مکتوب نگار جس پایہ کا بلند فکر اور دینی، دنیاوی، معاشرتی، علمی و عملی میدان میں ذہن رسا کا مالک ہوتا ہے، اس کے مکاتیب میں اسی قدر افادیت ہوتی ہے۔

زیر نظر کتاب میں امت مسلمہ کا ہمہ جہتی درد رکھنے والے رجال وافراد ساز عبقری شخص عارف باللہ امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات جمع کئے گئے ہیں، جو شفائے درد دل کے متلاشیوں کے لیے نعمت باردہ سے کم نہیں، اس کتاب کے ذریعہ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جامع مکتوبات عزیزم مولوی مفتی نوید الاسلام رحمانی کی کاوش قابل قدر ہے، خدا کرے کہ جلد اول کے نقش اول سے زیادہ نقش ثانی ہر طرح دیدہ زیب و فیض رساں ثابت ہو، اور عزیز موصوف کے قلم سے دیگر مفید شہ پارے منظر عام پر آتے رہیں، اور مادر علمی معہد ملت کی نیک نامی میں اضافہ کا باعث ہوں۔

زیر نظر کتاب میرے لیے بھی چشم کشا اور باعث فیض ہے، عام قارئین سے بھی گذارش ہے خاص طور پر ملی فضلاء اور عام علماء کرام سے کہ اس کتاب سے استفادہ کریں۔

واللہ الموفق وھوالمستعان۔

۲۵/۱۰/۲۰۱۵ء

تقریظ از: مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی (مالیگاؤں، مہاراشٹر)

اقبال مرحوم شاعر یگانہ، اور حکیم فرزانہ تھے، پیام مشرق کے دلدادہ، اسرار و رموز کے عالم و واقف کار، جہاں دیدہ، اور سرد و گرم چشیدہ، علم کے سمندر میں اترے تو اترتے چلے گئے، اندر بہت اندر، واپس ہوئے تو فرمایا۔

علم سے دولت بھی ہے عزت بھی ہے شہرت بھی ہے
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ

عقل کو کسوٹی پر پرکھا، ہر زاویے سے دیکھا، خوب آزما چکے تو گویا ہوئے

تازہ میرے ضمیر میں معرکہ کہن ہوا
عشق تمام مصطفی عقل تمام بو لہب

علم و عقل سے ناآسودہ ہو کر کوچۂ معرفت کی طرف جانکلے یہاں ان کے درد کی دوا اور ان کی روح کی غذا مل گئی تب زندگی کا ماحصل اور تجربات کا خلاصہ یوں بیان کیا

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ بھی نہیں
ترا علاج نظر کے سوا کچھ بھی نہیں

سچائی یہی ہے کہ دل کی کھیتی اہل دل کی نگاہ ہی سے سرسبز و شاداب ہوتی ہے اور ''فیضان نظر'' ہی نفس شریر و سرکش کے پنجے سے آزادی اور شرف و شعور کی بلندیوں تک رسائی کا ذریعہ بنتا ہے۔

می نہ روید تخم دل از آب و گل
بے نگاہے از خداوندان دل

یہی وجہ ہے کہ تمام سلاسل تصوف بالخصوص سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں صحبت مرشد و

رابطہ شیخ پر سب سے زیادہ زور دیا جاتا ہے، کہ اسی سے اصلاح نفس وتطہیر باطن ہوتی ہے نفسانیت وشیطنت دبتی ہے اور انسانیت ابھر کر سامنے آتی ہے۔

کورس تو بس لفظ سکھاتے ہیں

آدمی آدمی بناتے ہیں

رابطہ کا اہم ذریعہ مکاتبت ومراسلت ہے، اب تو موبائل اور دیگر آلات کی ایجاد نے اس شعبہ کو کمزور تر کر دیا لیکن ماضی قریب تک اس کی بڑی اہمیت رہی ہے، اور ہمارے اکابر واسلاف نے اپنے مکاتیب کے ذریعہ اصلاح نفس کی بڑی عظیم خدمت انجام دی ہے ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ شرف الدین یحیٰی منیری رحمۃ اللہ علیہ، اور حضرت شاہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط تو اب بھی مشعل ہدایت ہیں، اور سالکین کے لئے سرمۂ بصیرت! ماضی قریب میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ نے بھی اس جانب بھر پور توجہ دی اور پھر ان کے خلفاء ومستفیدین میں بھی اہتمام کے ساتھ یہ سلسلہ جاری رہا، حضرت تھانویؒ کے بعد اکابرین دیوبند میں اس سلسلے میں میرے علم کی حد تک سب سے زیادہ ممتاز ومنفرد حضرت امیر شریعت مولانا سید منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ تھے، مریدین ومتوسلین کی اصلاح وتربیت کے لئے انہوں نے بڑی تعداد میں خطوط لکھے اور لکھوائے ، حضرت امیر شریعت کا حلقہ بیعت وارشاد بہت پھیلا ہوا تھا، اسی لحاظ سے خطوط بھی بکثرت آتے تھے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ بڑی پابندی کے ساتھ خطوط کے جواب دیتے تھے فقیر کے اندازے کے مطابق ان کے کئی درجن مریدین ایسے ہوں گے جن کے پاس حضرت مرحوم کے سو سے زائد خطوط ہوں گے۔

کہا جاتا ہے کہ تحریر انسان کے اوصاف اور کردار کا عکس ہوتی ہے خاص طور پر خطوط میں انسانی اوصاف کی تصویر زیادہ واضح نظر آتی ہے اس بات کو پیش نظر رکھ کر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط کا مطالعہ کیا جائے تو ان کے کردار کی پختگی اور اوصاف کی عمدگی نگاہ کے سامنے آجاتی ہے، تواضع وانکساری، محبت ومروت، شجاعت وشہامت، عبدیت و فنائیت، خوف خدا اور تعلق مع اللہ جیسی بہت سی بلند وبالا خوبیاں حضرت امیر کے خطوط کی

سطروں سے جھلکتی ہیں، اور کچھ اوصاف وہ بھی ہیں جو حروف و الفاظ میں یوں پیوست ہیں جیسے ''شاخ گل میں بادسحر گاہی کا نم''

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط کی ایک خاص خوبی آسان زبان اور سادہ اسلوب ہے۔ وہ عربی فارسی زدہ اردو نہیں لکھتے، ان کی زبان سادہ، پرکار، رواں دواں اور ہموار ہے، ان کے یہاں مغز ہی مغز ہے، زیب داستاں کا نہ ذکر، نہ تصور، نہ اہتمام، چھوٹے چھوٹے جملوں اور نپے تلے الفاظ میں بڑی اپنائیت اور خلوص کے ساتھ کام کی بات کہہ دینا ان کا خاص انداز ہے، یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ان کے خطوط میں ان کی شخصیت ہی کی طرح تنوع ہے، غالب حصہ تو اصلاحی خطوط ہی کا ہے، لیکن ملکی حالات، انتظامی معاملات، اور علمی و فقہی موضوعات پر مشتمل خطوط کی تعداد بھی کم نہیں ہے۔

بلا شبہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط کی ترتیب و اشاعت کا کام بہت پہلے ہو جانا چاہئے تھا لیکن اللہ تعالی کی طرف سے ہر کام کا وقت مقرر ہے، اور اسے انجام دینے والے افراد متعین، اللہ پاک نے یہ خدمت برادر عزیز و مکرم مولانا محمد نوید اقبال رحمانی کے حصے میں لکھی تھی، چنانچہ انہوں نے کئی سال پہلے مرشدنا حضرت اقدس مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ العالی (سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر، بہار) کی راست نگرانی میں یہ اہم کام شروع کیا، اور بڑی محنت سے خطوط کو جمع کر کے ترتیب و تدوین کی خدمت انجام دی، ان کے ترتیب دادہ خطوط کی پہلی جلد زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے اب یہ دوسری جلد مرحلہ اشاعت میں داخل ہو رہی ہے۔

برادرم مولانا محمد نوید اقبال رحمانی کی یہ سعی، سعی مشکور ہے اور انشاء اللہ دربار خالق اور بزم خلق میں مقبول و مبرور بھی! یہ تمنا بھی ہے دعا بھی ہے۔

مکاتیب بنام
جناب الحاج نعیم اختر صاحب رحمانی

حاجی نعیم اختر رحمانی صاحب اپنے آبائی وطن، میاں کا بھٹکن ضلع سیوان (بہار) میں ۱۹ر نومبر ۱۹۴۴ء کو پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پر اپنے دادا سے حاصل کی، ۱۹۶۰ء میں بہار سکنڈری اسکول اکزامنیشن بورڈ سے میٹرک پاس کیا، اعلیٰ تعلیم کے لیے پٹنہ سائنس کالج میں داخلہ لیا، پھر معاش کی تلاش میں مختلف جگہوں پر سرکاری وغیر سرکاری نوکری کرتے رہے، ۱۹۷۳ء میں صنعتی شہر بوکارو جھارکھنڈ میں لوہے کے بڑے کارخانہ میں ملازمت اختیار کی اور ۲۰۰۴ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ بڑے خلیق، متواضع مخلص اور ملنسار آدمی ہیں، مزاج بہت سادہ اور قناعت پسند ہے، بزرگوں کے ملفوظات اور معمولات سے اچھی واقفیت ہے، ۱۹۷۱ء میں حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے، حضرت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ سے تجدید بیعت کی، مرشد سے غیر معمولی تعلق ہے، اہتمام کے ساتھ ہر مہینہ خانقاہ رحمانی میں آمدورفت جاری ہے۔ ۲۰۰۸ء میں سالانہ فاتحہ کے موقعہ پر مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ نے خلافت سے سرفراز فرمایا، اور بڑے مجمع میں جناب نعیم اختر صاحب کا تذکرہ اور تعارف کراتے ہوئے ان کی اہلیت اور صالحیت کا ذکر فرمایا، اور اجازت وخلافت کا عام اعلان کیا۔ بوکارو میں آپ کے ذریعہ دینی سرگرمی اور اصلاحی کام جاری ہے، اور ملازمت سے سبکدوشی کے بعد زیادہ توجہ کے ساتھ یہ کام ہورہا ہے، اللہ تعالیٰ نے ذکر وتلاوت کا بڑا اچھا ذوق دیا ہے، ہر مہینہ چھ دنوں اپنے مرشد کے ساتھ گذارتے اور کسب فیض کرتے ہیں، درود شریف کی مجلس کے موقعہ پر خانقاہ رحمانی میں پورے ہفتہ استغفار اور ذکر کی تلقین اور نگرانی کی ذمہ داری حضرت نے آپ کے حوالہ کی ہے، مزاج میں یکسوئی اور فنائیت ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے

جذبہ دروں اور نالہ نیم شبی کے فیضان کو عام فرمائے (آمین) بوکارو میں ایک مکتب بھی آپ کی نگرانی میں بچوں کی تعلیم وتربیت کا کام انجام دے رہا ہے !

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۷ / اگست ۱۹۷۱ء

جناب مکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اس خبر سے خوشی ہوئی کہ آپ بتائی ہوئی تعلیم (وظائف) پابندی سے پڑھ رہے ہیں، لیکن مجھ کو خبر کریں کہ کیا کیا اوراد آپ پڑھتے ہیں؟ میں نے آپ کو کیا بتلایا تھا، مجھ کو یاد نہیں ہے۔

آپ کے لیے دعاء صحت کرتا ہوں، تعویذ بھیج رہا ہوں، موم والے کپڑے میں لپیٹ کر اپنے داہنے بازو پر باندھ لیں، خدا فضل کرے گا، انشاء اللہ۔ پانی مسلسل استعمال کریں، بیچ میں ناغہ نہ ہو، سب لوگوں سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۳ / ستمبر ۱۹۷۱ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے، آمین۔ پہلا تعویذ کھول کر کہیں دفن کر دیں، جو آپ پڑھ رہے ہیں اسے پڑھتے رہیں، اس کے علاوہ بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء سوسو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ اور بعد نماز مغرب اور بعد نماز فجر دس دس مرتبہ **لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر** پڑھا کریں اور نماز پنجگانہ کے بعد جو کلمہ آپ پڑھتے ہیں اس کی تعداد اکیس کر دیں۔

مولانا عبدالواحد صاحب (۱) کی خدمت میں سلام مسنون پیش کر دیں، خدا سے دعاء ہے کہ وہ انہیں شفا عطا فرمائے، آمین

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) حضرت مولانا عبدالواحد صاحب رشیدی مدظلہ مکتوب الیہ کے بڑے سمدھی ہیں، حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کے خلیفہ حضرت مولانا عبدالرشید رانی ساگریؒ کے مرید ہیں، طویل عرصہ تک صوبہ بنگال کی ایک مسجد میں خطیب رہے، فی الحال کمزوری کے سبب اپنے مکان واقع ہزاری باغ میں مقیم ہیں ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۰ر ستمبر ر ۱۹۷۱ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، جو آپ پڑھ رہے ہیں، اس کے علاوہ ختم قادریہ اور ختم مجددیہ پڑھا کریں، سوتے وقت سو مرتبہ قل ھو اللہ (۱) پڑھا کریں، ختم قادریہ یہ ہے، اول وآخر درود شریف سو سو مرتبہ اور درمیان میں پانچ سو مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ اور ختم مجددیہ یہ ہے، اول وآخر درود شریف سو سو مرتبہ اور درمیان میں پانچ سو مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو شفاء کامل عطا فرمائے (آمین) تبلیغی اجتماع جمشید پور (۲) میں ہے، انشاء اللہ تعالیٰ میں بھی شریک ہوں گا، وہاں والوں کا کافی اصرار ہے، کہ میں شریک ہوں، آپ بھی تبلیغی اجتماع میں شریک ہو سکتے ہیں، لیکن چلہ دینا کوئی ضروری نہیں ہے، نہ فرض ہے، نہ واجب اور نہ سنت، لائف انشورنس سے متعلق دارالافتاء امارت شرعیہ سے فتویٰ لکھ کر پوچھ لیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) سورہ اخلاص ۱۲
(۲) جھارکھنڈ کی سرحدی پٹی پر واقع مشہور صنعتی شہر جس میں لوہے کی صنعت کو خصوصیت حاصل ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۳/ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، آنے سے پہلے خط لکھ کر پروگرام معلوم کرلیں، ہمشیرہ کے لیے ایک تعویذ بھیج رہا ہوں، اسے موم جامہ کر کے چاندی کے خول میں رکھ کر گلے میں ڈلوادیں، تعویذ پیٹ پر لٹکتا رہے، دعاء کرتا ہوں، اللہ صاحب اولاد بنائے، آمین

نومولود بچہ کے لیے دعاء کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے، درازی عمر عطاء فرمائے، اور مبارک ومسعود فرمائے، آمین

اپنے بچہ کا نام محمد فہیم اجمل(۱) رکھیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ یہاں خیریت ہے، آپ سب لوگوں کے لیے دعاء گو۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) حافظ محمد فہیم اجمل صاحب مکتوب الیہ کے بڑے صاحبزادہ ہیں، ۱۹۷۴ء میں بوکارو (جھارکھنڈ) میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم بوکارو ہی میں حاصل کی، پھر جامعہ رحمانی مونگیر میں شعبۂ حفظ میں داخلہ لیا اور ۱۹۸۴ء میں شعبۂ حفظ سے فارغ ہوئے، ذہین وفطین ہیں، فی الحال سعودیہ میں ایک انٹرنیشنل کمپنی میں سوپروائزر کی حیثیت سے ملازمت کررہے ہیں، مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ جب عمرہ کے لیے تشریف لے جاتے ہیں، تو موصوف برابر حضرت کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۳؍شوال ۱۳۹۱ھ

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، خواب بہت اچھے ہیں، جو کچھ آپ وظیفے کے طور پر پڑھ رہے ہیں، اس کے قبول ومنظور ہونے کی نشانی ہے، مبارک ہو۔ جو بتلایا ہے اس کے پابند رہیں، اور پڑھتے وقت برابر یہ دھیان رہے، کہ ہم اللہ کے سامنے حاضر ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہوتی رہے گی۔

خدا کرے رمضان بخیر وخوبی گذرا ہو، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، الحمد للہ یہاں روزے اور اعتکاف بحسن وخوبی انجام پائے، خدا قبول فرمائے، سبھوں سے سلام ودعا کہہ دیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۹؍رمضان؍ ۱۳۹۲ھ

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اللہ تعالیٰ آپ کو تمام جسمانی اور روحانی تکلیف سے محفوظ رکھے (آمین) لائف انشورنس میں جوا اور سود دونوں ہے، اس لیے اس کے حرام ہونے میں کیا شبہ؟۔ اکثر وبیشتر حرام چیزوں میں ظاہری چمک دمک اور ظاہری فائدہ خوب نظر آتا ہے، آپ کا خواب اسی قبیل سے ہے، پالیسی بند کرانے کے بعد خواب میں تحفہ تحائف کا آنا اس امر کی نشانی ہے کہ شیطان دوبارہ پالیسی جاری کرانے کے لیے آپ کو ہموار کرنا چاہتا ہے، سخت حالات کے پیش نظر اگر آپ یا کوئی اور شخص اپنی جان یا مال کا تحفظ لائف انشورنس میں ہی سمجھتا ہے، تو وہ اپنی جان یا مال کا لائف انشورنس کرا سکتا ہے (۱)

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) اس زمانہ میں فسادات کا بڑا زور تھا، خود بوکارو میں چھوٹے بڑے فسادات ہوئے، جمشید پور کا فساد تو ہندوستان کے تمام ریکارڈ توڑ گیا، انہیں حالات میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رائے تھی، جس میں اجتہادی شان ہے، ورنہ لائف انشورنس کا شرعی حکم وہی ہے، جو اوپر خط میں درج ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۷ر جنوری ۱۹۷۲ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، کبھی کبھی خیال منتشر ہونا کوئی پریشانی کی بات نہیں، اپنی طرف سے کوشش یہی رہے کہ خیالات منتشر نہ ہونے پائیں۔

آپ کے لیے آپ کی اہلیہ کے لیے دعاء کرتا ہوں اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے (آمین) جو تعویذ آپ کو دیا ہے، اسے استعمال کریں، ایک تعویذ بھیج رہا ہوں، اس پر نمبر ۱ لکھا ہے، موم جامہ کر کے اہلیہ کے گلے میں ڈال دیں۔

بچی کے واسطے بھی دعاء کرتا ہوں، خدا اسے صحت کامل عطا فرمائے (آمین) ایک تعویذ اس کے لیے بھی بھیج رہا ہوں، جس پر نمبر ۲ لکھا ہے، اسے موم جامہ کر کے بچی کے گلے میں ڈال دیں، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے (آمین)

درخواست پونہ روانہ کر دیا ہے، اچھا کیا ہے، لیکن یہاں استعفیٰ ابھی نہ دیں، جب وہاں ملازمت ہو جائے اور بلاوا آجائے، تو فرصت لے کر پونا جائیں، اور کچھ دنوں رہ کر اطمینان کر لیں، اگر مناسب معلوم ہو تو پھر یہاں استعفیٰ دیں۔ (۱)

گذشتہ نماز کی قضا ضروری ہے، ہر فرض نماز کے وقت اس وقت کی نماز کی قضا بھی کر لیا کریں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایسے مرشد تھے، جو صرف ذکر وفکر اور مجاہدہ کی ہی رہنمائی نہیں کرتے تھے، بلکہ لوگ دنیاوی امور اور ملازمت کے مسائل میں بھی ان سے رائے لیتے تھے، اور ان کی رہنمائی پر پورا اعتماد کرتے تھے، اس خط میں آپ نے جو رہنمائی فرمائی ہے، دراصل اس کی حیثیت اصول جیسی ہے، کہ احتمال کو یقین پر ترجیح نہ دیجائے، بلکہ پہلے احتمال کو یقین بنالیا جائے، پھر دوسرے یقین سے دستبردار ہوا جائے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۶/اپریل ۱۹۷۲ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، آپ برابر مجھے خواب میں دیکھتے ہیں، یہ آپ کی محبت ہے، میں آپ سے خفا نہیں ہوں، اس کا اطمینان رکھیں، آپ کے لیے دعاء کرتا ہوں، خدا آپ پر اپنا فضل وکرم فرمائے، (آمین)

فاتحہ میں آپ نہ آسکے، اس کا افسوس رہا، اللہ تعالیٰ آئندہ آپ کو موقعہ دے، فاتحہ بحسن وخوبی انجام پایا، اور یہ بھی طے پایا کہ اب فاتحہ ۱۱/نومبر کو ہوا کرے گا۔ آپ نے بچوں کا عقیقہ انجام دیدیا، بہت اچھا کیا، اللہ تعالیٰ سب کو ترقیات سے نوازے، آمین۔

سب جاننے والوں سے سلام ودعاء کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۴/جون ۱۹۷۲ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اللہ تعالیٰ آپ کو اچھی جگہ دلادے، تعویذ دوبارہ بھیج رہا ہوں، موم جامہ کرکے داہنے بازو پر باندھ لیں، خدا آپ پر اپنا فضل رکھے، اور مقاصد میں کامیابی دے، آمین۔

پرسان احوال سے سلام ودعاء کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔۲۶ر جولائی ۱۹۷۲ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ وہ بوکارو(۱) میں آپ کو جگہ دلا دے، اور برسر روزگار فرمائے، آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی۔۷ر مارچ ۱۹۷۳ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، آپ کا خواب واضح نہیں ہے، اوراس سے روزگار پر روشنی نہیں پڑتی، دعاء کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو برسر روزگار فرمائے اور آپ کی مالی پریشانیوں کو دور کردے۔آمین

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔۱۵ر جون ۱۹۷۶ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، یقینا آپ نے بہت اہم معاملہ میں مشورہ چاہا ہے، یقینا حافظ قرآن ہونا بڑی

نعمت ہے، اور والدین کے واسطے بھی یہ بہت بڑی نعمت ہے، لیکن ہندوستان میں ایسی کوئی جگہ موجود نہیں ہے، جہاں لڑکیاں بورڈنگ میں رہ کر تعلیم حاصل کریں، بعض باذوق اپنے یہاں استاذ رکھ کر حفظ کروالیا کرتے ہیں، ایک زمانہ میں پانی پت حفظ قرآن پاک کے لیے

(۱) بوکارو جھارکھنڈ میں ایک مشہور صنعتی شہر ہے، حکومت ہند کے زیر اہتمام لوہے کا بہت بڑا کارخانہ اس شہر میں ہے، خود مکتوب الیہ نے لمبے عرصہ تک اس کارخانہ میں ملازمت کی ۱۲

مشہور تھا، وہاں ہر گھر میں حفاظ تھے، اور سیکڑوں لڑکیاں بھی حافظ قرآن تھیں، ایک زمانہ آپ کے صوبہ بہار کے مشہور گاؤں ''ململ'' پر بھی ایسا ہی گذرا ہے، یہاں بھی ہر گھر سے تلاوت کی آواز آیا کرتی تھی، لڑکے تو لڑکے لڑکیاں بھی بڑی تعداد میں حافظہ ہوا کرتی تھیں، پانی پت تو پاکستان کی نذر ہوا، تقسیم ہند کے بعد پانی پت مسلمانوں سے تقریباً خالی ہوگیا، وہاں مسلمان تقریباً نہیں ہیں، تو حافظ کہاں سے ہوں گے، ململ کے لوگوں کا ذوق بھی تبدیل ہو چکا ہے، اب وہاں بھی حفظ قرآن کا وہ شوق وجذبہ باقی نہیں رہا، ان حالات میں بچیوں کو کہیں بھیج کر حفظ قرآن کرانے کی کوئی شکل نہیں ہے، اپنے گھر پر حفاظ کو مقرر کر کے بچیوں کو حفظ کرانا ہر شخص کے بس کا کام نہیں ہے، اس لیے آپ ایسا کریں کہ بچیوں کی دینی تعلیم اردو کتابوں کے ذریعہ دلائیں، مثلاً انہیں دینیات کا رسالہ مکمل، راہ نجات (۱) بہشتی زیور (۲) بہشتی گوہر (۳) تعلیم الاسلام (۴) وغیرہ پڑھا کر ان کی دینی تعلیم مکمل کردیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مذکورہ بالا کتابیں بچیوں کو پڑھا دیں، تو چھوٹی موٹی مولوی ہوجائیں گی، دینی تعلیم کے واسطے اتنی بات کافی ہے۔ حفظ قرآن سے اجر وثواب بہت ملے گا، بڑی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں گی، لیکن صرف قرآن حفظ کرلینے بلکہ ترجمہ کے ساتھ پڑھ لینے کے بعد بھی ان میں دینی تعلیم نہیں آسکے

(۱) مصنفہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

(۲) بہشتی زیور حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق تصنیف، جس میں اسلام کے بنیادی عقائد ومسائل، اخلاق وآداب، معاشرت، مستورات کی تمام ضروریات اور تربیت اولاد کو انتہائی آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے، لڑکیوں کو بنیادی دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے کتاب حد درجہ مفید ہے۔ ۱۲

(۳) بہشتی گوہر کوئی مستقل کتاب نہیں ہے، بلکہ بہشتی زیور کا گیارہواں حصہ ہے، جو بہشتی گوہر سے معروف ہے، جس میں نماز، طہارت وغیرہ کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ ۱۲

(۴) ''تعلیم الاسلام'' مسلمانوں کے بنیادی عقائد اور نماز، روزہ، اعتکاف، زکوۃ، غسل، وضو، تیمم وغیرہ سے متعلق ضروری مسائل پر مشتمل سوال وجواب کی شکل میں حضرت علامہ مفتی اعظم محمد کفایت اللہ صاحب علیہ الرحمہ کی مفید، مؤثر اور جامع تالیف ہے، حضرت مفتی صاحب نے آسان انداز میں نئی نسل کو بنیادی دینی تعلیم سے روشناس کرنے کی کوشش فرمائی ہے، کتاب کے اردو، ہندی، انگریزی، گجراتی، بنگالی، آسامی وغیرہ زبانوں میں متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، اور کئی مدارس کے نصاب تعلیم میں بھی یہ کتاب داخل ہے۔ ۱۲

گی، اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو دین پر استقامت دے اور دین کو نسلاً بعد نسلٍ منتقل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۵ رجنوری ۱۹۸۰ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، شمس الدین صاحب (۱) کی فیکٹری کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں، اور نہ اس طرف کا میرا ابھی کوئی پروگرام ہے۔ لڑکا پیدا ہونے کی خبر سے خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ اسے صحت وعافیت سے رکھے، اور عمر واقبال عطا فرمائے، آمین۔ اس کا نام قسیم اختر (۲) رکھیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) جناب شمس الدین صاحب حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے عزیزوں میں تھے، طویل عرصہ تک صنعتی شہر بوکارو (جھارکھنڈ) میں لوہے کے بڑے کارخانہ میں بڑے عہدہ پر فائز رہے۔ ۱۲
(۲) قسیم اختر صاحب مکتوب الیہ کے صاحبزادہ ہیں، ۱۹۷۹ء میں بوکارو (جھارکھنڈ) میں پیدا ہوئے، میٹرک تک پڑھنے کے بعد ٹیکنیکل کی تعلیم حاصل کی، عرصہ تک سعودیہ، کویت میں ملازم رہے، فی الحال کینڈا میں سوپروائزر کی حیثیت سے ملازمت کرر ہے ہیں۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۶؍مئی ۱۹۸۱ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ قسیم اختر کو صحت وشفا عطا فرمائے، اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے محمد فہیم اجمل کو علم وعمل سے نوازے آمین، آپ کا خیال مناسب ہے، آپ اس کو حفظ قرآن میں لگائیں، اور اس کے بعد دین کی عربی تعلیم دلائیں۔

جامعہ رحمانی رمضان المبارک کے شروع میں ''جناب ناظم تعلیمات جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر'' کے پتہ پر درخواست لکھیں، اور مجھے بھی ایک خط لکھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے حافظہ کو ٹھیک کردے، اور نماز میں خشوع وخضوع پیدا فرمادے، اور ذہن کو گندی باتوں سے محفوظ رکھے۔ حق تعالیٰ آپ کی ہمشیرہ اور اس کے درمیان میل محبت قائم فرمادے، اور خوشگوار زندگی کی توفیق بخشے۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۶؍محرم ۱۴۰۲ھ

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، آپ نے رقم بھیجی اور مدات کی تفصیلات بھی لکھا، مگر رسید ایک ہی گئی، حیرت ہے، ممکن ہے کہ پورا کوپن نہیں پڑھا ہوگا، اور جواب کے ساتھ رسید بھیج دیا گیا ہوگا، دفتری کاموں میں کافی الجھن ہوتی ہے، آئندہ انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا، آپ بھی خیال رکھیں کہ ایک خط کے ذریعہ دفتر (۱) کو تفصیلات لکھ کر بھیجد یا کریں، الحمدللہ جامعہ رحمانی (۲) وخانقاہ رحمانی کے جملہ اہالیان بخیر وعافیت ہیں، اور آپ کے لیے دعاء خیر کرتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے اہل وعیال کو خیر وعافیت کے ساتھ اپنے حفظ وامان میں رکھے، پرسان احوال سے سلام مسنون کہہ دیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) دفتر جامعہ رحمانی مونگیر ۱۲

(۲) جامعہ رحمانی مونگیر بزرگوں کی مقدس امانت ہے، ہندوستان کی ممتاز تعلیم گاہ اور امت مسلمہ کا مرکزی ادارہ ہے، جہاں سے خدا کی معرفت اور علم دین کی روشنی بھی پھیلتی ہے، حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ نے اپنے آخری عمر میں اس ادارہ کو ۱۹۲۷ء میں قائم کیا، حضرت امیر شریعت مولانا منت اللہ رحمانی علیہ الرحمہ نے اس کی نشأۃ ثانیہ ۱۹۴۲ء میں فرمائی، ان

کے اخلاص، فکرمندی اور دردمندی نے اس ادارہ کو بہت جلد ترقی پر پہونچایا، اور ہندوستان میں باوقار ادارہ بنایا، یہ صرف تعلیمی ادارہ نہیں، دینی تحریکات کا مرکز بھی ہے اور آڑے وقتوں میں مسلمانوں کی توجہ کا مرکز بھی، فی الحال یہ ادارہ مفکراسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر کی سرپرستی اور نگرانی میں گراں قدر دینی، علمی، تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے، اور ملت کی ہر موڑ پر رہنمائی کررہا ہے، مسلم پرسنل لا کے تحفظ کی تحریک کو اس ادارہ سے غذا ملی ہے، این ڈی اے حکومت کے زمانہ میں جب مدارس پر دہشت گردی، بنیاد پرستی کے الزامات حکومت ہند نے لگائے، تو اس ادارہ کے سربراہ اور یہاں کے اساتذہ اور طلبہ نے سب سے آگے بڑھ کر حالات کا رخ موڑنے میں قائدانہ رول ادا کیا، اور تمام مسالک کی نمائندگی کے ساتھ مدارس اسلامیہ کنونشن ۲/ مارچ ۲۰۰۳ء کو منعقد کر کے مدارس کی آواز میں وحدت اور طاقت پیدا کی۔ جامعہ رحمانی کے فارغین ملک اور بیرون ملک میں گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۹/ مارچ ۱۹۸۳ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے چھوٹے بھائی کی اہلیہ کو شفا عطا فرمائے، اور تمام پریشانیوں کو دور فرمادے (آمین) میں بنگلہ دیش جانے والا ہوں، مناسب ہے کہ ایک دن کے لیے ان لوگوں کو لے کر مونگیر (۱) آجائیں، ۱۰/ ۱۱/ اپریل سے نہ آگے آئیں نہ پیچھے، جو خدمت ممکن ہے کروں گا۔

گھر میں سبھوں سے سلام ودعا کہہ دیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۴/ جون ۱۹۸۳ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس خبر سے بڑی مسرت ہوئی کہ عشرت جہاں سلمہا (۲) کی شادی خانہ آبادی بحسن وخوبی انجام پاگئی، الحمد للہ۔ مبارکباد قبول فرمائیں۔

شمس الدین صاحب ادھر ڈیڑھ سال سے میرے پاس نہیں آرہے ہیں، مونگیر آتے ہیں، مگر خانقاہ نہیں آتے، ایسی حالت میں کچھ سفارش کرنا مناسب نہیں ہے، جب آنے لگیں گے

تو سفارش کردوں گا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ آپ رمضان کا حق ادا کررہے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کے ادھورے اور ناقص اعمال کا پورا بدلہ عنایت فرمائے۔ (آمین)

پرسان حال سے سلام مسنون کہہ دیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) مونگیر کا تفصیلی تعارف مکتوباتِ رحمانی جلد اوّل صفحہ ۵۷ پر دیکھا جاسکتا ہے۔ ۱۲ (۲) مکتوب الیہ کی صاحبزادی ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۶؍ جولائی ۱۹۸۶ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اچھا اس سال فہیم سلمہ جامعہ (۱) ہی میں رہیں، مکان نہ جائیں، الحمد للہ کہ جامعہ اور امارت (۲) کی وصولی اس سال زیادہ ہوئی، آپ کو اور زیادہ محنت کرنی چاہئے، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ برے حالات کو دور فرمادے، اور آپ کی طبیعت کو بری باتوں کی طرف سے پھیر دے اور اپنی بندگی میں لگالے، جو میں نے بتلایا ہے وہی پڑھتے رہیں، ایسے موقعہ پر کلمہ کا ورد بڑھادینا چاہئے۔

گھر میں سبھوں سے سلام ودعا کہہ دیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) جامعہ رحمانی مونگیر۔ ۱۲

(۲) امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ، اس جملہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ دونوں اداروں کے لیے کس قدر اور کس درجہ فکر مند رہا کرتے تھے، اور اداروں کی تفصیلات پر ان کی نگاہ رہا کرتی تھی۔ اور اپنے مخلص کو دونوں اداروں کے کام میں لگایا کرتے تھے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۶/مارچ ۸۸ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، آپ کے سوالات کے جوابات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جو لوگ شیخ کے بتائے ہوئے وظیفوں کو پڑھ کر تعلیم اور بیان میں شریک ہوتے ہیں، صحیح ہے، شیخ کے بتائے ہوئے وظیفے کو پابندی سے پڑھنا چاہئے۔

۲۔ یہ کہنا کہ چلہ لگائے بغیر کوئی صحیح مؤمن نہیں ہوسکتا، صحیح نہیں ہے۔

۳۔ میرے خیال میں چلے میں عورتوں کو ہرگز نہیں نکلنا چاہئے، لوگوں کو اس کا تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔

۴۔ قضا نمازوں کے ادا کرنے کی آسان شکل یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد یا پہلے ایک نماز قضا والی ادا کرلی جائے، اس طرح سے ایک مدت کے بعد ساری قضا نمازیں ادا ہو جائیں گی۔

۵۔ گناہوں کے خیالات کو دل و دماغ سے دور کرنے کے لیے آپ یہ عمل کریں، روزانہ اول وآخر سو سو مرتبہ درود شریف اور درمیان میں پانچ سو مرتبہ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ** پڑھ کر دعا کرلیا کریں، خدا فضل فرمائے گا، اور فائدہ دے گا، انشاء اللہ۔

۶۔ ۱۵/شعبان کی رات میں نوافل، تلاوت قرآن اور استغفار پڑھی جائے، اور یہ دعا **اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی** (۱) پڑھا کریں، خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔

الحمد للہ جملہ اہالیان خانقاہ وجامعہ بعافیت ہیں، اور آپ سبھوں کے لیے دعا گو۔

سبھوں سے سلام ودعا کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) ترجمہ: اے اللہ تو معاف کرنیوالا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، سومیرے گناہ معاف فرمادے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۹ر ستمبر ۱۹۸۹ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اس سے پہلے خیال نہیں آتا کہ آپ کا کوئی خط آیا ہو، اگر آیا ہوگا تو میں نے جواب بھی ضرور دیا ہوگا، میں خطوط کے جوابات پابندی سے دیا کرتا ہوں (۱) مشاغل اور کثرت کار کے سبب کبھی دیر ہوجاتی ہے، اس کا اعتراف ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے بچے کو شفائے کلی عطا فرمائے، اس کی تکلیفیں بیخ وبن سے دور کردے اور ہمیشہ صحت وعافیت کے ساتھ اسے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ (آمین)

تعویذ جو دیئے گئے ہیں، وہ استعمال میں رہیں، انشاء اللہ العزیز ٹھیک ہوجائے گا، الحمد للہ جملہ اہالیان جامعہ وخانقاہ بعافیت ہیں، اور آپ سبھوں کے لیے دعا گو۔

پرسان حال سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) حضرت رحمۃ اللہ علیہ خطوط کے جواب بڑی پابندی سے دیا کرتے تھے، ایسی پابندی دیکھنے میں نہیں آئی، روزانہ انکی ڈاک کا اوسط تیس خط کا ہوتا تھا، وہ ہر ایک کو جواب لکھواتے، ان کی غیر معمولی صفت یہ تھی کہ وہ بہ یک وقت پانچ پانچ حضرات کو املاء کراتے تھے، اور الگ الگ مضامین کے خطوط کے جوابات لکھوادیتے تھے، طریقہ یہ تھا کہ ہر ایک لکھنے والے کو ایک ایک جملہ ترتیب سے لکھواتے جاتے، اور جو خط مکمل ہوجاتا، اسے ایک نظر دیکھتے بھی جاتے، کوئی غلطی لکھنے والوں سے ہوجاتی، اس کی اصلاح بھی فرمادیتے۔ ان کی یہ صلاحیت ڈاک کے بوجھ کو ہلکا کرنے میں بڑی معاون ہوتی، اور گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے میں ڈاک کا کام پورا ہوجاتا تھا، اندازہ یہ ہے کہ جتنے خطوط حضرت صاحبؒ نے براہ راست لکھوائے، اتنے خطوط کسی اور نے نہیں لکھائے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۶/دسمبر/۸۹ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، میں ۴۰/دنوں بعد ۲/دسمبر کو پٹنہ سے مونگیر واپس آیا ہوں، فرقہ وارانہ فساد، ریلیف کے انتظامات اور وہاں رہ کر ذمہ داران حکومت سے رابطہ رکھنے کی ضرورت نے مجھے پٹنہ رہنے پر مجبور کردیا۔ مونگیر کا حال اب رفتہ رفتہ اچھا ہوتا جارہا ہے، مگر مکمل امن نہیں ہے، محض تائید غیبی سے مونگیر اب تک بڑی حد تک محفوظ ہے، دعاء کرتے رہیں۔

یہ خبر صحیح ہے کہ عزیزی مولوی محمد ولی سلمہ اللہ (۱) پر بلوائیوں نے حملہ کیا، کئی بم پھینکے گئے، گولیاں چلائیں، گاڑی کا شیشہ ٹوٹا، مجمع کو منتشر کرنے کے لیے باڈی گارڈ نے دو دفعہ ہوائی فائرنگ کی، جب اس سے مجمع نہ ہٹا تو مجبوراً باڈی گارڈ نے گولی چلائی، جس سے ایک کی موت ہوگئی، اور سارا مجمع بھاگ کھڑا ہوا، اس طرح الحمد للہ مولوی محمد ولی سلمہ اللہ محفوظ رہے۔

مونگیر کی جو خبر لگی وہ بھی صحیح ہے، کہ رات بھر بم دھماکہ، رائفل اور بندوق کی آواز پورے شہر میں گونجتی رہی، اسی طرح اس کے تیسرے روز بھی ہوا، لیکن الحمد للہ نہ کوئی مارا گیا، اور نہ کوئی شہید ہوا۔

اب تک فضا اطمینان بخش نہیں ہوسکی ہے، اس لیے آپ ابھی بالکل نہ آئیں۔

تمام لوگوں سے سلام ودعاء کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی مدظلہ مراد ہیں، ان پر حملہ کی تفصیلات خود ان کے قلم سے پڑھئے، کتاب ’’دینی مدارس بورڈ اور اقلیتوں کی تعلیم‘‘ میں! جسے خانقاہ رحمانی سے طلب کیا جاسکتا ہے، یہ کتاب مدارس اور اقلیتوں کی تعلیم پر بہت اہم اور معلوماتی ہے، اس حادثہ کی تفصیل پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ فرقہ پرستی اور مسلم دشمنی کا زہر کس درجہ سرایت کر چکا ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۶؍مارچ ۱۹۹۰ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، الحمدللہ آپریشن کامیاب رہا، ابھی روشنی پوری نہیں آئی ہے، دعا کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ عزیزی محمد سلیم اسلم (۱) کو اچھا کردے، ایک تعویذ بھیج رہا ہوں، اسے ان کے گلے میں پہنادیں، خدا فضل فرمائے گا، جاننے والوں سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۷؍جون ۱۹۹۰ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، حالات پڑھ کر افسوس ہوا، اللہ تعالیٰ آپ کو ان برے خوابوں سے محفوظ وماموں فرمادے، آمین۔ آپ چند چیزوں کی پابندی کریں، ہر ہفتہ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھیں، اور روزہ کے دوران کم سے کم کھائیں، اور ان دودنوں میں تو گوشت، انڈا اور مچھلی ہرگز نہ کھائیں (۲) صبح وشام سو سو مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا کریں، سوتے وقت پابندی سے

تین تین دفعہ سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھ کر اپنے سینہ پر پھونک لیا کریں۔

(۱) محمد سلیم اسلم صاحب مکتوب الیہ کے صاحبزادہ ہیں، ۱۹۷۷ء میں بوکارو (جھارکھنڈ) میں پیدا ہوئے، کئی سال تک رحمانی فاؤنڈیشن مونگیر میں کمپیوٹر کی تعلیم دیتے رہے، فی الحال جمشید پور میں ایک انسٹی ٹیوٹ چلا رہے ہیں، دیندار، پرہیز گار اور باصلاحیت جوان ہیں۔ ۱۲

(۲) ان غذاؤں کے جہاں بہت سے فائدے ہیں، ایک نقصان یہ ہے کہ ان کے استعمال سے ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے، ہوسکتا ہے مرشد کامل نے مرید کی پریشان خوابوں کی یہی وجہ متعین کی ہو۔ ۱۲

(۱) اگر آپ باہر سوتے ہیں تو باہر سونا بند کریں، اندر ہی سویا کریں، ان چیزوں پر عمل شروع کریں، اور دوڈھائی ماہ کے بعد مجھے خبر کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو محفوظ فرمادے، (آمین)

گھر میں اور بچوں سے دعا کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۰/ اکتوبر ۱۹۹۰ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، جو انتہائی برے خواب آپ پہلے دیکھتے تھے، وہ تو اب نہیں دیکھتے (۲) اللہ تعالیٰ آپ کو خواب پریشاں سے محفوظ رکھے، آمین۔ اللہ آپ کے لڑکے اور لڑکی دونوں کو صحت وشفاء عطا فرمائے، آمین، دو تعویذ بھیج رہا ہوں اسے موم جامہ کر کے دونوں کے گلے میں ڈال دیں، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ سبھوں سے سلام ودعا کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) یہ بیماری، شبہات اور برے خوابوں کو دور کرنے کی قرآنی تدبیر ہے، اور ایک مرشد کامل کا مرید کو بتایا ہوا نسخہ شفا ہے، سورہ فلق اور سورہ ناس کی تعلیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے حکم سے حضرت جبرئیل نے دی تھی، اور گرہ کشائی ان ہی سورتوں کے ذریعہ ہوئی، ایک مجلس میں ہمارے مرشد نے فرمایا، کہ قرآن پاک لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے بے پناہ

کتاب ہے، یہ اللہ کا کلام ہے، اوراس کا بنیادی مقصد ''ہدایت'' ہے، ہدایت کیساتھ ساتھ ان کے مختلف حصوں کی علیحدہ علیحدہ خصوصیتیں اوراثرات ہیں، حضورصلی اللہ علیہ وسلم کو دفع سحر کے لیے سورہ فلق اور سورہ ناس کی طرف رہنمائی کی گئی اس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے اس حصے کے اضافی فائدے کو بیان فرمایا، اسی سے ایک صحابی نے بچھوزدہ انسان سے زہریلی اثرات کو دور کرنے کے لیے سورہ فاتحہ کا کا استعمال کیا، جس کا اثر ظاہر ہوا، جس طرح ہیرا ایک پتھر ہے، یہ اس کی بنیادی حیثیت ہے، ساتھ ہی ہشت پہل ہیرے کے ہر پہل سے علیحدہ رنگ کی روشنی محسوس ہوتی ہے، یہ بھی اس کی اصلی مگر اضافی حیثیت ہے، کچھ اسی طرح قرآن پاک کا ہر حصہ ذریعہ ہدایت ہے، اوراس کا اضافی فائدہ یہ بھی ہے کہ بعض حصے دفع سحر کے لیے، بعض دفع جنات کے لیے، بعض دفع مرض کے لیے اور بعض خیر و برکت کے لیے بہت مفید ہیں۔ ۱۲

(۲) یہ قرآن نسخۂ شفاء پر عمل کے اثرات ہیں۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۹؍نومبر ۱۹۹۰ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، الحمدللہ کہ آپ کو برے خوابوں سے نجات ملی، ان عملیات کو آپ ابھی جاری رکھیں، الحمدللہ میں اور جملہ اہالیان خانقاہ وجامعہ بعافیت ہیں اور آپ کے لیے دعاء گو۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے اہل وعیال پر اپنا فضل وکرم فرمائے اور سبھوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، آمین

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام
مولانا حافظ محمد سمیع الدین صاحب رحمانی

جناب مولانا حافظ محمد سمیع الدین صاحب رحمانی شہید گنج پورنیہ (بہار) کے رہنے والے ہیں، حفظ کے بعد عا لمیت کی تکمیل جامعہ رحمانی مونگیر میں کی، اور ۱۹۸۶ء سے جامعہ رحمانی میں درجۂ حفظ کے استاذ ہیں، الحمدللہ با فیض استاذ ہیں، موصوف کی انتظامی صلاحیت بھی اچھی ہے، مولانا موصوف اوران کے والد کو حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل ہے۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۷؍جنوری ۱۹۸۸ء

عزیز مکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، خط میں نے ہی کھولا، کسی اور نے نہیں کھولا (ا) میں نے اپنی سفارش کے ساتھ ناظم تعلیمات کو لکھدیا ہے، کہ وہ آپ کو ماہ جمادی الاولیٰ کی رخصت بلاشہریہ دیں، اور آپ کو بھی بذریعہ ڈاک مطلع کردیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ وہ آپ کی اہلیہ کو شفائے کامل وعاجل سے سرفراز کرے۔ آمین۔ میری دعاء کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) مکتوب الیہ نے حضرت علیہ الرحمہ کی طرف جو مکتوب ارسال کیا تھا، اس کے لفافہ پر یہ تحریر کر دیا تھا کہ حضرت امیر شریعتؒ کے علاوہ کسی کو مکتوب کھولنے کی اجازت نہیں، جس پر حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

مکاتیب بنام

جناب ماسٹر محمد امین صاحب (سیوان)

محترم جناب ماسٹر محمد امین صاحب رحمانی مدظلہ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے فیض یافتہ، نیک وصالح، متقی ومخلص، ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول نہایت عاجز ومتوافق

بزرگ ہیں۔ عرصۂ دراز قبل حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے سلسلۂ قادریہ ونقشبندیہ میں بیعت کرنے کی اجازت آپ کو حاصل ہوئی۔ مکتوباتِ رحمانی (جلد سوّم) میں اکثر مکتوباتِ آپ ہی کے نام درج ہیں۔ موصوف کا تفصیلی تعارف اور آپ کے نام تحریر کردہ مکتوبات انشاءاللہ طبع ہوکر منظرعام پر آجائیں گے۔ احقر مرتب سے برابر رابطہ میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ موصوف کو صحت وسلامتی کے ساتھ اپنی عافیت میں رکھے۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۸رفروری ۱۹۷۸ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اپنی کوتاہیوں کا اعتراف اور حق تعالیٰ کی گرفت سے خوف وہراس ایمان کی نشانی ہے، اور اس خوف سے گریہ وزاری اور آہ وبکا ترقی مراتب کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کا خاتمہ بالخیر فرمائے، آمین

ہر شخص کی تعلیم اس کے حسب استعداد ہوتی ہے، اگر کوئی غیر مسلم آپ سے تعلیم کا خواہشمند ہو تو اس کو پہلے عقائد کی تعلیم دی جائے گی، خدا کا وجود، اس کی وحدانیت، اس کا رب العلمین اور مالک یوم الدین ہونا اس کو سمجھایا جائے گا، اسمائے حسنیٰ اللہ تعالیٰ کی جن صفتوں پر روشنی ڈالتے ہیں، اس سے کہا جائے گا کہ ساری صفتیں اللہ ہی کے اندر ہیں، اس کو کہا جائے گا کہ حق تعالیٰ ہی سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے، سارا عالم گویا کٹھپتلی ہے، جو اسی ایک خدا کے اشارے پر ناچتی ہے، پھر اس کو آخرت سمجھائی جائی گی، کہ ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے، اور ہر علم کا ایک نتیجہ ہوتا ہے، یہ کائنات اور اور ہزاروں برس کی دنیا، بہت بڑا درخت ہے، اور بہت وسیع عمل ہے، یہ بے نتیجہ نہیں ہوسکتا، دنیا کے پھل کا نام آخرت ہے، اور اسی عمل کے نتیجہ کو آخرت کہتے ہیں، جو یہاں گیہوں لگائے گا وہاں بھی گیہوں کاٹے گا، اور جو یہاں کانٹوں کی کاشت کرے گا وہاں بھی اس کے کھلیان میں کانٹے ہی کانٹے ہوں گے۔

اس کو سلسلہ انبیاء سے واقف کرایا جائے گا، اور بتلایا جائے گا کہ اللہ نے اپنی مہربانی سے ہر زمانہ اور ہر قوم میں راہ دکھانے والا بھیجا ہے، انہیں نبی کہتے ہیں، اور سب نبیوں کے سردار جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جو سب سے آخر میں آئے، اور آپ کے آنے کے بعد دروازۂ نبوت بند ہو گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ نبوت کا محل بن چکا تھا، اس کے ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی، جسے میں نے آکر پر کر دیا ہے، اب میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اسے بتلایا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اپنا ایک پیغام بھیجا ہے، جو ہر طرح حق اور سچ ہے، خدا کا حکم ہے کہ اس کا پیدا کیا ہوا انسان اسی پیغام کے مطابق دنیا میں اپنی زندگی گذارے، کیونکہ پیغام حق تعالیٰ کو پسند ہے، اور اسی سے اللہ راضی ہے، **ان الدین عند اللہ الاسلام ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین** (۱) کہ اللہ کے نزدیک اسلام ہی دین ہے، دوسرے طریقے جن کو مذہب کہا جاتا ہے، وہ دین نہیں ہے، اگر کوئی شخص اسلام کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے گا، تو وہ حق تعالیٰ کے یہاں قبول نہیں کیا جائے گا، اور جب قبول نہیں ہوگا تو ظاہر ہے، ایسا شخص بڑے گھاٹے میں رہے گا، اور بڑا نقصان اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کا نام قرآن مجید ہے، اور اس پسندیدہ دین کا نام اسلام ہے، قرآن مجید کی تشریح وتفصیل اور اس کی وضاحت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے بھی فرمائی ہے، اور عمل سے بھی، اللہ کے پیغام کی وہی تشریح اور توضیح معتبر ہوگی، جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وعمل سے فرمائی ہے، آپ نے قرآن مجید کے احکام کو عملاً کر کے بتایا، ہم کو اسی طرح کرنا ہے، اور اسی طرح سمجھنا ہے، یہ بنیادی عقائد بتلا کر اور سمجھا کر آگے بڑھا جائے گا، اگر ان عقائد کی تعلیم کے بعد اس نے اسلام قبول کر لیا، تو اسے ارکان اسلام بتلائے جائیں گے، اور نماز شروع کرائی جائے گی، کہ یہ دین کا ستون ہے، اور اعمال صالحہ کے لیے اسٹیم اور کنجی ہے، اور جس نے اپنی نماز درست کر لی اس کا دین استوار ہو گیا، اور جن کی نماز درست نہیں، اس کے دین کا اعتبار نہیں کہ کب تک رہے اور کب نکل جائے۔

اور اگر اس نے عقائد کی تعلیم حاصل کر کے اسلام قبول نہیں کیا، بلکہ ابھی کچھ شک باقی ہے، لیکن عبادت وریاضت کرنا چاہتا ہے، اسے بھگایا نہ جائے، اسے روزہ کی تعلیم دی جائے، کہ صبح صادق سے لے غروب آفتاب تک کھانا، پینا اور بیوی سے صحبت کرنا بند کرو، اس سے تمہاری آتما جاگے گی، اور صبح صادق کے وقت اٹھ کر غسل کرو اور غسل کر کے کم سے کم ڈھائی سو مرتبہ کلمہ

(۱) بیشک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے، اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو پسند کرے وہ قابل قبول نہیں ہے، اور ایسا شخص آخرت میں گھاٹے میں رہے گا۔ (سورہ آل عمران پارہ ۳، رکوع نمبر ۱۰)۔ ۱۲

پڑھو، اسے کلمہ یاد کرایا جائے، اور اس کے معنی سمجھائے جائیں، اور یہ بھی کہا جائے کہ کلمہ بشکل ذکر نفی واثبات پڑھو، ڈھائی سو بار صبح اور ڈھائی سو بار شام افطار کے بعد، انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ضمیر بیدار ہوگا، اور وہ سچائی کو قبول کرے گا، میں نے ایک روایت کہیں سنی تھی، کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ (۱) امیر المؤمنین تھے، اور کوفہ میں قیام تھا، اس وقت آپ ایک یہودی کے مقروض تھے، وہ یہودی برابر تقاضہ کرنے آیا کرتا تھا، اور ہر دفعہ آپ اسے اسلام کی تعلیم کچھ دے دیا کرتے تھے، ایک روز اس یہودی نے آکر کہا کہ علی جو باتیں تم کہتے ہو وہ دماغ کو لگتی ہیں، لیکن دل قبول نہیں کرتا، سیدنا علی نے فرمایا، کہ اچھا قرآن مجید کی ایک چھوٹی سی سورہ ہے، الم نشرح لک الخ اسے یاد کرلو، اور روز پڑھا کرو، ہفتہ عشرہ کے بعد وہ یہودی آیا اور اس نے اعلان کیا کہ میں اسلام قبول کرتا ہوں، یہ دوسرا نسخہ بھی آپ استعمال کر سکتے ہیں۔

میں نے خلاف معمول آپ کے خط کا جواب کچھ تفصیل سے دیدیا ہے، اس لیے کہ یہ بہت بڑا کام ہے، اگر ایک شخص بھی ہمارے اور آپ کے ذریعہ راہ حق قبول کرلے، تو بہت ممکن ہے، کہ یہی ایک کام ہماری اور آپ کی نجات کے لیے کافی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) حضرت علیؓ کا تفصیلی تعارف اگلے صفحات پر مکتوب بنام مولانا رفاقت حسین صاحب کے حاشیہ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۰/دسمبر ۱۹۷۶ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیر کے لیے عالم ہونا ضروری ہے، جاہل اللہ والا ہوسکتا ہے، صاحب دل ہوسکتا ہے، پیر نہیں بن سکتا ہے، تصوف کا پورا سلسلہ شریعت مطہرہ کے تحت ہے، اور جو شریعت سے باہر ہے وہ گمراہی ہے۔ پیر مرشد ہوتا ہے، اس کا کام سب سے پہلے شریعت کی راہ بتلانا ہے، پھر معرفت کی راہ پر لے چلنا ہے، عالم شریعت کے جاننے والے کا نام ہے، اگر وہ عالم نہیں ہے، تو رہنمائی کیسے کرے گا۔ اوخویشتن گم است کرا رہبری کند۔

حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ (۱) نے اپنے مکتوب ۲۹ دفتر اول جو شیخ احمد تھانیسری (۲) کے نام ہے، لکھا ہے، طبقۂ صوفیاء کے علوم، علوم احوال ہیں، اور احوال اعمال کی میراث ہیں، اس شخص کو علوم احوال کی میراث ملتی ہے، جو اعمال کو درست کرے، اس کا تعلق علم احکام شرعی سے ہے، نماز، روزہ اور تمام فرائض کا علم نیز معاملات و نکاح وطلاق اور بیع وشراء کا علم اور ہر اس بات کا علم جس کو حق سبحانہ وتعالیٰ نے واجب کیا ہے، اور اس کے کرنے کی دعوت دی ہے، ضروری ہے، اور یہ علوم اکتسابی ہیں، اس کے سیکھے بغیر چارہ نہیں ہے، اب یہ بتلایئے کہ غیر عالم جو شریعت کے مسائل سے پوری طرح واقف نہیں ہے، وہ کس طرح پیر ہوسکتا ہے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) حضرت شیخ احمد سرہندی، مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تفصیلی تعارف ''مکتوباتِ رحمانی جلد اوّل، صفحہ ۱۹۵'' پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۲

(۲) حضرت مولانا احمد تھانیسریؒ نیک و صالح، متقی، شریعت کے پابند اور صاحب فضل و کمال بزرگ تھے۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ پوری زندگی خلق خدا کی صلاح و فلاح اور رشد و ہدایت کے کاموں میں مشغول رہے۔ اور ان عظیم کاموں میں اپنے مرشد سے پیچھے نہ رہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

مکتوب بنام

جناب محمد یونس صاحب، ساہو روڈ، مظفر پور

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۹ر فروری ۱۹۹۸ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، آپ جو پڑھ رہے ہیں، پڑھتے رہیں، اس کے ساتھ ساتھ دو سو مرتبہ **استغفر اللہ الذی لاالٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ** پڑھ لیا کریں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ استغفار پڑھتا ہے، تو بلائیں اور مصیبتیں اس سے دور بھاگتی ہیں، اور خدا اس کے نزدیک آجاتا ہے، ایک اور موقعہ پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ استغفار پڑھتا ہے، تو اللہ کی رحمت ہر طرف سے اسے گھیر لیتی ہے، اور وہ بیچ میں ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری (۱) جو مشہور تابعی ہیں اور آپ نے اپنے شجرہ میں بھی ان کا نام دیکھا ہوگا، وہ ایک دفعہ اپنے احباب اور متوسلین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص نے آکر کہا، میں بہت غریب ہوں، فاقہ پر گذر ہوتی ہے، خواجہ نے کہا استغفار پڑھو، دوسرے نے کہا، میں ایک عرصہ سے بیمار ہوں شفا نہیں ہوتی ہے، خواجہ نے کہا استغفار پڑھو، تیسرا آیا اور کہا کہ میں فلاں جگہ سے آرہا ہوں، بارش کا نام ونشان نہیں ہے، قحط پڑی ہوئی ہے، خواجہ نے جواب دیا استغفار پڑھو، اور اپنے علاقہ کے لوگوں سے استغفار پڑھنے کہو، اصحاب مجلس میں سے ایک شخص

نے کہا، مختلف لوگ مختلف ضرورتیں پیش کرتے ہیں، آپ ہر ایک کو استغفار بتلاتے ہیں، خواجہ

(۱) آپ کا نام حسن، کنیت ابوسعید اور والد کا نام یسار تھا، آپ کے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اور والدہ حضرت ام سلمہ کی باندی تھیں، حضرت بصری ۲۰ھ میں پیدا ہوئے، بارہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا، قرآن مجید کے بڑے عالم تھے، آپ کا درس قرآن ممتاز تھا، اور لوگوں کا بڑا مجمع رہتا تھا، آپ کبار تابعین میں سے تھے، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ کسی غیر صحابی کو حسن سے زیادہ صحابہ رسول سے زیادہ مشابہ نہیں دیکھا، آپ کا اصل جوہر علم باطن اور تصوف تھا، تصوف کی تمام نہروں کا سرچشمہ آپ کی ذات گرامی ہے، اور تصوف کے اکثر سلسلے آپ کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہونچتے ہیں، سلاطین و امراء کی مجلسوں اور سیاست سے دور رہتے تھے، لیکن ضرورت پڑنے پر حجاج بن یوسف کے سامنے بھی حق بات کہنے سے گریز نہیں کرتے تھے، عرصہ تک بصرہ کے قاضی رہے، ۱۱۰ھ میں جمعہ کی رات انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

نے جواب دیا، کہ میں کیا کروں، حق تعالیٰ ہی ارشاد فرماتا ہے، استغفروا ربکم انه کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمدد کم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انهارا (۱) (سورہ نوح پارہ ۲۹) آپ بھی استغفار پڑھئے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے خیر وبرکت دے گا، اور افلاس کو دور کرے گا۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) ترجمہ: گناہ بخشواؤ اپنے رب سے بیشک وہ ہے بخشنے والا، چھوڑ دے گا آسمان سے اچھی بارش اور مال ودولت اور اولاد کے ذریعہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے واسطے باغ اور نہریں بنادے گا۔(سورہ نوح پارہ۲۹۔۱۲)

مکتوب بنام

مولانا نظام الدین صاحب

امام مسجد مجاہد پور، بونسی روڈ، بھاگلپور

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، اللہ تعالیٰ اس خواب کی برائیوں سے محفوظ فرمادے، اور اس بندہ عاصی صراط مستقیم پر استقامت دے، اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کی سنت پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ آپ نے خواب دیکھ کر مجھے اس طرف متوجہ کیا، آپ بھی میرے لیے دعا کرتے رہیں۔ تعبیر خواب مستقل ایک فن ہے، انبیاء میں سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱) کوخوابوں کی تعبیر کا ملکہ اور اس کی معجزانہ تعلیم دی گئی تھی، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز واکرام میں آپ کی امت کے علماء میں وہ خصوصیات عطاء فرمائیں، جو سابق میں نبیوں کو دی گئی تھیں، چنانچہ حضرت خاتم النبیین کی امت میں علامہ ابن سیرین تعبیر خواب کے بڑے ماہر تھے۔

ایک شخص علامہ ابن سیرین کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا میں نے رات میں خواب دیکھا ہے، کہ بادشاہ وقت اپنی پوری زینت اور آرائش اور رلاؤ لشکر کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہورہا ہے، اس وقت مجھے بڑی خوشی ہوئی، اس کی تعبیر بیان کی جائے، علامہ نے جواب دیا، فوراً اپنا گھر خالی کردو، نہ صرف بال بچوں کو بلکہ سارا سامان باہر نکال لو

،تمہارا گھر گرنے والا ہے، اسے بڑا تعجب ہوا، لیکن علامہ بن سیرین کا معتقد اور معترف تھا،

(۱) حضرت یوسف علیہ السلام بڑے مشہور و جلیل القدر پیغمبر ہیں، آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے، حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پوتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں ایک مکمل سورت ''سورۂ یوسف'' کے نام سے نازل فرمائی ہے۔ جس میں اُن کی زندگی کے حالات و واقعات عجیب انداز سے بیان فرمائے ہیں۔ قرآن مجید میں ستائیس مرتبہ آپ کا تذکرہ آیا ہے، آپ کی پیدائش حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تقریباً دو سو پچاس سال بعد عراق کے شہر ''فدانِ اِرم'' میں ہوئی۔ بچپن میں وہ اپنے والد کے ساتھ فلسطین آ گئے تھے، اُن کے گیارہ بھائیوں میں بنیامین کے علاوہ باقی سب سوتیلے بھائی تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اُن سے بے حد محبت کرتے تھے۔ کسی وقت بھی اُن کی جدائی گوارہ نہ تھی۔ کیوں کہ شروع ہی سے اُن کی فطری صلاحیت دوسرے بھائیوں کے مقابلے میں بالکل ممتاز اور ظاہر تھی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام ہونہار فرزند کی پیشانی پر چمکتا ہوا نورِ نبوت پہچانتے تھے اور وحی الٰہی کے ذریعے اس کی اطلاع بھی پاچکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت کے ساتھ حکومت و سلطنت سے بھی نوازا۔ ۱۲

اس نے سارا سامان نکال لیا، اور گھر خالی کر دیا، تھوڑی دیر کے بعد چھت بیٹھ گئی، اور گھر گر گیا، لوگوں نے کہا کہ اس اچھے خواب کی تعبیر آپ نے کیسے معلوم کر لی، علامہ نے جواب دیا، میں کیا کروں، قرآن میں ہی ہے، **ان الملوک اذا دخلوا قریةً افسدوھا** (۱) اب بتلایئے خواب کیا تھا، تعبیر کیا ہوئی۔

ایک عورت نے آکر علامہ بن سیرین (۲) سے کہا کہ رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے، کتے میرے ساتھ زنا کرتے ہیں، علامہ نے کہا کہ تم قینچی سے موئے زیر ناف کاٹتی ہو، بات صحیح تھی، اب بتلایئے خواب اور تعبیر میں کیا جوڑ ہوا۔

ہارون الرشید (۳) کی اہلیہ زبیدہ (۴) کا خواب اور اس کی تعبیر بھی دنیا کو حیرت میں ڈالنے والی ہے، زبیدہ نے خواب دیکھا کہ وہ مادر زاد ننگی چوراہے پر کھڑی ہے، جو شخص آتا ہے، اس سے برائی کرتا ہے، حتی کہ حیوانات اور پرندے بھی یہی کر رہے ہیں، زبیدہ نے اپنی سہیلی کو علامہ ابن سیرین کے پاس بھیجا کہ اس خواب کی تعبیر لے کر آؤ، میرا نام ظاہر نہ کرنا، اس کی سہیلی نے علامہ سے خواب بیان کیا، اور تعبیر پوچھی، علامہ نے جواب دیا، یہ خواب تمہارا نہیں کسی بڑی عورت کا ہو سکتا ہے، دوسرے

(۱) بادشاہ جب کسی بستی میں گھستے ہیں، اس کو برباد کر دیتے ہیں۔ (سورہ نمل آیت نمبر ۳۴)

(۲) علّامہ ابن سیرینؒ کی ذاتِ گرامی محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ فن تعبیر رؤیا میں آپ کو جو مہارت حاصل تھی وہ بالخصوص

طبقۂ علماء سے مخفی نہیں۔ تفصیلی تعارف کیلئے ''تعبیر رؤیا'' نامی کتاب ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ۱۲
(۲) ابو جعفر ہارون الرشیدؒ ۱۴۸ھ کو بمقام رے میں پیدا ہوئے، عباسی خلفاء میں ہیں، نیک دل اور علماء کے قدر دانوں میں تھے، بادشاہت کے زمانہ میں سو رکعت نفل روزانہ پڑھنے کا معمول موت تک رہا، اپنے ذاتی مال سے روزانہ ایک ہزار درہم صدقہ کرتے، ایک سال حج اور ایک سال جہاد کرتے، جس سال خود حج کو جاتے اپنے ساتھ علماء کو ان کے بیٹوں کو ساتھ حج کو لے جاتے، اور جس سال خود نہ جاتے تین سو آدمیوں کو مع خرچ روانہ فرماتے، خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں حضرت امام ابو یوسف وزیر قانون اور قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز ہوئے، خلیفہ نصیحت کی باتوں پر کثرت سے رونے والے، اور حدیث نبوی سے گہری محبت رکھنے والے تھے، کل ۲۳ر سال ڈھائی مہینے تک خلافت رہی اور ۳ر جمادی الثانی ۱۹۳ھ مطابق ۸۰۸ء کو رحلت فرمائی رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲
(۳) زبیدہ بنت جعفر بن منصور کی کنیت ام جعفر تھی، ہارون رشید کے صاحبزادہ جنہوں نے ان کے بعد تخت سنبھالا ''محمد امین'' زبیدہ ہی کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ۱۲

دن سہیلی نے آکر کہا جی ہاں یہ خواب ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ نے دیکھا ہے، علامہ نے کہا کہ ہاں وہ دیکھ سکتی ہے، تعبیر اس کی یہ ہے کہ زبیدہ کے ہاتھ سے کوئی ایسا صدقۂ جاریہ انجام پائے گا، جس سے خدا کی مخلوق فائدہ اٹھائے گی، اور استفادہ میں انس و جن، حیوان و چرند کا کوئی امتیاز باقی نہیں رہے گا، اگر آپ حج کو گئے ہوں گے، تو نہر زبیدہ اور اس کی فیض رسانی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوگی، انسان تو انسان حیوانات اور چرند، پرند اس کا پانی پیتے ہیں، بتلایئے کہ خواب میں اور اس کی تعبیر میں کیا تعلق ہے، میں نے یہ چند مثالیں آپ کے سامنے پیش کردیں، کہ خواب کی تعبیر کا معاملہ ایسا ہلکا پھلکا نہیں ہے، اس لیے واقف کار ہی کو خواب کی تعبیر بیان کرنی چاہئے۔

میں ایک جنتری بھیج رہا ہوں، اس میں جامعہ رحمانی، کتب خانہ رحمانیہ اور خانقاہ کی نئی مسجد کی تصویریں ہیں، غور سے دیکھئے، تینوں تصویروں میں باہر کا حصہ بالکل سفید اور اندر کا حصہ بالکل کالا ہے، میں نے یہ چند باتیں جرح اور تبصرے کی نیت سے نہیں لکھی ہے، بلکہ محض آپ کی توجہ کو اس طرف مبذول کرانا مقصد ہے، جلدی اور عدم واقفیت کا فیصلہ اچھا نہیں ہوا کرتا ہے، خدا کرے آپ بعافیت ہوں، آپ میرے لیے دعا خیر ضرور فرماتے رہیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام
محترم جناب مظہر باری (مظہرٹولہ) صاحب گنج

۲۴رفروری ۱۹۳۹ء کو چکدین بہار شریف، نالندہ بہار میں پیدا ہوئے، ۱۹۶۷ء
میں حضرت امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ رحمانی صاحبؒ سے بیعت کا شرف حاصل

ہوا، حضرتؒ کے وصال کے بعد مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب رحمانی کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی، خاص طور سے رمضان المبارک اور فاتحہ کے موقعہ پر پابندی سے خانقاہ رحمانی آتے رہے، صحت کی خرابی کی وجہ سے ادھر آمدورفت میں کمی ہوئی ہے، لیکن بیٹے اور بہو برابر خانقاہ رحمانی آتے رہتے ہیں۔

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت دنوں بعد خط ملا، تمہاری صحت کے لیے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم فرمائے، آمین، تمہاری تندرستی کی طرف سے بہت فکرمند ہوں، اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ رکھے، آمین۔

صاحبزادہ مبارک ہو، تاریخی نام رکھنا نہ فرض ہے، نہ سنت، نہ واجب، آپ کے صاحبزادہ کا نام اتنا لمبا ہو گیا ہے، کہ ذوق سلیم پر گراں گذرتا ہے، اسی کو ذرا مختصر کر کے "رحمت باری" کر دیجئے، تو مناسب ہے، بعض دفعہ محض الفاظ کے اختصار کر دینے سے بھی بات کہاں سے کہاں چلی جاتی ہے، شاد عظیم آبادی (ا) مشہور شاعر گذرے ہیں، انکے دور میں ایران کے ایک مشہور شاعر ہندوستان آئے، شاد سے ملاقات ہوئی، اور شعر وسخن کا دور چلا، ایرانی استاذ نے اپنا ایک مرصع شعر شاد کو سنایا اور کہا ؎

سیہ چوری بدست آن نگار نازنیں دیدم بشاخ صندلیں پیچیدہ مارے عنبریں دیدم

شاد نے کہا استاذ خوب گفتی ولکن طول دادی اور پھر شاد نے مذکورہ بالا شعر کے الفاظ کی اس طرح اصلاح کی اور پڑھا ؎

سیہ چوری بدست آن نگارے بشاخ صندلیں پیچیدہ مارے

اب دیکھئے ایرانی استاذ کے شعر سے آخر کے دو لفظ نکال دیئے گئے، صرف اختصار سے شعر کتنا

اونچا اور رواں اور سبک ہوگیا، میرے خیال میں "ابورحمت شہکار باری" اور "رحمت باری" میں وہی فرق ہے، جو ایرانی شاعر اور شاد کے کلام میں فرق ہے، اہلیہ سے دعا کہدیں، آپ کی پہلی اہلیہ کہاں ہے، اور اس مقدمہ کا کیا ہوا۔ الحمدللہ اچھا ہوں، سب جاننے والوں سے سلام و دعاء کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) صوبہ بہار کے رہنے والے مشہور شاعر۔ ۱۲

مکتوب بنام
ڈاکٹر محمد اسلم صاحب

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۹/اپریل/۷۷ء۱۹

ڈاکٹر محمد اسلم صاحب! سلام مسنون

خدا کرے آپ بعافت ہوں،

میں تو ادھر کئی مہینوں سے بیمار تھا، الحمد للہ اب روبصحت ہوں، آج خیال آیا کہ آپ کو والدین کے حقوق کی طرف متوجہ کروں، یہ بات کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اولاد والدین کے ہی ذریعہ وجود میں آتی ہے، اگر والدین نہ ہو، تو اولاد کا تصور نہیں کیا جا سکتا، پھر یہ بھی کچھ چھپی ہوئی بات نہیں کہ بچپن میں حق تعالیٰ کی دی ہوئی محبت کی بنیاد پر وہ پرورش کرتے ہیں، انتہائی تکلیف اٹھا کر بچہ کو پالتے ہیں، بچہ کو جس وقت جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے، وہ مہیا کرتے ہیں، اور وہ اس کی تربیت بھی کرتے ہیں۔

قرآن پاک میں کہا گیا، اے اللہ تو ہمارے والدین پر رحم فرما، جس طرح انہوں نے از راہ رحم وکرم بچپن میں میری پرورش کی (۱) اس لیے والدین کو رب مجازی کہتے ہیں، والدین کے حقوق بہت زیادہ ہیں، چونکہ اولاد اپنے وجود میں والدین کے محتاج ہیں، اس لیے اولاد کا رونگٹا رونگٹا والدین کے احسانات میں ڈوبا ہوا ہے، قرآن میں ارشاد ہوا،

کہ والدین کے مقابلے میں اف بھی نہ کہو، اورانہیں جھڑکو مت، اور جب بھی بات کرو عزت کے الفاظ سے مخاطب کرو(۲) قرآن نے تو یہاں تک کہا وان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک به علم فلا تطعھما و صاحبھما فی الدنیامعروفاً(۳) یعنی تمہارے باپ اور ماں اگر تمہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنے پر مجبور کردیں، تو اس معاملہ میں ان کی بات نہ مانو، لیکن اس کے باوجود باپ ماں کے ساتھ اس

---

(۱) رب ارحمھما کماربینی صغیرا (سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۴)۔۱۲

(۲) فلاتقل لھمااف ولاتنھرھماوقل لھماقولاً کریماً (سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۳)۔۱۲

(۳) سورہ لقمان پارہ ۲۱ آیت ۱۵۔۱۲

دنیا میں اچھی طرح گذر بسر کرو، غور کیجئے، کہ شرک کا حکم کرنیوالے والدین کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کا حکم کیا جارہا ہے، اس بناء پر مشہور فقہی مسئلہ ہے، کہ اگر والدین اپنی اولاد کو قتل کردے تو قصاص نہیں ہے، یعنی بیٹے کی گردن کے بدلہ میں باپ کی گردن نہیں لی جائے گی، اس لیے ہمارا فرض ہے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں، ان کی جانی و مالی ممکن حد تک خدمت کریں، ان کی ڈانٹ اور ان کی مار کو برداشت کریں اور ان کی زیادتیوں کے مقابلہ میں زبان سے اف تک نہ نکالیں، ہاتھ اٹھانا تو بہت بڑی چیز ہے، ان کے سامنے اپنی آواز بھی بلند نہ کریں، جس پر جھڑکنے کا شبہ ہو، ہر مسلمان کو چاہئے کہ اگر وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے، تو والدین کے مقابلہ میں اسلامی احکام اور اس کی دی ہوئی ہدایات پر عمل کرے، اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام
مولانا عبدالرزاق صاحب قاضی شریعت (کٹیہار)

حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب محی الدین پور ضلع کشن گنج بہار کے رہنے والے بڑے عالم دین تھے، ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے، ۱۲ رمئی ۱۹۹۲ء کو انتقال فرمایا، شیخ زکریا اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی کے فیض یافتہ تھے، دارالعلوم لطیفی کٹیہار میں مدرس اول رہے، مسلم شریف زیر درس رہی، امارت شرعیہ کے تحت دارالقضاء کٹیہار کے بااثر قاضی رہے، حضرت امیر شریعت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں قضا کے منصب پر مامور کیا تھا، حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کاموں اور تحریکات سے متأثر

تھے، شاہ بانو کیس معاملہ میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی حمایت میں اپنے علاقہ میں کوششیں کرتے رہے۔

مولانا تاجرانہ ذہن رکھتے تھے، انہوں نے اپنا پریس اور کتب خانہ ''اپنا گھر کٹیہار'' قائم کیا، اور ترقی دی، پوتے کی وراثت میں اور دار القضا اور قاضی مولانا کی مشہور تصنیف ہے۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۰ر جولائی ۱۹۹۰ء

مکرم بندہ جناب قاضی شریعت مولانا عبدالرزاق صاحب زید مجدہم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ایسے وقت ملا کہ عید الاضحیٰ کی تعطیل ہو چکی تھی، اور حضرات مدرسین اپنے اپنے گھروں کو جا چکے تھے، اللہ تعالیٰ آپ کی صحت کو اچھا رکھے (آمین) آپ سلطان الاذکار (۱) کو پابندی سے عمل میں لائیں، پھر کچھ دنوں کے بعد اس کا مزہ دیکھیں۔

کل من علیھا فان (۲) یہ تو قرآن شریف ہی کی آیت ہے، ایک اور جگہ فرمایا گیا، کل شیٔ ھالک الا وجھہ (۳)، تو اگر ثقلین پر فنا طاری ہی نہ ہو تو ان آیات کریمہ کا مصداق کون ہوگا؟ دراصل آپ کچھ آگے بڑھ گئے، ان آیات کا تعلق قیامت سے پہلے سے ہے، اور مؤمنین کا جنت میں اور منکرین کا جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہنا، اس کا تعلق قیامت کے بعد سے ہے، نفخ صور اولی کے بعد تمام چیزوں پر فنا طاری ہو جائے گی، اور خدا کے سوا کوئی چیز باقی نہیں رہے گی، حدیثوں میں آتا ہے کہ حق تعالیٰ اس وقت تخت جلال پر جلوہ

افروز ہوں گے، اور فرمائیں گے ”لمن الملک الیوم(۴) اور چونکہ جواب دینے والا کوئی نہیں ہوگا، اس لیے خود ہی جواب دیں گے، للہ الواحد القھار (۵) یہ باتیں قیامت برپا ہونے سے پہلے کی ہیں، ”یوم الدین “سامنے ہے، اور اس سے پہلے غیر اللہ

(۱) ذاکر ہمہ وقت جب اللہ اللہ کے ذکر میں سب کچھ بھول جاتا ہے، اور صرف اللہ اللہ ہی میں کھو کر رہ جاتا ہے، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیان کیا ہے، اذکروا اللہ حتی یقال لکم مجنون، یعنی اللہ کو اتنا یاد کرو کہ لوگ تمہیں پاگل یا مجنون کہنے لگیں، ذاکر کے اس نقطہ ارتکاز کو حضرات نقشبندیہ کے یہاں سلطان الاذکار کہتے ہیں، سلسلہ نقشبندیہ میں اس ذکر کے طریقے مرتب اور واضح ہیں۔ ۱۲

(۲) جو کوئی ہے زمین پر، فنا ہونے والا ہے، (سورہ رحمن آیت نمبر ۲۶)۔ ۱۲

(۳) ہر چیز فنا ہے، مگر اس کی ذات (سورۃ القصص آیت ۸۸)۔ ۱۲

(۴) کس کا راج ہے آج۔ (سورۃ مومن پارہ نمبر ۲۴، رکوع نمبر ۷، آیت نمبر ۱۶)۔ ۱۲

(۵) اللہ کا ہے، جو اکیلا ہے، دباؤ والا (سورۃ مومن پارہ نمبر ۲۴، رکوع نمبر ۷، آیت نمبر ۱۶)۔ ۱۲

کو فنا کیا جائے گا، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے (۱) حضرت شیخ الہندؒ (۲) کے حاشیہ پر آیت کریمہ و نفخ فی الصور فصعق من فی السموات و من فی الارض (۳) کے تحت فرمایا ہے کہ الا من شاء اللہ جس سے بعض نے جبرئیل،

(۱) حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۸ء میں ضلع بجنور میں پیدا ہوئے، اور دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی، فراغت کے بعد مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی میں صدر مدرس مقرر ہوئے، ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۶ء میں دارالعلوم کے صدر مہتمم مقرر ہوئے، لیکن چند سالوں کے بعد آپ کو دارالعلوم سے علیحدہ ہونا پڑا، سیاسیات میں جمیعۃ علماء ہند کے شریک کار رہے، پھر مسلم لیگ کے زبردست حامی اور داعی بنے، تقسیم ہند کے بعد پاکستان چلے گئے، وہاں پاکستان میں دستور ساز اسمبلی کے رکن اور شرعی دستور ساز کمیٹی کے صدر بنائے گئے، مولانا اپنے علم و فہم کے لحاظ سے اپنے معاصرین میں بڑا مقام رکھتے تھے، حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم پر خاص نظر تھی، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے ترجمہ قرآن پر آپ نے معرکۃ الآراء تفسیری حواشی لکھے، جسے اہل علم میں شرف قبول حاصل ہوا، متعدد چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں، آپ کی آخری تصنیف ”فتح الملہم“ حنفی نقطۂ نظر سے مسلم شریف کی بڑی کامیاب شرح ہے، اپنے وقت میں تقریر و خطابت کے امام تھے، علمی مسائل کو انتہائی مؤثر طریقے پر عوام کو سمجھا دینا آپ کا کمال تھا، صفر ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۴۹ء کو بغداد الجدید (بھاولپور) پاکستان میں وفات پائی، جنازہ کراچی لے جا کر دفن کیا گیا، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۲) شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۸ھ مطابق ۱۸۵۱ء کو بریلی میں پیدا ہوئے، سلسلۂ نسب حضرت عثمان غنی سے جاملتا ہے، قرآن مجید کا کچھ حصہ اور فارسی کی ابتدائی کتابیں مولانا عبد اللطیف صاحبؒ سے پڑھیں،

۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ کو دار العلوم دیو بند (جس کا پرانا نام مدرسہ اسلامی عربی دیو بند ہے) کے قیام پر ہی مدرسہ میں داخلہ لیا، اور ۱۲۹۰ھ میں فارغ التحصیل ہوئے، آپ دار العلوم کے پہلے طالب علم تھے، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ آپ کے اجل اساتذہ میں سے ہیں، آپ عالم اسلام کے ممتاز روحانی پیشوا، اکابر دار العلوم دیو بند کے علوم ظاہر و باطن کے حامل، فقہ اور حدیث کے ساتھ علوم متداولہ کے بڑے ماہر اور ہندوستان کی جنگ آزادی کے مخلص ترین رہنما تھے، آزادی وطن کی خاطر آپ کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑی، مالٹا میں اسیری کے زمانہ میں آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا، جس پر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نے تفسیری حواشی لکھے، تقریباً چالیس سال تک دار العلوم میں درس حدیث دیا، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے اجازت وخلافت حاصل تھی، اکثر اوقات تعلیم و تعلم، تصنیف و تالیف اور مطالعہ کتب میں مصروف رہتے تھے، آپ انگریزوں کے خلاف ریشمی رومال کی مشہور تحریک کے روح رواں تھے، لیکن اوراد و وظائف، ذکر و مراقبہ میں سفر و حضر حتی کہ مالٹا کی طوفانی برف باری میں بھی فرق نہیں آیا، ۱۸ر ربیع الاول ۱۳۳۹ھ کو دیو بند میں رحلت فرمائی، مزار مبارک حضرت نانوتویؒ کے پائینتی میں ہے، رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

(۳) ترجمہ: اور پھونکا جائے صور میں، پھر بیہوش ہو جائے گا جو کوئی ہے، آسمانوں اور زمین میں (سورہ زمر آیت ۶۸)۔ ۱۲

میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت مراد لیے ہیں بعض نے ان کے ساتھ حملۃ العرش کو بھی شامل کیا ہے، بعض نے ان کے ساتھ حملۃ العرش کو بھی شامل کیا ہے، بعض کے نزدیک انبیاء وشہداء مراد ہیں، واللہ اعلم، بہر حال یہ استثناء اس نفخہ کے وقت ہوگا، اس کے بعد ممکن ہے ان پر بھی فنا طاری کر دیا جائے، لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار (المومن رکوع ۲) تفسیر ابن کثیر (۱) جلد رابع صفحہ ۲۷۴ میں کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام {۲} کے تحت لکھا ہے، یخبر تعالیٰ ان جمیع اھل الارض سیذھبون ویموتون اجمعون وکذالک اھل السمٰوات الا من شاء اللہ ولا یبقی احد سوی وجھہ الکریم تفسیر در منثور کی جلد خامس صفحہ ۳۳۶ و نفخ فی الصور کے تحت حضرت انس سے روایت نقل کی ہے، عن انس (۲) قال قال رسول اللہ

---

(۱) صاحب تفسیر ابن کثیرؒ کا نام اسماعیل، لقب عماد الدین اور کنیت ابو الفداء ہے ۷۰۰ھ یا ۷۰۱ھ میں اطراف بصرہ و شام کی بستی ''مجدل'' میں پیدا ہوئے، چھ سال کی عمر میں تعلیم کی ابتداء ہوئی۔ اپنے زمانے کے مشہور و معروف محدث، مفسر مؤرخ تھے، تفسیر و حدیث فقہ ونحو میں کمال اور فن رجال وعلل حدیث میں گہری نظر رکھتے تھے۔ آپ کثیر التصانیف عالم دین تھے۔ آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ شہرت تفسیر ابن کثیر کو حاصل ہوئی، حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی کتاب

محدثین کے طرز پر تصنیف کی اور احادیث صحیحہ کو روایات ضعیفہ سے ممتاز کرنے میں بڑی حد تک کامیاب رہے، ۱۵ر شعبان ۲۷۴ھ میں دمشق میں آپ نے وفات پائی۔ اور دمشق کے مقبرۂ صوفیہ میں علامہ ابن تیمیہؒ کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۲) حضرت انس ابن مالکؓ نبوت کے تیسرے سال مدینہ میں پیدا ہوئے آپ ﷺ جب ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اس وقت ان کی عمر تقریباً ۱۰ سال تھی، ان کا گھرانہ آپ ﷺ کے مدینہ آنے سے پہلے ہی مسلمان ہو گیا تھا۔ اُن کی والدہ اُمّ سلیم حضرت انسؓ کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مدینہ کے مرد اور عورتوں نے آپ کی خدمت میں کوئی نہ کوئی ہدیہ پیش کیا ہے۔ لیکن میرے پاس اس لڑکے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے آپ اس کو اپنی خدمت کیلئے قبول فرمالیں تو بڑا احسان ہوگا۔ آپ ﷺ نے حضرت انسؓ کو اپنی خدمت کیلئے قبول فرمالیا۔ وہ دس سال حضور ﷺ کی خدمت میں رہے مگر آپ ﷺ نے کبھی اُن کی خطا پر اُف تک نہیں کہا، اُن سے خوش ہو کر ایک مرتبہ آپ ﷺ نے دُعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّ وَلَدًا وَّبَارِکْ لَهٗ اے اللہ! اس کو مال و اولاد عطا فرما اور اس میں برکت عطا فرما۔ اس دُعا کا اثر یہ ہوا کہ وہ مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار اور صاحب اولاد بن گئے۔ ان کے ۸۰ لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ حضرت انسؓ نے بڑی لمبی عمر پائی وہ آخری صحابی ہیں جن کا بصرہ میں ۹۳ھ میں انتقال ہوا۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

صلی اللہ وعلیہ وسلم ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوات ومن فی الارض الا من شاء اللہ قالوا یا رسول اللہ من ھولاء الذین استثنی اللہ قال جبرئیل ومیکائیل وملک الموت واسرافیل وحملة العرش فاذا قبض اللہ ارواح الخلائق قال لملک الموت من بقی وھو اعلم فیقول ربی سحانک رب تعالیت ذا لجلال والاکرام بقی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وملک الموت فیقول خذ نفس میکائیل فیقع کطود العظیم، فیقول یا ملک الموت من بقی فیقول سبحانک رب ذوالجلال والاکرام بقی جبرئیل وھو من اللہ بالمکان الذی ھو به فیقول یا جبرئیل مابد موتک فیقع ساجدا یخفق بجناحیه یقول رب تبارکت وتعالیت ذالجلال والاکرام انت الباقی وجبرئیل المیت الفانی الخ۔ بہر حال یہ امر معلوم ہے کہ قیامت سے پہلے نفخ صور اولیٰ کے بعد ایک وقت ایسا آئے گا کہ خدا کے سوا سب کچھ فنا ہو جائے گا، کوئی چیز باقی نہیں رہے گی، صرف ایک اللہ جل جلالہ باقی رہے گا، اور اس وقت حق تعالیٰ شانہ پورے جلال میں فرمائے گا، کہ آج کس کی بادشاہت ہے، ساری چیزیں تو فنا

ہوچکی ہوں گی، حق تعالیٰ خود جواب دے گا، آج صرف خدا جبار وقہار کی بادشاہت ہے، اس کے بعد اسرافیل زندہ ہوں گے، اور مقرب فرشتے زندہ ہوں گے، دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا، تو ثقلین (۱) زندہ ہوکر اپنی اپنی قبروں سے باہر ہوں گے، حق تعالیٰ کے دربار میں حاضری ہوگی، میزان کھڑی کی جائے گی، ہمارے نامہ اعمال سامنے آئیں گے، اچھائی کا بدلہ اچھائی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے دیا جائے گا، کوئی ناانصافی نہیں ہوگی، جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں جائیں گے، اور ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ غور فرمایئے تو ہر چیز فانی ہے، خدا کے سوا جس چیز کو وجود کی بیماری لگی اسے فنا ہونا ہے، ان حالات میں عرض کروں گا کہ مراقبۂ فنا بالکل

(۱) جن وانس ۱۲

صحیح ہے، مجھے امید ہے کہ اب آپ کو مراقبہ فنا میں کچھ تشویش لاحق نہ ہوگی، میں نے آپ کا کچھ وقت زیادہ لے لیا، امید ہے سلطان الاذکار پابندی سے چل رہا ہوگا، اور اب آپ **کل من علیھا فان** کا مراقبہ بھی ذوق وشوق سے کریں گے۔

آپ کا وہ مضمون جس کا تعلق فی سبیل اللہ کے مصداق سے ہے، آپ کی خواہش کے مطابق اساتذہ کرام (۱) کے واپس آجانے اور جمع ہوجانے کے بعد ان کے سامنے پیش کیا جائے گا، اور ان کی رائے معلوم کی جائے گی۔

مولانا میرا ضعف بڑھتا جارہا ہے، وقت قریب آرہا ہے، میرے واسطے حسن خاتمہ کی دعاء فرمایا کریں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) اساتذہ جامعہ رحمانی مونگیر۔ ۱۲

مکتوب بنام
بابو نظام الدین صاحب (بگھیلوی)

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۸/ مارچ ۱۹۷۷ء

مکرم بندہ بابو نظام الدین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ تو پٹنہ میں تھے ہی، بحمد اللہ آپ لوگوں کی دعاؤں سے آپریشن (۱) کامیاب رہا، اور میں ۱۰/ مارچ کو مونگیر آ گیا، ۱۲/ مارچ کو سکینہ سلمہا (۲) کی شادی تھی، بحمد اللہ بخیر وخوبی انجام پائی۔ میں نے آپ کو بھی دعوت دی تھی، شاید کوئی مانع پیش آیا جس کی وجہ سے آپ نہیں آسکے۔

میں تو بہت اچھا چل رہا تھا، لیکن ۲۴/ مارچ کو تیس سال کے بعد مجھ پر فلیریا کا سخت حملہ ہوا، درد کی شدت کے باعث ۸/ ۱۰/ گھنٹہ کے اندر متعدد بار غشی آتی رہی، اب درد تو نہیں ہے، لیکن آج تک ایک سو دو ڈگری بخار ہے، اور ورم بھی جوں کا توں ہے، نتیجہ یہ ہوا کہ صحت کے لحاظ سے پچیس دنوں پہلے والے مقام پر ہوں، دعاء فرمائیں۔

الیکشن کی ہنگامہ آرائی ختم ہوئی، کسی نے کانگریس کا ساتھ دیا اور کسی نے جنتا پارٹی کا، میں نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے، اور اخبارات کو بیان دیا ہے، اس کی ایک کاپی آپ کے مطالعہ کے لیے ارسال ہے۔

الیکشن میں متعدد پارٹیاں کھڑی ہوتی ہیں، اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں، ایک دوسرے پر الزامات رکھتی ہیں، اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میدان میں اتری ہوئی ہیں، اور جنگ لڑ رہی ہیں، مجالس قانون ساز میں جانے والے ہی جاتے ہیں، لیکن ووٹ دینے والے عوام کچھ ایک کا ساتھ دیتے ہیں، اور کچھ دوسرے کا اور اپنے امیدوار کی حمایت میں خوب خوب گرم ہوتے ہیں، لیکن الیکشن کے ہنگامے کی مثال بالکل فٹ بال کے

(۱) آنکھ کا آپریشن۔ ۱۲

(۲) حضرت علیہ الرحمہ کی چھوٹی صاحبزادی۔ ۱۲

کھیل کی سی ہے، دو ٹیم میدان میں اترتی ہے، اور کھیلتی ہے، تماشائی کچھ ایک کی طرف سے کچھ دوسری ٹیم کی طرف سے خوب تالیاں اور نعرے لگاتے ہیں، اور ایسا ہنگامہ کرتے ہیں، کہ دونوں میں جنگ ہو جائے، لیکن آپ نے دیکھا ہوگا کہ کھیل ختم ہوا، ہنگامہ بند ہوا، اور تماشائیوں کے اختلافات بھی ختم ہوئے، تماشائی فٹبال کے اختلافات کو گھر نہیں لے جاتے، یہ الیکشن بھی سیاسی کھیل ہے، الیکشن کے وقت خوب خوب جھگڑے ہوتے ہیں، الیکشن ختم ہوا، لوگوں نے خوشی منالی، لیکن ہارنے والا فوراً جیتنے والے کو مبارکباد دیتا ہے۔

خاتون آہن (۱) اندرا گاندھی کو بری طرح شکست ہوئی، لیکن سب سے پہلا تار مبارکباد کا مرارجی ڈیسائی کو اندرا گاندھی ہی نے دیا، جئے پرکاش نرائن اور ڈیسائی (۲) نے اندرا گاندھی کے خلاف کیا کچھ نہیں کیا، لیکن یہ دونوں اندرا گاندھی سے ملنے ان کے قیام گاہ پر گئے، اور ملاقات کی، اور یہ بلیا (۳) کی سیٹ پر جہاں جگجیون رام کی سمدھن سمترا دیوی سی

ایف ڈی سے کھڑی تھیں، وہاں جنتا پارٹی کا امیدوار بھی کھڑا تھا، اور کانگریس پارٹی کا بھی۔

جگجیون بابو بیگوسرائے پہونچے، وہاں انہوں نے جنتا پارٹی کے امیدوار کی حمایت کی، اور یہ کہا کہ بلیا یہاں سے قریب ہے، اور کہا کہ بلیا یہاں سے قریب ہے، وہاں سی ایف ڈی کی طرف سے سمترا دیوی کھڑی ہیں، بلیا والوں کو چاہئے کہ ان کو کامیاب کریں، ہنگامہ ہوگیا، پتھراؤ ہوا، اور جگجیون بابو اور وجے لکشمی پنڈت مار کھا گئے، اور دونوں زخمی ہو گئے، اسی طرح کا واقعہ باڑھ (۴) میں جگجیون بابو کے ساتھ ہوا، لیکن جگجیون بابو نے الیکشن ختم ہوتے ہی، دامن جھاڑ دیا، اور الیکشن کی گرد میدان ہی میں چھوڑ دی، اور آج وہ جنتا پارٹی میں وزیر کی حیثیت سے شریک ہیں، تو میں نے کہا کہ الیکشن کے ہنگاموں کو فٹبال

(۱) سابق وزیر اعظم ہند۔ ۱۲

(۲) سیاسی لیڈران۔ ۱۲

(۳) بلیا، ضلع بیگوسرائے، اس وقت کا لوک سبھا حلقہ، نئی حلقہ بندی میں اب یہ لوک سبھا حلقہ نہیں رہا۔ ۱۲

(۴) صوبہ بہار میں ایک لوک سبھا حلقہ، نئی حلقہ بندی میں اب یہ بھی لوک سبھا حلقہ نہیں رہا۔ ۱۲

کا تماشا سمجھنا چاہئے، اور الیکشن کے میدان میں کچھ گرد لگی ہے، تو اسے وہیں جھاڑ دینا چاہئے، بات آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے، ماشاء اللہ آپ دانا و بینا آدمی ہیں، میری خواہش ہے کہ دو روز کے لیے اعجاز کو ساتھ لے کر مونگیر آ جائیں، شادی کی دعوت باقی ہے، اسے قبول کر لیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ اعجاز کے ساتھ ضرور تشریف لائیں گے، آپ ۷/۸ ر اپریل کو مونگیر آئیں، اس دن میں خانقاہ میں ہوں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام

حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب، قاضی دارالقضاء آگرہ

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۲؍جون ۱۹۷۸ء

مکرم ومحترم　زید مجدکم　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ اور رہنمائے دارالقضاء عدلیہ آگرہ کی دو کاپیاں موصول ہوئیں، لکھنؤ کے اجلاس میں اکابر دیوبند کی غیر حاضری آپ نے محسوس کی، آپ کا احساس صحیح ہے، لیکن جب اپنا اندازہ یہ ہو چکا ہو، کہ جلسہ ائے سیرت اور تقریبات مدارس اسلامیہ میں شرکت تو ضروری ہے، اور پابندی سے ہوتی ہے، لیکن ایسے قومی اور ملی اجتماعات کی شرکت اہم نہیں سمجھی جاتی، تو پھر غیر حاضری کے احساس سے کیا فائدہ؟

جماعت اسلامی سے متعلق ہم اور آپ جو بھی رائے رکھیں، وہ استدلالی ہونی چاہئے، محض

دعویٰ اور نیتوں پر حملے، یہ صحیح نہیں ہیں، جماعت سے اختلافات رکھتے ہوئے بھی میرا یہ خیال ہی نہیں، واقعہ ہے کہ مسلم ممالک میں وہ ہم سے کہیں آگے گئے، شاید آپ کو عرب ممالک میں ان کی پوزیشن کا صحیح علم نہیں، عرب ممالک میں خاصی تعداد ان پڑھے لکھے ممتاز عربوں کی ہے، جو جماعت اسلامی کے فکر کو قبول کر چکے ہیں، تاجروں کے اندر بھی تناسب ان کا کچھ ایسا ہی ہے، اور معاف کیجئے گا، اس میں بھی قصور اپنا ہی ہے، میں ۱۹۶۵ء میں اردن گیا ہوا تھا، اردن کا دارالسلطنت تین پہاڑوں پر ہے، ان میں سب سے بڑا پہاڑ ''جبل اشراف'' کے نام سے موسوم ہے، جبل اشراف پر دن کے کھانے کی دعوت تھی، میں گیا ہوا تھا، ظہر کے بعد سے عصر تک کا وقت خالی تھا، جسے میں نے ایک کتب خانہ میں گذارا، کتب خانہ میں لگ بھگ دو ہزار کتابیں ہوں گی، مگر منتخب کتابوں کے مطالعہ کا موقعہ تو نہ تھا، لیکن میں نے کتابوں کی پوری فہرست پڑھ ڈالی، یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ علماء دیوبند کی ایک کتاب بھی کتب خانہ میں موجود نہیں ہے، وہ دیوبند جو ایکسو اٹھارہ سال سے قائم ہے، جس میں اکابر میں سے متعدد حضرات ہجرت فرما کر حجاز منتقل ہو گئے، اور وہیں انہوں نے اپنی شمع روشن کی، لیکن علماء دیوبند کی تصنیفات سے وہ کتب خانہ خالی تھا، حضرت تھانویؒ (۱) جیسا صاحب علم وعمل اور صاحب قلم، مگر ان کی تصنیفات ہندوستان کے خاص حلقہ میں محدود ہیں، اگر بہشتی زیور کو اللہ تعالیٰ قبول نہ فرماتا، تو حضرت تھانوی کا نام عام مسلمانوں کے گھروں میں نہیں پہونچ سکتا، ہم لوگ ہمیشہ قدیم منطق اور فلسفہ کے پڑھنے اور پڑھانے پر زور دیتے رہے، اور اسی کے زیر سایہ قرآن وحدیث اور فقہ کو سمجھتے، سمجھاتے اور پڑھتے پڑھاتے رہے، علم، فکر، تعبیر اور طرز تحریر ترقی پذیر چیزیں ہیں، ہر زمانہ میں مختلف رہی ہیں، اور ہر آنے والے دور میں پچھلے طریقوں کو ترک کر دیا گیا، سوچنے کا دوسرا ڈھنگ، تعبیر کا دوسرا طریقہ اور لکھنے بولنے کا دوسرا انداز ہوتا رہا ہے، اور ان سب باتوں کا اثر لوگوں کے سمجھنے اور قبول کرنے میں ہوتا ہے، صرف یہی نہیں کہ مضامین کا عنوان، کتابوں کے نام بھی اثر رکھتے ہیں، کچھ زمانہ پہلے کتابیں اور مضامین محض عقیدت کے

پیش نظر پڑھے جاتے تھے اور اب پہلی سی عقیدت باقی رہی نہیں، اب کتابیں اور مضامین پڑھ کر عقیدت قائم ہوتی ہے، پہلے آپ کی کتابوں کے نام مقامات حریری (۲) کے انداز کے ہوا کرتے تھے، دو ایک مثالیں ملاحظہ ہوں **الملفوظات الملفوحات، تزکیۃ الخواطر۔ ما القیت فی الامنیۃ الاکابر، رفع الشک عن منافع البنک**، آپ خود ہی ملاحظہ فرمائیے کہ اگر کوئی ان کتابوں کا نام فہرست میں پڑھے گا، تو اس کو کیوں منگائے گا، اور اس کا مطالعہ کیوں کرے گا،

---

(۱) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا تفصیلی تعارف مکتوباتِ رحمانی جلد اوّل صفحہ ۶۷ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

(۲) صاحب مقامات حریریؒ کا نام قاسم اور کنیت ابو محمد ہے۔ مسترشد باللہ کے عہد خلافت میں شہر بصرہ کے قریب قصبہ مشان کے اندر ۴۴۶ھ میں پیدا ہوئے، علم ادب ابوالقاسم فضل بن محمد قصبانی سے اور حدیث شریف ابوتمام محمد بن الحسین وغیرہ سے حاصل کی۔ آپ نہایت ذکی، فصاحت و بلاغت میں یکتا، ماہرفن، انشا پرداز اور ادیب تھے۔ علم لغت، امثال، نحو، معانی، بیان بدیع میں یدطولیٰ اور علمیت وقابلیت، وسعت معلومات میں نمایاں مقام رکھتے تھے، آپ نے اپنی حیات میں مختلف موضوعات پر قلم اُٹھایا لیکن آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ اہم اور قابل فخر کتاب ''مقاماتِ حریری'' ہے جس میں آپ نے عربی لافانی خزانہ کے قیمتی موتیوں کو بڑی خوبی کے ساتھ ٹانکا ہے اس کو دُنیائے ادب میں بے پناہ شہرت وقبولیت اور تمام ادبی کتابوں پر اپنے اسلوب بیان اور جدت موضوع کے لحاظ سے طرۂ امتیاز حاصل ہے۔ ۱۲

اب کتابوں کے نام اس طرح ہوتے ہیں، پیغام محمدی خدا کی آخری کتاب، جب ایمان کی بہار آئی، پاجا سراغ زندگی ابھی ابھی پاکستان سے ایک رسالہ ''الرشید'' آیا ہے، اس میں ایک مضمون کا عنوان ہے، جب بہار پر خزاں آئی، دوسرا عنوان ہے، فقہ اسلامی پر زمانے کے اثرات، مقصد یہ ہے کہ تحریر میں، تقریر میں زمانہ کے تقاضوں، پڑھنے والوں اور سننے والوں کے ذوق کا لحاظ کرنا چاہئے، ایک زمانہ تھا جب ہر طرف سے فراغت تھی، اساتذۂ فنون نے متون لکھے اور اس میں اپنی ساری قابلیت، پیچیدگیوں اور ژولیدگیوں کیساتھ بھر دیں، تاکہ ان کے تلامذہ اس کو زبانی یاد کرلیں، وہ اس زمانہ میں مفید رہی ہوں گی، کیا آج اس کا کوئی فائدہ ہے؟ سلم (۱) کافیہ (۲) تو خیر ختم ہی ہوتی جارہی ہے۔ ان دنوں مختصر المعانی (۳) پڑھانے کا

کیا حاصل، جب کہ فن بتلانے والی اور فن کے مسائل کو سہل انداز میں واضح کرنے والی اور مسائل کو تمرین کے ذریعہ دماغوں میں نقش کرنے والی کتاب، ''البلاغۃ الواضحہ'' (۴) لکھی

(۱) صاحب سلم العلوم کا نام محب اللہ ہے۔صوبہ بہار میں ''کڑا'' نامی گاؤں جو ''محب علی پور'' پرگنہ سے تعلق رکھتا ہے۔یہاں آپ پیدا ہوئے، اپنے زمانہ کے اربابِ علم وفضل سے دینی تعلیم میں مہارت حاصل کی، موصوف نے مختلف کتابیں تصنیف کیں، فن منطق میں سلم العلوم جیسا معرکۃ الآراء متن تحریر فرمایا جس نے منطقی دنیا میں ہلچل مچادی اور اِس کتاب کی متعدد شروحات مختلف اربابِ علم وفضل کے قلم سے منظر عام پر آئی۔ ۱۱۱۹ھ میں آپ اِس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ فرماگئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۲) صاحب کافیہ کا نام عثمان کنیت ابوعمرو اور لقب جمال الدین ہے۔ ملک مصر کی ''آسنا نامی بستی میں ۵۷۰ھ کے اواخر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قاہرہ میں حاصل کی۔ علامہ شاطبی سے قرأت اور علامہ ابوالجود سے قرأت سبعہ پڑھی، شیخ ابومنصور، علامہ شاطبی اور ابن البناء وغیرہ سے علم وفقہ وادب میں بھی مہارت حاصل کی، آپ بلند پایہ فقیہ، اعلیٰ مناظر بڑے دیندار، متقی و پرہیزگار تھے۔ تبحر علمی میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے، طویل عرصہ تک جامع دمشق میں درس و تدریس کی خدمت انجام دی، مختلف فنون پر متعدد کتابیں تحریر فرمائی لیکن فن نحو میں کافیہ کی شہرت کا جو سکہ جما ہوا ہے وہ محتاج بیان نہیں جس میں آپ نے علم نحو کے تمام قواعد نہایت عمدہ اسلوب کے ساتھ جمع کئے ہیں اور تقریباً سات سو سال سے مدارس میں داخل درس ہے۔ ۱۶رشوال ۶۴۶ھ میں جمعرات کے روز اسکندریہ میں وفات پائی اور ''باب البحر'' سے باہر شیخ صالح ابن ابی اسامہ کی تربت کے پاس مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۳) صاحب مختصر المعانی کا نام مسعود اور لقب سعد الدین ہے۔ ماہِ صفر ۷۲۲ھ میں تفتازان میں پیدا ہوئے جو ولایت خراسان کا ایک شہر ہے، مختلف اصحاب فضل وکمال، قطب الدین رازیؒ وغیرہ سے علوم وفنون...... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جاچکی ہے، اور تمام پڑھائی جاری ہے، مقصد میرا یہ ہے کہ ہم نے تصنیف وتالیف میں زمانہ کے بدلتے ہوئے تقاضے اور ذوق کا لحاظ نہیں رکھا، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کتب خانوں میں ہماری کتاب نہیں ہے، اول تو تصنیفات میں ہم درسیات سے آگے نہ بڑھ سکے، ہم نے منہیات لکھے، حواشی لکھے، کتابوں کی شرحیں لکھیں، لیکن دین کے اہم اور بنیادی مسائل پر ہماری تصنیف نہیں ہے، اور اگر ہے بھی تو ان کی تحریر اور تعبیر زمانہ کے ذوق سے ہٹی ہوئی ہے، ورنہ ہماری کتابیں بھی کتب خانوں میں ہوتیں، اور لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے، اور پڑھتے، اور مسلم ممالک میں بھی ہمارے فکر کے لوگ تیار ہوتے، آج تو حجاز کے علماء کا یہ خیال ہے کہ

دیوبند کے علماء بھی بدعتی ہی ہیں، ان کے یہاں قبروں پر کتبے لگائے جاتے ہیں، لوگ پابندی سے جاکر قبروں پر بیٹھتے ہیں اور مراقبہ کرتے ہیں، ہمارے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے، کہ ہم نے کوئی خاص خدمت اسلام کی نہیں کی، ہم صرف مناظرہ کرتے رہے ہیں، اور ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے رہے ہیں، جبل اشراف کے کتب خانہ میں میں نے ہندوستان کے صرف دو حضرات کی کتابیں دیکھیں، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی (۱) اور مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

......(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں استفادہ کیا، تحصیل علم سے فراغت کے بعد فوراً مسند درس پر رونق افروز ہوئے اور سینکڑوں تشنگان علم نے آپ کے چشمۂ فیض سے سیرابی حاصل کی، علامہ تفتازانی نے اپنی علمی زندگی میں مختلف فنون کی بہت سی کتابیں تصنیف کیں اور موصوف کو یہ فخر امتیازی طور پر حاصل ہے کہ آپ کی تصانیف میں سے پانچ کتابیں تہذیب المنطق، مختصر المعانی، مطول، شرح عقائد اور تلویح آج تک داخل درس ہیں، مختصر المعانی یہ ۷۵۶ھ کی تصنیف ہے مقام غجدوان میں لکھی گئی۔ ۲۲/محرم الحرام ۷۹۲ھ کی تصنیف ہے مقام غجدوان میں لکھی گئی، ۲۲/محرم الحرام ۷۹۲ھ پیر کے روز سمرقند میں جاں بحق ہو گئے اور وہیں آپ کو دفن کر دیا گیا بعدۂ ۹/جمادی الاوّل بدھ کے روز مقام سرخس کی طرف منتقل کر لئے گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۴) البلاغۃ الواضحہ فن بلاغت پر بہترین کتاب ہے، اور اکثر مدارس میں داخل نصاب ہے۔ ۱۲

(۱) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ۱۹۰۳ء میں پیدا ہوئے، مشہور فاضل اور اہل قلم ہیں، نئے انداز میں مسائل و معلومات کی تعبیر میں بلند مقام رکھتے ہیں، پہلے دارالترجمہ حیدرآباد دکن سے متعلق تھے، پھر جمعیۃ علماء ہند کے ترجمان اخبار ''الجمعیۃ'' دہلی کے مدیر ہوئے، بعد میں اپنا ایک رسالہ ترجمان القرآن کے نام سے نکالا، جو مقبول ہوا، اپنے بعض مخصوص خیالات کے ماتحت ''جماعت اسلامی'' کے نام سے ایک جماعت بنائی اور اچھا لٹریچر تیار کیا، دل آویز تحریروں کے ذریعہ لوگ مولانا کے گرد جمع ہو گئے، اور حلقۂ اثر وسیع ہوا، تقسیم ہند کے بعد پاکستان تشریف لئے گئے۔.......... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱) مولانا علی میاں صاحب کے اثرات عرب ممالک پر بہت ہیں، لیکن میرا خیال ہے کہ اب جماعت اسلامی کہیں آگے ہے، چونکہ اس کے پاس فکر کے ساتھ تنظیم اور جماعت ہے، صرف اچھی تقریریں اور عمدہ تحریریں بہت دنوں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہیں، لیکن آپ وہاں کسی درجہ میں نہیں ہیں، آپ کا علم مسلّم، آپ کا درس مسلّم اور کہنا چاہئے کہ ہندوستان کے بہت بڑے حلقہ میں آپ دین کے اجارہ دار ہیں، اس وقت تک یہ حال ہے کہ دین کا کوئی مسئلہ اس وقت تک مستند نہیں سمجھا جائے گا، جب تک دارالعلوم دیوبند (۲) کی مہر تصدیق اس پر نہ

ہو، لیکن یہ صرف ہندوستان ہی تک ہے، باہر نہیں، مسلم پرسنل لا بورڈ سمجھئے کہ دیو بند ہی میں قائم کیا ہوا

......(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وہاں بھی جماعت اسلامی کے امیر کی حیثیت سے کام کرتے رہے، فتنہ قادیانیت کا مقابلہ کیا، اور قید و بند کی مصیبتیں جھیلیں۔

مولانا کے خیالات اور ''جماعت اسلامی'' کے نظریات سے مسلمانوں کا سواد اعظم اور بالخصوص دینداروں کا حلقہ۔اور علماء کرام کی جماعت متفق نہیں ''جماعت اسلامی'' دین کو ایسے انداز میں پیش کرتی ہے، جس سے خلف کا تعلق سلف سے اور لاحق کا رشتہ سابق سے باقی نہ رہے، اور آزادی فکر کے نام سے اسلامی معاملات و مسائل میں ایسی راہ نکل آئے، جس سے ہر شخص صرف قرآن و حدیث سامنے رکھ کر اور سلف حتی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی بے نیاز ہو کر صرف اپنی سمجھ کے بھروسہ پر من مانی باتیں کر سکے، آزادی ہند کے بعد ہندوستان کی جماعت اسلامی تدریجا سیاسی مصلحت کی بناء پر پاکستان کی جماعت اسلامی سے الگ ہوگئی، چند دہائیوں کے بعد جماعت اسلامی ہند نے ''اقامت دین کا داعی'' کا لفظ بھی ہٹا دیا، اور عملاً ہندوستان کی جماعت اسلامی میں فکری تبدیلی آئی، اور پاکستان کی جماعت اسلامی کی طرح ہندوستان کی جماعت اسلامی نے الیکشن میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ ۱۲

(۱) حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی علیہ الرحمہ دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی میں ۱۹۱۳ء مطابق محرم الحرام ۱۳۳۲ھ میں پیدا ہوئے، بڑے بھائی ڈاکٹر سید عبد العلی حسنیؒ کی نگرانی میں اردو، فارسی، عربی کی تعلیم حاصل کی، پھر دار العلوم ندوۃ العلماء اور لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل ادب کیا، علامہ شیخ خلیل بن محمد عرب یمانی، حضرت مولانا حیدر حسن خان، علامہ تقی الدین ہلالی وغیرہم آپ کے اساتذہ میں ہیں، حضرت سید احمد شہید کے خانوادہ میں سے ہیں، اجازت و خلافت حضرت اقدس مولانا عبد القادر رائے پوری سے حاصل تھی، ۱۹۳۴ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء میں تفسیر و ادب کے استاذ مقرر ہوئے، اور اپنی ادارت میں ''تعمیر حیات'' نامی رسالہ جاری کیا، متعدد علمی، تعلیمی، کمیٹیوں اور مجلسوں وغیرہ کی رکنیت اور عہدہ حاصل تھا، ۱۹۸۳ء میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر منتخب ہوئے، اور تادم اخیر اس منصب پر فائز رہے، بہت ساری اردو، عربی کتابوں کے مصنف ہیں، تذکرہ حضرت شاہ فضل رحمن گنج مرادآبادی، تاریخ دعوت و عزیمت، ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین وغیرہ آپ کی شہرہ آفاق تصانیف ہیں، آپ بلند پایہ مصنف، ادیب اور خطیب تھے، صاحب نسبت بزرگ تھے۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء میں وفات پائی اور دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی میں مدفون ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۲) دار العلوم دیو بند ۲۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۷ء کو ایسی فضا میں قائم کیا گیا،............ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہے، اب دیو بند کا فرض ہے کہ وہ برابر اس طرف متوجہ رہے، اور عملاً حصہ لیتے رہے، یہ بہت بڑی خدمت ہے، اور دین کی حفاظت کا متحدہ پلیٹ فارم ہے، ورنہ ظاہر ہے کہ وقت اور مسائل آپ کا انتظار نہیں کریں گے، اس کا تو آپ اطمینان رکھیں، جب تک ہم لوگ ہیں، بورڈ غلط ہاتھوں میں نہیں جا سکتا، ابتداءً اس کی سعی کی گئی تھی کہ بورڈ پر کسی ایک پارٹی کی چھاپ لگ

جائے، لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ رانچی (۱) اجلاس کے موقعہ پر جنرل سکریٹری کے منصب کو میں قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھا، لیکن مجھ سے بڑوں نے بھی اور عزیزوں نے بھی، سبھوں نے یہی کہا کہ اگر تم اس منصب پر نہیں رہو گے تو یا بورڈ ختم ہو جائے گا، یا بورڈ کسی پارٹی کے جیب میں چلا جائے گا، بورڈ کے جن اکابر اور معتمد علیہم کے مزاجی توسع سے آپ کو خطرہ ہے، وہ تو آپ ہی کے ہیں، آپ ان کو بتلائیے، اپنے دلائل سے ان کو مطمئن کیجئے، صرف شکایت اور خطرہ کا اظہار قطعاً نا کافی ہے۔ قبضہ سے کم داڑھی کے مسئلہ کا تو مجھ کو علم نہیں ہے، لیکن تین طلاقوں کے مسئلہ سے پوری طرح باخبر ہوں، خود میں سمینار میں شریک نہیں ہوا، وقوع طلاق ثلاثہ پر ایک مدلل مضمون لکھ کر بھیجا اور اب ایک طبقہ کے کچھ حضرات سمینار کے فیصلہ کا غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں، ابھی ابھی بمبئی میں ایک رسالہ مجھے دکھلایا گیا، جس کا عنوان ''تین

......(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جب کہ ہندوستان پر انگریزی حکومت کے پنجے پوری طرح مضبوط ہو چکے تھے، عیسائی مشنریوں کا سیلاب پورے ہندوستان میں پہنچ چکا تھا، انگریزی تعلیم پوری قوت سے ہندوستان میں پھیلائی جا رہی تھی، اور یورپ یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ ہندوستان کے جسم کے ساتھ ساتھ تعلیم کے ذریعہ اور مشنریوں کے واسطے سے اس کی روح پر بھی قبضہ کر لیا جائے، دار العلوم دیوبند انتہائی کسمپرسی کی حالت میں قائم ہوا، پہلے ساتھ صرف چار اساتذہ اور اٹھتر طلبہ تھے، لیکن حق تعالیٰ کو اسے پوری دنیا میں علوم اسلامیہ کا مرکز بنانا تھا، اس لیے چند ہی سالوں میں طلبہ کی تعداد دہائیوں سے بڑھ کر سیکڑہ تک پہونچی، چنانچہ ۱۳۳۲ھ میں اساتذہ اکیس اور طلبہ ۵۶۲ تھے، اور تقسیم ہند سے کچھ پہلے یعنی ۱۳۶۶ھ میں اساتذہ چالیس اور طلبہ ۱۴۴۲ تھے، تقسیم ہند اور اس سے زیادہ ویزا اور پاسپورٹ کا اثر دیوبند پر پڑا، چنانچہ ۱۹۷۳ء میں طلبہ کی تعداد گھٹ کر ۱۳۹۱ ہو گئی، لیکن پھر تقسیم سے بچے ہوئے ہندوستان ہی نے اس کی کمی کو پورا کیا، اور اب تک دار العلوم سے کئی ہزار حضرات فارغ ہو چکے ہیں، اور ہر ملک میں بھیل چکے ہیں، اور ملک کی قومی و دینی، سیاسی، تصنیفی غرض ملکی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں دار العلوم کے فضلاء کی خدمات نمایاں نہ ہوں۔ ۱۲

(۱) شمالی ہند کی سرحدی پٹی پر واقع صوبہ جھارکھنڈ کی راجدھانی۔ ۱۲

طلاقیں'' تھا، جس میں سمینار کے فیصلہ کا حوالہ دے کر لوگوں کو سمجھایا گیا ہے کہ تین طلاقوں سے ایک ہی واقع ہوتی ہے، تین واقع نہیں ہوتی ہے، اور تین طلاقوں کے واقع ہونے کا مسئلہ اجتماعی نہیں ہے، لیکن اس قسم کی کوششوں کا جواب یہ نہیں ہے کہ رسالوں کے جواب میں رسالہ لکھا جائے، بلکہ اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ ایک اعلیٰ پیمانہ پر سمینار منعقد کیا جائے اور کم از کم چھ

مہینے پہلے سے سمینار کی اور اس کے موضوع کی تشہیر کی جائے، اور پھر اہل علم حضرات کو اس موضوع پر مقالہ لکھنے کو آمادہ کیا جائے، صدارت کسی ایسی صاحب فضل کی کرائی جائے، جس کی شخصیت مسلم ہو، اور اس سمینار میں ایک فیصلہ کیا جائے، تو آپ کا موقف صحیح طریقہ پر لوگوں کے سامنے آسکے گا، حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی (۱) علیہ الرحمہ سے میں نے ایک دفعہ ٹانڈہ (۲) میں عرض کیا تھا، غالباً رمضان کا مہینہ تھا، کہ جماعت اسلامی کو آپ گمراہ جماعت فرماتے ہیں، صحیح ہے، لیکن جماعت اسلامی جس طریقہ پر اپنے خیالات کو پیش کر رہی ہے، اس کا جواب مناظرانہ انداز سے دینا سودمند نہیں ہوگا، یہ بھی صحیح ہے کہ "قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید" ہم لوگ مان لیں گے، اور مانتے ہیں، لیکن دنیا نہیں مانے گی، اس کا جواب اسی انداز سے دینا ہوگا، آپ بھی اسی طرح کا لٹریچر تیار فرمائیں، اور اس کو اسی طرح لوگوں سے مطالعہ کرائیں، لٹریچر میں صحیح اسلامی فکر اور جدید انداز میں مسائل کی صحیح تعبیر پیش کی جائے، تاکہ دوسرے لوگ پڑھیں، اور اپنے خیالات صحیح کریں، آپ نے مولوی امام الدین صاحب رام نگری کو جو ایک طویل خط لکھا ہے، اور از راہ نوازش اس کے خلاصہ سے مجھے بھی مستفیض

(۱) شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ۱۲۹۶ھ میں بمقام بالامئو ضلع اناؤ میں پیدا ہوئے، آپ عالم اسلام کے ممتاز روحانی پیشوا، اکابر دارالعلوم دیوبند کے علوم ظاہر و باطن کے حامل، ہندوستان کی جنگ آزادی کے مخلص ترین رہنماء تقریباً تیس سال دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث، اور مسلک دارالعلوم کے نمائندہ رہے، بڑے محدث اور اللہ والے تھے، سالہا سال ہند و بیرون ہند کے لاکھوں متوسلین و معتقدین کے دلوں پر بادشاہت کی، آپ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے ارشد خلفاء میں تھے، ۵/دسمبر ۱۹۵۷ء کو دیوبند ہی میں راہی ملک بقا ہوئے۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی علیہ الرحمہ کی پائینتی اور حضرت شیخ الہند علیہ الرحمہ کے پہلو میں مدفون ہیں، رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

(۲) ٹانڈہ ضلع فیض آباد (یوپی) جس کے قریب حضرت مدنی علیہ الرحمہ کا آبائی وطن الہداد پور واقع ہے۔ ۱۲

فرمایا ہے، آپ کی ترجمانی تو اس خط سے ہوگئی، لیکن سوال یہ ہے کہ اس سے مخاطب کی اصلاح ہوگی یا نہیں؟ یا وہ آپ سے اور دور ہو جائے گا، آپ نے جماعت مودودیہ لکھا ہے، وہ جماعت دیوبندیہ لکھیں گے، جماعت وہابیہ لکھیں گے، وہ جماعت کافرساز لکھیں گے، آپ نے دین کی لفافہ پوشی لکھا ہے، وہ جواب میں دین کی امامہ بندی اور دین کی جبہ پوشی لکھیں گے، آپ نے

اقامت دین کو صرف نعرہ تحریر فرمایا ہے، وہ جواب میں لکھیں گے کہ دیوبندیوں کا تحفظ دین اور اشاعت دین صرف نعرہ ہے، دراصل اس کے پس پشت حلال وحرام کا امتیاز کیے بغیر اپنا پیٹ پالنا ہے، آپ ایک ذمہ دار منصب پر ہیں، میرے خیال میں آپ کو ایسا تبصرہ نہیں کرنا چاہئے، استدلال کے بغیر اور سنجیدگی سے ہٹ کر آپ کے جواب میں وہ بھی الزام قائم کر سکتے ہیں، نیتوں کا حال تو اللہ ہی کو معلوم ہے، نہ آپ نے ان کا سینہ چاک کیا، اور نہ انہوں نے آپ کا، جماعت اسلامی سے مجھے اتفاق نہیں ہے، لیکن میں غلط باتیں منسوب کرنا اور نیتوں پر حملہ کرنا صحیح نہیں سمجھتا ہوں، نہ معلوم آپ کے پاس مکاتیب گیلانی (۱) ہے یا نہیں، اس لیے میں نے جو رائے (۲) قائم کی ہے، اسے الگ پرچہ پر لکھ کر بھیج رہا ہوں۔

یہ اطلاع خوش آئند ہے کہ آپ آج کل تفہیم القرآن سمجھنے کی کوشش میں مصروف ہیں، آپ کی یہ کوشش کچھ تاخیر سے شروع ہوئی، ۲۰ / ۲۲ سال پہلے تو اس پر خوب تبصرے ہوئے اور اور اب تفہیم القرآن (۳) کے مسئلہ میں جماعت اسلامی کے لوگ تنقید و تبصرہ سے فارغ ہو چکے ،

(۱) حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی علیہ الرحمہ علم وفضل میں بہت ممتاز اور بے پناہ خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے، آپ کی تصنیفات ومقالات اور مضامین کے علاوہ آپ کے مکاتیب بھی بیش بہا علمی تحفہ اور معلومات کا گراں قدر خزانہ ہیں، حضرت مولانا گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت امیر شریعت نے آپ کے مکاتیب کو مرتب کیا، اور ان خطوط میں جن شخصیتوں، اداروں، تنظیموں اور مقامات کے نام آئے ہیں، ان سب کا مختصر تعارف حاشیہ میں بڑی محنت اور سلیقہ کے ساتھ درج فرمایا ہے، اس طرح مکاتیب کی ترتیب میں ایک نئی روش قائم کی ہے، اور اہل قلم کو نئے انداز سے روشناس کرایا، مکاتیب گیلانی کی پہلی جلد کل ستاسی (۸۷) خطوط پر مشتمل چھوٹے سائز کے چار سو صفحات پر دارالاشاعت خانقاہ رحمانی سے شائع ہوئی، جس میں عرض مرتب کے علاوہ حضرت مولانا عبدالباری صاحب ندویؒ کا مبسوط فاضلانہ مقدمہ بھی ہے۔ ۱۲

(۲) حضرت علیہ الرحمہ کی رائے مکاتیب گیلانی کے صفحہ تین سو چالیس پر حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے تذکرہ میں موجود ہے۔ ۱۲

(۳) مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر جس سے علماء پورے طور پر متفق نہیں ہیں۔ ۱۲

اب اس پر آپ کا تبصرہ شائع ہو، مگر اس کی کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ پڑھے لکھے طبقہ کے ہاتھوں میں پہونچے، خط طویل ہو گیا، میں نے اس میں آپ کے ذوق اور آپ کے بعض کاموں پر بھی تبصرہ کر دیا ہے، ممکن ہے اس کا جز یا کل طبیعت پر ناگوار گذرے تو معذرت قبول

فرمایئے، آپ عالم باعمل ہیں، افتاء کے منصب پر پہلے سے فائز ہیں، اور اب قضاء کی ذمہ داری بھی آپ کے کاندھوں پر ڈالی گئی ہے، اب مناسب یہی ہے کہ ممکن حد تک ہر کلمہ گو کا آپ پر اعتماد ہو، حق بات کہئے اور ضرور کہئے، لیکن موقع اور محل دیکھ کر کہئے اور صرف اس لیے نہ کہئے کہ مخاطب کی زبان بند ہو جائے، بلکہ اس لیے کہئے کہ آپ کی بات مخاطب کے دل میں اتر جائے اور وہ اسے قبول کر لے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام
مولانا عبدالحق صاحب پیشکار (دیوبند)

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ اپریل ۱۹۷۸ء

مکرم بندہ مولانا عبدالحق صاحب پیشکار! سلام مسنون

خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔

دہلی سے ایک شخص نے خط لکھ کر مجھے توجہ دلائی، تو میں نے اپریل ۱۹۷۸ء کا "دارالعلوم" (۱) دیکھا، اس میں دو چیزیں قابل توجہ ہیں، مولانا ابوعلی دارالمصنفین (۲) اعظم گڑھ کا ایک مضمون، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے عنوان سے شائع ہوا ہے، مولانا ثناء اللہ علیہ الرحمہ سے ہم سب لوگ واقف ہیں، میں اپنے بچپن کا ایک واقعہ آپ کو سناؤں، مولانا مونگیر تشریف لائے ہوئے تھے، خانقاہ ہی میں قیام تھا، حضرت مولانا مونگیریؒ کی ملاقات مقصود تھی، مجھے خیال ہے رمضان کا مہینہ تھا، والدہ مرحومہ نے مجھ سے کہا، کہ مولانا ثناء اللہ امرتسر سے آئے ہوئے ہیں، جاؤ انہیں کھانا کھلاؤ، میں خاموش رہا، کھانے کا طشت سرپوش سے ڈھک کر میرے حوالہ کیا گیا، میں اسے لے کر مولانا ثناء اللہ امرتسری کے کمرہ میں آیا، مولانا ہاتھ دھو کر کھانے بیٹھے، اب مجھے حیرت اور غصہ کہ یہ مولانا صاحب رمضان میں کھانا کھا رہے ہیں، مجھ سے رہا نہ گیا تو ان سے عرض کیا، کہ مولانا آپ روزہ نہیں رکھتے، مولانا نے مجھے سفر میں روزہ کا مسئلہ سمجھایا، مجھے اب تک یاد ہے، کہ یہ مسئلہ مجھے مولانا ثناء اللہ امرتسری ہی سے پہلی مرتبہ معلوم ہوا تھا، جب کہ میری عمر اس وقت چھ، سات برس کی تھی، مقصد یہ ہے کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ سے سبھی لوگ واقف ہیں، اگر ان پر لکھا جاتا تو متعدد پہلو تھے، اب یہ مضمون ان پر "دارالعلوم" میں آیا ہے، جس میں ان کی سوانح کا حصہ بہت کم اور دوسرے مضامین زیادہ ہیں، اول تو ان پر کسی مضمون کے آنے کی ضرورت نہ تھی، اور جب آنا تھا تو ذرا سلیقہ اور احتیاط سے آتا، اب صفحہ ۲۷ دیکھئے، اس پر ایک حاشیہ دیا گیا ہے، جس

(۱) ماہنامہ دارالعلوم حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی کے مشورہ سے ۱۳۶۰ھ میں جاری ہوا، یہ مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند کا ترجمان ہے، سب سے پہلے اس کے مدیر مولانا عبدالوحید صاحب غازی پوری تھے، پھر قاضی خلیق احمد صاحب صدیقی، مولانا عبدالحفیظ صاحب بلیاویؒ، مولانا سید محمد ازہر شاہ صاحبؒ وغیرہ حضرات کی ادارت میں شائع ہوتا رہا۔ ۱۲

(۲) علامہ شبلی نعمانیؒ نے اس ادارہ کی بنیاد ڈالی۔ ۱۲

کے الفاظ یہ ہیں، "خدا بچائے اس معجون مرکب سے" مضمون کے متن میں یہ بات کہی گئی ہے، کہ اہل حدیث نے چاروں مذاہب کی کچھ نہ کچھ باتیں جو ان کے نزدیک اپنی تحقیق کے مطابق مرجح

ہیں، لے لی ہیں، یعنی اہل حدیث کا مسلک، ان کی فقہ، مذاہب اربعہ کا مجموعہ ہے، اب حاشیہ میں اس مجموعہ کو "معجون مرکب" کہہ دیا گیا ہے، ظاہر ہے یہ جملہ اہل حدیث حضرات کے لیے ناگواری اور اشتعال کا سبب بن سکتا ہے، دوسری بات جناب ہی کی لکھی ہوئی، "تقریظ" پر عرض کرنی ہے، جو ماہنامہ دارالعلوم اپریل ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۴۴ر پر لکھی گئی ہے، تقریظ کی اس عبارت پر آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں، "جس طرح آج کل کے کچھ جاہل قسم کے غیر مقلدین سمجھتے ہیں، حالانکہ بوقت ضرورت تنہائی میں اسی سے مدد لیتے ہیں اور مسائل حل کرتے ہیں، اور بغیر اس کے ان کا کام بھی نہیں چلتا ہے"۔ بوقت ضرورت مدد لینے والے اور مسائل حل کرنے والے علماء ہی ہوسکتے ہیں، تو اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ تقریظ میں اہل حدیث کے علماء کو جاہل کہا گیا ہے، آپ خود غور فرمائیں کہ اس جملہ کا ان حضرات پر کیا اثر پڑے گا، دارالعلوم ایشیاء میں دینی تعلیم کا سب سے بڑا ادارہ ہے، اور اپنی نوعیت کے پیش نظر عالم اسلام میں اس کی منفرد حیثیت ہے، دارالعلوم کے کارکنوں اور ذمہ داروں کی زبان وقلم سے اس قسم کے جملوں کا نکلنا کسی طرح مناسب نہیں ہے، اور پھر آپ تو ۵۰ر سال سے حضرت حکیم الاسلام (۱) دامت برکاتہم کی سرپرستی میں کام کررہے ہیں، اور مجھے اس کا بھی علم ہے کہ آپ کو حضرت موصوف سے گہرا تعلق ہے، آپ ذرا اس کو سوچیں کہ حضرت مہتمم صاحب کبھی اپنے مخالفین کے بارے میں بھی ایسے الفاظ اور جملے استعمال کرتے ہیں؟ ان کا تو ایک بڑا کمال یہ بھی ہے کہ غیروں کے ساتھ ان کا سلوک عزت

---

(۱) حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند کے پوتے ہیں، مظفر الدین تاریخی نام ہے، ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے، دارالعلوم کے ممتاز فضلاء میں ہیں، حدیث شریف کی تعلیم وقت کے مشاہیر علماء واساتذہ سے حاصل کی، علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور حضرت شیخ الہندؒ سے بیعت کا شرف حاصل تھا، ۱۳۵۰ھ میں حضرت تھانوی علیہ الرحمہ نے خلافت سے سرفراز کیا، وعظ وخطابت میں اپنی مثال نہیں رکھتے تھے، کئی درجن کتابوں کے مصنف ہیں، اور متانت وسنجیدگی میں اپنی مثال آپ تھے، تقریباً ساٹھ سال دارالعلوم دیوبند کے مہتمم رہے، آپ کے دور میں دارالعلوم کو بہت ترقی ہوئی، مسلک دارالعلوم کے نمائندہ اور ابنائے دارالعلوم کے سربراہ تھے، ۱۹۷۲ء میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر اول منتخب ہوئے، اور تادم اخیر اس منصب پر فائز رہے، ملک وبیرون ملک کی متعدد تنظیموں، اداروں کمیٹیوں کی رکنیت یا عہدہ حاصل تھا، ۴ر شوال ۱۴۰۳ھ میں رحلت فرمائی اور حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کے مزار کے قریب مدفون ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

واحترام والا ہوتا ہے، اور گفتگو ایسی نرم اور عزت بخشنے والی ہوتی ہے، کہ اغیار بھی بلکہ اعداء بھی سر تسلیم خم کردیتے ہیں، مجھے تعجب ہے کہ ۵۰ رسالہ صحبت و ہمنشینی کے بعد آپ کے قلم سے ایسا جملہ کیونکر نکلا، میرے خیال میں آپ مشغول آدمی ہیں، کاموں کے ہجوم میں یہ تقریظ بھی آپ کو لکھنی پڑی، اور اس جملہ کی طرف ذہن نہیں گیا، تقریظ اور تبصرہ لکھنا اہم اور ذمہ داری کا کام ہے، اور آپ جیسے مشغول ومصروف شخص کے لیے اس کام کے لیے وقت نکالنا ناممکن نہیں تو مشکل تر ضرور ہے، اس لیے اگر اس طرح کے کاموں کے لیے کسی ایسی شخصیت کو منتخب کرلیا جائے، جن کے پاس وقت اور سکون دونوں ہو، تو زیادہ بہتر ہے، امید ہے میری معروضات کی طرف توجہ فرمائیں گے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام

حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب علیہ الرحمہ
(سابق مہتمم مدرسہ رحمانیہ سپول)

حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب علیہ الرحمہ صوبہ بہار کے جید عالم دین اور اعلیٰ استعداد وصلاحیت کے مالک تھے، امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانیؒ کے خلیفہ ومجاز تھے، اور ان سے گہری عقیدت وقربت رکھتے تھے، طویل عرصہ تک مدرسہ رحمانیہ سپول میں تدریسی خدمات انجام دیں، اور مہتمم کے منصب پر فائز رہے، عمر کے آخری حصہ میں اپنے شیخ کی یاد میں ایک کتابچہ "یادِ شیخ" مرتب فرمایا، جسے اللہ تعالیٰ نے بڑی مقبولیت عطا فرمائی، طویل عمر پائی، کئی حج کیے، ۱۰/ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۱/جنوری ۲۰۰۵ء کو اپنے گاؤں مجھول، ضلع سہرسہ میں انتقال فرمایا، گاؤں کے باوجود جنازہ میں بہت بڑی جماعت شریک ہوئی، انتقال کے وقت وہ ملک کے چند معتمر ترین علماء میں تھے، آخر عمر تک ہوش وحواس کے ساتھ دین کی خدمت اور مدرسہ کے انتظام اور تدریس سے وابستہ رہے، آپ کے شاگردوں کا بڑا حلقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے فن تعویذ میں بڑی مہارت دی تھی، اپنے مرشد زادہ حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی سے بڑی محبت اور عقیدت رکھتے تھے، اور کبر سنی کے باوجود سفروں میں ساتھ رہتے تھے، بڑے بے نفس بزرگ اور عالم دین تھے، اللہ تعالیٰ درجات بلند کرے (آمین)۔ الحمدللہ احقر مرتب کو ۲۰۰۳ء میں موصوف رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۶/مارچ ۱۹۷۸ء

محترم جناب مولانا شمس الہدیٰ صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ سپول

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نقل کارروائی مجلس شوریٰ مورخہ ۲۶ رفروری ۱۹۷۸ء زیر صدارت حضرت مولانا لطف الرحمان (۱) صاحب نائب صدر موصول ہوئی، اور اس کی تفصیلات جناب کی زبانی علم میں آئیں، کارروائی ٹھیک ہے، ماسٹر محمد سلیم صاحب ململ، ماسٹر فیض محمد صاحب سپول، حاجی حشمت حسین صاحب بورام، مولانا حکیم محمد نور شکری، منشی لیاقت حسین صاحب راج منی، ان سب حضرات کا وصال اپنے اپنے دائرہ میں بہت اہم حادثہ ہے، اس عاجز کو بھی ان حضرات کے وصال کا بے حد صدمہ اور ملال ہے، اور یہ عاجز بھی دعاء مغفرت میں شریک ہو کر حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض رساں ہے، کہ وہ حضرات مرحومین کو اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے، اوران کے پسماندگان کو صبر وشکر کی توفیق بخشے۔ آمین

شوریٰ کی تجویز نمبر ۵ میں جو فرمایا گیا ہے، وہ میری سمجھ میں نہیں آیا، کہا گیا کہ مدرسہ رحمانیہ (۲) کے روز افزوں ترقی کے پیش نظر آئین مدرسہ پر نظر ثانی کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے، اس کے لیے ماہرین تعلیمات کی بشمول ذمہ داران مدرسہ ایک سب کمیٹی ہونی چاہئے، جو اپنی

(۱) حضرت مولانا لطف الرحمن صاحب ہرسنگھ پور ضلع دربھنگہ (بہار) کے رہنے والے تھے، اور حضرت مولانا محمد عارف صاحب ہرسنگھ پوری رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادہ تھے، دارالعلوم سے دورۂ حدیث کی تکمیل کی اور اسی عہد میں تحریک آزادی میں شریک ہو کر سہارنپور جیل گئے، حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے رفیق درس تھے، اور دونوں میں اچھا قرب اور تعلق تھا، موصوف کی شخصیت علمی اور تحقیقی تھی، مالدہ بنگال میں قرآن کلاس قائم فرمایا، جس میں بڑے بڑے انگریزی کے اسکالر شریک ہوئے، الخطب الرحمانیہ (جمعہ اور عیدین کے باون خطبے) امن عالم، دین اسلام، سیرت حبیب خدا، آپ کی علمی یادگار ہیں، آخر وقت تک مدرسہ رحمانیہ سپول کے نائب صدر رہے۔ ۱۲

(۲) مدرسہ رحمانیہ سپول ضلع دربھنگہ صوبہ بہار کا مشہور دینی ادارہ ہے، جس کے اول صدر اور سرپرست حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ رہے، پھر حضرت مولانا سید لطف اللہ صاحبؒ بعد ازاں حضرت امیر شریعت مولانا سید منت اللہ رحمانی رہے، اور اب خانقاہ رحمانی کے سجادہ نشیں مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ اس کے صدر ہیں۔ ۱۲

صوابدید ومشورہ سے مسودہ آئین تیار کر کے حضرت صدر مدظلہ کو دکھا کر مجلس شوریٰ میں منظوری

کے لیے پیش کرے، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس تجویز کے پیش کرتے وقت دل ودماغ میں جو جذبات موجزن ہیں، ان کو سامنے آنا چاہئے، مدرسہ رحمانیہ کے منظور شدہ اور مطبوعہ دستور میں ہے، کہ مدرسہ کا صدر خانقاہ رحمانی کا سجادہ نشیں ہوا کرے گا، اور تمام دینی کاموں اور فیصلوں کا مرجع ہوگا، شوریٰ شوریٰ ہوگی، ہیئت حاکمہ نہ ہوگی، یعنی حکم ایک ہی کا چلے گا، دس کا نہیں چلے گا، جیسا کہ اسلامی طریقہ ہے، صدر شوریٰ سے مشورہ لے گا، لیکن فیصلہ خود کرے گا، جماعتوں، اداروں اور حکومت کے لیے اسلامی جمہوری نظام یہی ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے لائق قابل تقلید خلفاء کا یہی طریقہ اور انکی عملی اور قولی زندگی اسی نظام اور اسی طریقہ کار کی تصدیق کرتی ہے، اگر یہ نظام مدرسہ رحمانیہ سپول کے اراکین اور علاقہ سپول کے مسلمانوں کو منظور ہے، تو فبہا، اور اگر منظور نہیں ہے، اور وہ مدرسہ رحمانیہ سپول کے لیے موجودہ مغربی جمہوری نظام چاہتے ہیں، جس میں ۵۱/ ووٹ سب کچھ ہے، اور ۴۹/ کی رائے کی قیمت کچھ بھی نہیں، اور صدر کٹھ پتلی ہے، اس کو وہی کرنا ہے، جو اکثر یت کا فیصلہ ہو تو پھر

"استعفیٰ مرا با حسرت و یاس"

اب میرا بڑھاپا آیا، قبر مجھ سے دور نہیں ہے، اس عمر میں کسی غیر اسلامی نظام کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہوں، اور اگر یہ صورتحال نہیں ہے تو مجھے بتلایا جائے، کہ مدرسہ رحمانیہ کے روز افزوں ترقیات کیا ہیں؟ جس کے لیے مدرسہ کا آئین بدلنا ضروری ہے، کیا چند ہزار اینٹوں سے بنے ہوئے کمروں کے لیے آئین بدلا جائے، کیا اس لیے کہ مدرسہ کی عمارت اب دو منزلہ ہونے جارہی ہے، کیا اس لیے کہ مدرسین کی تنخواہیں ماشاء اللہ اب کافی بڑھ گئی ہیں، کیا اس لیے کہ مدرسہ کا تعلیمی معیار پست ہو گیا ہے اور امتحانات میں بے پناہ گڑبڑی ہے، جس نے ہل چلانے والے کو بھی مولوی بنا دیا اور جس نے اسکول میں پڑھنے والے ان لڑکوں کو جو قرآن ناظرہ نہیں پڑھ سکتے ہیں، مولوی بنا دیا، یہی روز افزوں ترقی ہے، جس کی خاطر مجوزین آئین

مدرسہ میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں، تجویز میں کہا گیا ہے کہ ”ماہرین تعلیمات“ کی کمیٹی بنائی جائے، وہ ماہرین تعلیم کون ہیں، مجھ کو بھی ان سے استفادہ کا موقعہ دیا جائے۔

میرے خیال میں ان مبہم اور مجمل باتوں کو چھوڑ کر صاف صاف باتیں کی جائیں، یہ بتلایا جائے کہ دستور کی فلاں فلاں دفعات کو ختم کر کے یہ دفعات رکھی جائیں، ورنہ روز افزوں ترقیوں کے پیش نظر اور ماہرین تعلیم جیسے چلتے ہوئے، الفاظ وجملوں کا استعمال کانوں کو تو بھلا معلوم ہوگا، لیکن اس کے ذریعہ کوئی حقیقت سامنے نہ آسکے گی، جس طرح کمیونسٹ لوگ اپنی تقریروں میں کہا کرتے ہیں، کہ اس تپتے ہوئے آسمان کے نیچے اور گرم پتھریلی زمین کے اوپر چلچلاتی دھوپ میں کسان ومزدور کام کرتے ہیں، اور ان کو ان کا حق نہیں ملتا، اور پھر یہی کمیونسٹ جب حکومت کے تخت پر بیٹھتے ہیں، تو نہ آسمان تپتا ہے، نہ زمین تپتی ہے، اور نہ چلچلاتی ہوئی دھوپ نکلتی ہے، اور مزدور کاشتکار بدستور اپنی غربت میں مگن رہتا ہے، تو جس طرح یہ چلتے ہوئے جملے استعمال کیے ہیں، میں تو یہی کہوں گا، کہ مدارس اسلامیہ کی فضاء پروقار، سنجیدہ اور حقیقت پسندانہ ہونی چاہئے، اس لیے میں تجویز نمبر ۵ شوریٰ کے سامنے نظر ثانی کے لیے واپس کر رہا ہوں، اب مدرسہ رحمانیہ کی شوریٰ کے لیے دو ہی راہیں ہیں، یا تو بالکلیہ اس تجویز کو واپس لے لے اور فیصلہ کرے کہ آئندہ سے اس طرح پردے کے پیچھے سے باتیں نہیں کی جائیں گی، اور اپنے جذبات وخیالات کو چور دروازے سے داخل کرنے کی سعی نہیں کی جائے گی، یا پھر شوریٰ مجھ کو ان نکات پر مطمئن کرے، جو میں نے اپنی اس تحریر میں اٹھائے ہیں، اور اگر مدرسہ رحمانیہ کی شوریٰ ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک کو بھی قبول نہیں کرتی، تو میں شاعر کا وہی شعر معمولی ترمیم کے ساتھ لکھنے پر مجبور ہوں، جس کا ایک مصرع پہلے لکھ چکا ہوں۔

یہی ٹھہری جو شرط وصل لیلیٰ
استعفیٰ مرا با حسرت ویاس

حق تعالیٰ مدرسہ رحمانیہ سپول کو تا قیامت قائم وباقی رکھے، اور اس کے فیض ہمیشہ

جاری فرماتا رہے۔(آمین)

تمام مدرسین، طلبہ، کارکنان اور اراکین شوریٰ کو اجر عظیم سے نوازے اور سبھوں کو اپنی محبت ورضاء سے سرفراز فرمائے (آمین)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۳/۵/۱۴۱۱ھ

مکرم ومحترم ! جناب مہتمم صاحب مدرسہ رحمانیہ سوپول

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، میں ایک ہفتہ سے ایک نئے مرض میں مبتلا ہوگیا ہوں، روزانہ چار پانچ گھنٹے ہلکا درد پیٹ میں رہا کرتا ہے، دعاء فرمائیں، میں نے مولانا شعیب صاحب (۱) کو ۲۰؍تاریخ کو بلایا تھا، وہ ۲۰؍کو نہیں آئے، اس لئے مجھ پر تاریخ دینے کی پابندی نہیں۔

آپ نے ایک درجن گاؤں کے نام لکھے ہیں کہ یہاں تم کو جانا ہوگا، حضرت شیخ علیہ الرحمہ (حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ) (۲) کے ایک خلیفہ نے انہیں ضلع بھاگلپور آنے کی دعوت دی اور اٹھارہ انیس گاؤں کے نام لکھے کہ ہر جگہ ایک شب ٹھہرنا ہوگا، حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے انہیں جواب یہ دیا کہ تم نے مجھ کو گھوڑا یا پیر سمجھ رکھا ہے، یہی جواب میں آپ کو دے رہا ہوں، ان میں بعض ایسے مواضعات بھی ہیں کہ جن کا نام میں نے زندگی میں پہلی بار سنا ہے۔

آپ کو یہ خبر ہوگی کہ ۶؍دسمبر کو پھر کارسیوا ہے، جس کے لئے دونوں طرف کے پہلوان بدن میں مٹی لگا رہے ہیں، اور ۳۰؍اکتوبر اور ۲؍نومبر کو جو لوگ اجودھیا میں مارے گئے ہیں اُن کی راکھ ہندوستان کے ایک لاکھ دیہاتوں میں لے جائی جائے گی، اس کے بعد اس ملک کا کیا حال ہوگا، اس کو سوچنے اور اس کا فیصلہ کیجئے کہ ان حالات میں کہیں کا پروگرام بنانا کیسا ہوگا، اس پر آپ سمجھ دار لوگوں سے مشورہ بھی کر لیجئے اور یہ بھی سوچئے کہ مونگیر کو چھوڑنا میرے لئے کیسا ہوگا، اس لئے ۶؍دسمبر کے بعد اور راکھ گھمانے کے بعد ہی کہیں کے پروگرام کا فیصلہ کیا جائے گا، خدا کرے آپ ہر طرح بعافیت ہوں اور مدرسہ بھی ٹھیک چل رہا ہو۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منت اللہ رحمانی

---

(۱) مکتوب الیہ کے متعلقین میں ایک صاحب۔ ۱۲

(۲) حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کا تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔

مکرم ومحترم الحاج مولانا شمس الہدیٰ صاحب

سلام مسنون!

کتابیں پہنچ گئیں، تیس روپئے اس کو دیدیئے گئے، مدرسہ انوار العلوم جواب امارت شرعیہ کے تحت آیا ہے، اس کا ایک عوامی اجلاس ۱۵؍مارچ کو گیا میں ہورہا ہے، اس روز وقف کمیٹی کے سکریٹری مدرسہ کو باضابطہ میرے حوالہ کریں گے اور عوام وخواص کے سامنے اس کا اعلان کریں گے، اس لئے ۱۵؍کو گیا رہنا ہے، مارچ ۸۱ء میں ہم لوگوں کی کوشش بلیغ کے بعد وزیر اعظم نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اوقاف کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ کردیں گے اور اسی وعدہ کا باضابطہ اعلان وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ میں کیا، لیکن ابھی پارلیمنٹ میں بجٹ کے موقع پر جو بیان آیا ہے، اس میں اس وعدہ کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے، بلکہ سابقہ قانون ہی کو دہرایا گیا ہے، اس لئے میں اوقاف کو انکم ٹیکس سے بری کرانے کی خاطر گیا ہی سے دلی چلا جاؤں گا، اور ۲۱؍مارچ کو دلی سے واپس ہوں گا، ۲۲؍کو مونگیر رہ کر انشاء اللہ ۲۳؍مارچ روز منگل کو صبح ساڑھے سات بجے بذریعہ کار دربھنگہ کے لئے روانہ ہوں گا، اور خدا نے چاہا تو بارہ، ساڑھے بارہ تک دربھنگہ پہونچوں گا، وہاں سے آپ براہِ راست سوپول لے جائیں، دربھنگہ میں کھانے وغیرہ کے لئے ٹھہرنے میں دیر ہوجائے گی، میں کوشش کروں گا کہ کھانا اپنے ساتھ لاؤں اور کہیں کھالوں۔

بورڈ مدرسہ والی کمیٹی آپ ۲۴؍کی شام کو بلائیں، مغرب بعد اس کا جلسہ شروع ہو، تمام حضرات مدرسین کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں، ۲۴؍کو مولانا قاسم صاحب مظفر پوری، مولانا ہارون الرشید صاحب اور مولانا سعد اللہ صاحب(۱) وہاں موجود رہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منت اللہ رحمانی

(۱) حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔

مکرم جناب مولانا شمس الہدیٰ صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ سوپول،

سلام مسنون!

خدا کرے آپ بعافیت ہوں!

تفصیل مولانا ہارون الرشید صاحب نے معلوم فرمالیں، ضروری ہے کہ مولانا قاسم صاحب مظفر پوری اور مولانا سعد اللہ صاحب سے یہ تحریر لکھوائی جائے کہ ۲۳؍ مارچ کی منتظمہ میں میرا نام صدر مدرس کے لئے پیش ہوا اور اصرار بھی کیا گیا، لیکن میں نے معذرت کی اس کے بعد جناب مولانا ہارون الرشید صاحب کا انتخاب اس منصب کے لئے متفقہ طور پر ہوا۔

نیز مولانا انوار صاحب، مولانا شمیم صاحب اور مولانا رمضان علی صاحب سے بھی الگ الگ تحریریں لکھوائیں جائیں کہ مولانا شمس الہدیٰ صاحبؒ کے ریٹائر ہونے سے صدر مدرس کی جگہ خالی ہوئی، اس پر منتظمہ نے مولانا ہارون الرشید صاحب (۱) کا انتخاب کیا ہے، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم اس انتخاب کو بہت مناسب سمجھتے ہیں، ہر تحریر کے مخاطب مدرسہ بورڈ کے چیئرمن ہوں گے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) مدرسہ رحمانیہ سوپول سے متعلق احباب۔ ۱۲

مکاتیب بنام
جناب عبدالحفیظ صاحب قریشی

جناب عبدالحفیظ صاحب قریشی ۱۹۴۲ء میں اپنے آبائی وطن کھنڈوہ (مدھیہ پردیش) میں پیدا ہوئے، اردو میڈیم سے بارہویں جماعت تک تعلیم حاصل کی، تعلیم سے فراغت کے بعد ڈھائی سال تک کھنڈوہ کورٹ میں کلرک کی حیثیت سے ملازم رہے، بعد ازاں کاروبار سے منسلک ہوئے، والد ماجد ماسٹر اقبال صاحب اور حاجی نعیم اختر بوکارو خلیفۂ ومجاز مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی دامت برکاتہم کے رفیقوں میں سے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے کا شرف حاصل ہے، ان دونوں بزرگوں کے وصال پر مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ سے تجدید بیعت کی، بزرگوں اور علماء کے قدرداں، صوم وصلوٰۃ کے پابند، مخلص وملنسار آدمی ہیں، فی الحال کھنڈوہ (مدھیہ پردیش) میں کاروبار سے منسلک ہیں۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۱/ اپریل ۱۹۸۱ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اللہ تعالیٰ اپنے کلام کو آپ کے سینے میں محفوظ فرمادے اور تجارت میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

دفع سحر کے لیے منسلکہ (۱) آیتوں کو سیاہ روشنائی سے لکھ کر استعمال کریں، انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا، اور آپ ہر نماز کے بعد ایک دفعہ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں۔

الحمد اللہ اچھا ہوں، جملہ اہالیان خانقاہ وجامعہ رحمانی بعافیت ہیں اور آپ لوگوں کے لیے دعا گو، پرسان حال سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) منسلکہ آیات یہ ہیں: (۱) قل اعوذ برب الفلق آخر تک (۲) قل اعوذ برب الناس آخر تک اور فوقع الحق وبطل ما کانوا یعملون، فغلبوا ھنالک وانقلبوا صاغرین، والقی السحرۃ ساجدین، قالوا آمنا برب العلمین، رب موسیٰ وھارون، فلما القوا قال موسیٰ ماجئتم بہ السحر ان اللہ سیبطلہ ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین، ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون، انما صنعوا کید ساحر، ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۵/اپریل ۱۹۸۱ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، مجھے اس کا افسوس ہے کہ آپ سے پینڈرہ (۱) میں ملاقات نہ ہوسکی، دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بچی کو شفاء کلی عطاء فرمائے۔

اگر آپ مونگیر آنا چاہتے ہیں، تو ۱۳/ ۱۴/مئی کو آجائیں، ورنہ پھر اس کے بعد کی تاریخ خط لکھ کر معلوم کرلیں۔

سبھوں سے سلام مسنون کہہ دیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) ماضی قریب میں مدھیہ پردیش سے کٹ کر ایک صوبہ چھتیس گڑھ بنا، پینڈرہ چھتیس گڑھ ہی کا ایک علاقہ ہے، حضرت امیر شریعت کسی پروگرام میں شرکت کے لیے وہاں تشریف فرما ہوئے تھے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۷/۱۷کتوبر ۱۹۸۱ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، جس تعویذ کی پشت پر نمبر ایک لکھا ہوا ہے، وہ خبیث، آسیب کے لیے ہے، اسے لکھ کر خاص کر غیر مسلموں کے لیے دیا کریں، اور جس پر نمبر دو لکھا ہوا ہے، وہ جن، پری کے لیے ہے، اسے لکھ کر مسلمانوں کو دیا کریں، غیر مسلموں کو نہ دیں۔

میں ان دونوں تعویذات (۱) کی آپ کو اجازت دیتا ہوں، لکھ کر لوگوں کو دیا کریں، خدا فائدہ دیگا۔ (آمین)

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) مکتوب الیہ تعویذات کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲/مارچ ۱۹۸۲ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، میں نے آپ کو پہلے بھی لکھا تھا، اور پھر لکھ رہا ہوں، کہ تعویذ وترکیب کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے ملاقات ضروری ہے۔

ممکن ہے کہ میں صحیح طریقہ پر لکھ نہ سکوں، یا آپ پوری طرح اسکو اخذ نہ کرسکیں، میں ۱۲/اپریل سے ۱۶/اپریل تک مدھیہ پردیش کا دورہ کرنیوالا ہوں، لیکن مجھ کو اندازہ نہیں ہے کہ آپ مدھیہ پردیش میں کس جگہ کے رہنے والے ہیں، میرا پروگرام معلوم کر کے ملاقات کی کوشش کریں، پرسان احوال سے سلام مسنون کہدیں۔

غیر مسلموں کو سحر کے آثار زائل کرنے کے لیے نقش علی لکھ کر دیا جائے، اور پانی پر معوذتین اور آیات سحر پڑھ کر دم کیا جائے، اسے غیر مسلم پئیں گے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۴ر محرم ۱۴۰۲ھ

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ آپ کے کاروبار میں ترقی عنایت کرے، اور اہل وعیال کو صحت وعافیت کے ساتھ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

جو تعویذ سحر وآسیب کے لیے دوسروں کو دیتے ہیں، وہی اپنے بچوں کو دیدیجئے، انشاء اللہ محفوظ رہیں گے

پرسان احوال سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۳؍مئی ۱۴۰۳ھ

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، جمن صاحب (۱) کے اوپر آپ کے خیال میں آسیب کا اثر ہے، آخر انہیں تکلیف کیا ہے؟ اسے لکھیں، صرف اتنا لکھنا کہ ان پر آسیب کا اثر ہے، سمجھنے کے لیے کافی نہیں ہے۔

جسمانی امراض سے شفاء کے لیے نیچے لکھا ہوا نقش (۲) لکھ کر لوگوں کو دیا کریں، خدا فائدہ دے۔ آپ کا خط ملا تھا، اس کا جواب دے چکا ہوں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) مکتوب الیہ کے متعلقین میں سے ایک صاحب جمن خان کھنڈوہ (مدھیہ پردیش) ۱۲

(۲) نقش یہ ہے۔

۱۳	۸	۱۵
۱۴	۱۲	۱۰
۹	۱۶	۱۱

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۳/اپریل ۱۹۸۴ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، ہر کام خط سے انجام نہیں پاتا ہے، میں نے آپ کو تعویذ دینے کی اجازت دی، اور مزید اجازت دیتا ہوں، کہ آپ مریض اور بیمار کو تعویذ دیں، لیکن وقت نکال کر آپ یہاں آئیں، اور میرے پاس کچھ دن رہیں، جس سے فائدہ ہوگا۔

سبھوں سے سلام عرض کردیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۷/ستمبر ۱۹۸۴ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، حال معلوم ہؤا، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ وہ آپ کے جوتے چپل کی دوکان میں برکت اور ترقی دے اور خوب بکری کرائے۔ آمین

ایک کھلا تعویذ بھیج رہا ہوں، اسے کسی کُٹ پر ساٹ کر اپنی دوکان میں لٹکا دیں، انشاء اللہ تعالیٰ خدا فضل کرے گا اور دوکان میں بکری ہوگی۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۳ رمضان ۱۴۰۵ھ

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء کرتا ہوں کہ وہ آپ کی مجبوریوں کو دور فرمادے، آپ کے آئے بغیر مجرب ترکیب نہیں حاصل ہوسکتی ہے، الحمدللہ ان دنوں اچھا ہوں۔

پرسان احوال سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۰ر جنوری ۱۹۸۶ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، بڑی خوشی ہوئی کہ آپ بتلائے ہوئے وظائف پابندی کے ساتھ پڑھ رہے ہیں، ابھی اور کچھ دنوں تک وظائف پڑھتے رہیں، بعد میں خط لکھ کر پھر معلوم کرلیں۔

اللہ کی بارگاہ میں دعاء کرتا ہوں کہ وہ آپ کو غصہ، بغض، حسد اور کینہ وغیرہ خرابیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

جاننے والے تمام لوگوں سے سلام مسنون کہہ دیں اور صحت کے لیے دعاء کی درخواست!

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۵؍مارچ ۱۹۸۶ء

مکرم بندہ!　　　　وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، سلاسل محمدیہ (۱) کے وظائف کے سوا آپ ایک ہزار بار کلمہ طیبہ، گیارہ سو بار شجرہ والا درود شریف (۲) اور پانچ سو بار "استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ" بھی پڑھا کریں۔

کلمہ طیبہ میں ایسا کریں کہ ننانوے بار صرف "لا الہ الا اللہ" اور جب سو پر پہونچیں تو پورا کلمہ پڑھا کریں، ابھی اتنا ہی رکھیں۔

کتابوں کے سلسلہ میں آپ کا خط ناظم دارالاشاعت (۳) کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) سلاسل محمدیہ قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے، تفصیلی تعارف کے لیے ملاحظہ ہو مکتوبات رحمانی جلد اول صفحہ نمبر ۱۴۵ ۔ ۱۲

(۲) اللھم صل علی سیدنا محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک۔ ۱۲

(۳) مراد ناظم دارالاشاعت خانقاہ رحمانی مونگیر ہیں، مکتوب الیہ دارالاشاعت خانقاہ رحمانی سے شائع شدہ کتابوں کو خریدنا چاہتے تھے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۰؍مئی ۱۹۸۶ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ دونوں بہنوں کی شادی کرادے اور تمام لوگوں کو خیر وعافیت سے رکھے۔ (آمین)

الحمدللہ کہ آپ بتائے ہوئے وظائف کی پابندی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر قائم رکھے، اور اسے قبول فرمائے آمین۔

تعویذات کے لیے خط سے کام نہیں چلتا، آمنے سامنے ہونا ضروری ہے، بہتر ہے ہم دونوں کی جب ملاقات ہو، تو یہ کام انجام پائے۔

الحمدللہ اچھا ہوں، سبھوں سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ یکم ستمبر ۱۹۸۶ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، وظائف کی پابندی سے خوشی ہوئی، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ وہ وظائف واوراد کے فیوض وبرکات سے آپ کو بہرہ مند کرے، استقامت دے، اور دنیا وآخرت سنوار دے، آمین۔

ابھی آپ جو پڑھ رہے ہیں، اسی کو پابندی سے پڑھتے رہیں، کچھ دنوں کے بعد مزید وظائف کے لیے پوچھیں۔ آپ کی ہمشیرہ کے واسطے دعاء کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کے شوہر کو اس سے محبت دے اور توفیق دے کہ وہ اپنے گھر لے جائیں (آمین)

چار نام لکھ کر بھیجیں، ہمشیرہ اور والدہ کا، شوہر اور شوہر کی والدہ کا، اس کے بعد تعویذ بھیجوں گا۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۳ر شوال ۱۴۰۶ھ

مکرم بندہ!　　　　وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ لڑکا اور اس کے والدین کو لڑکی کے ساتھ حسن عمل کی توفیق عطا فرمائے، لڑکا کو راضی کردے، اور اسی لڑکی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے (آمین)

اللہ تعالیٰ آپ کی تمام پریشانیوں کو دور فرمائے اور ذہنی سکون عطا کرے (آمین)

سبھوں سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۳۰ر اپریل ۱۹۸۷ء

مکرم بندہ!　　　　وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، الحمد للہ کہ آپ وظائف کو پورا کررہے ہیں، ان وظائف کو کم ازکم چھ ماہ اور پابندی سے پڑھیں، اس کے بعد یاد دلائیں، تو انشاء اللہ تعالیٰ مزید وظیفہ بتلاؤں گا، اور اگر ملاقات ہوجائے تو سبحان اللہ۔

آج سے رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوچکا ہے، اس مبارک مہینہ میں کثرت سے نوافل، تلاوت قرآن مجید اور استغفار کا اہتمام کریں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۳۰/جون ۱۹۸۷ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، الحمدللہ آپ تسبیحات پوری پڑھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اوراس کے فوائد آپ پرظاہر کردے۔ آمین

دوکان وغیرہ میں مزید برکت کے لیے ایک نقش (۱) پشت پر لکھ رہا ہوں، اوراس کی آپ کو اجازت دیتا ہوں، اس کو کاغذ پر لکھ کر کوٹ (دفتی) پر چسپاں کریں، اور دوکان میں لٹکا دیں، خدا برکت دے گا، اوردکان کوترقی عطا کرے گا۔

آپ کی والدہ کے لیے صحت کی اورآپ کے لیے کاروبار میں ترقی کی دعاء کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ خوب برکت دے۔ آمین

گھر میں سبھوں سے دعاء کہدیں، الحمدللہ اچھا ہوں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) نقش اس طرح ہے۔

لا	لا	لا
لا	لا	لا

فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۶؍ نومبر ۱۹۸۷ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، الحمد للہ آپ نے وظائف کی پابندی کی مدت (۱) کو پورا کرلیا، اب آپ ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ، گیارہ سو مرتبہ درود شریف اور پانچ سو مرتبہ استغفار پڑھیں، اس کے علاوہ صبح وشام ۱۵؍ منٹ تک ذکر اسم ذات کیا کریں، اللہ آپ کو ان وظائف کا عامل بنا دے۔ آمین

خدا کرے آنے والے ایام اور آنے والا زمانہ آپ کے لیے مفید اور بہتر ثابت ہو۔

سبھوں سے سلام ودعاء کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۳۱؍ دسمبر ۱۹۸۷ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا ذکر اسم ذات (۲) آپ اس طرح کریں، کہ پندرہ منٹ صبح اور پندرہ منٹ شام پہلے سات مرتبہ استغفار پڑھیں، پھر آنکھ بند کر کے اپنے قلب کی طرف سر جھکالیں، اور یہ خیال کریں کہ میرے دل سے اللہ اللہ کی آواز آتی ہے، ممکن ہے اس وقت بھی آپ کو خط کے ذریعہ سمجھنے میں دقت ہو، جیسا سمجھ میں آئے کیا کریں، جب ملاقات ہوگی بتادوں گا، ابھی آپ کو سادہ طریقہ سے ذکر اسم ذات کرنا ہے، ضرب لگانے کا انداز اختیار نہیں کرنا ہے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) سابقہ مکتوب میں دی گئی چھ ماہ کی مدت کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

(۲) ذکر اسم ذات کے طریقے کو معلوم کرنے کے لیے مکتوب الیہ نے ایک مکتوب حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں بھیجا تھا، حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کا یہ مکتوب اسی کے جواب میں ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۲/اپریل ۱۹۸۸ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ بتلائے ہوئے وظائف کی پوری پابندی کررہے ہیں، اور ذکر اسم ذات پر بھی آپ کا عمل ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، اور اس کے اثرات سے آپ کو فائدہ پہونچائے۔ آمین

کبھی کبھی رقت کا طاری ہونا اور آنسو کا بہنا بڑی اچھی علامت ہے، خدا مبارک کرے، مزید وظائف کے بجائے اسی ذکر اسم ذات کا وقت بڑھادیں، اور صبح وشام آدھا آدھا گھنٹہ کریں، اور رفتہ رفتہ اس کو بڑھاتے رہیں۔

مبارک مہینہ شروع ہو چکا ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اور سب مسلمانوں کو اس مہینہ کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، (آمین) اس ماہ مبارک میں روزانہ پانچ سو مرتبہ استغفار عائشہ (۱) پڑھا کریں، **اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی** اس استغفار کو پڑھنے کے بعد ادائے قرض کی دعاء کرلیا کریں —— اللہ تعالیٰ آپ کی چھوٹی بہن کی شادی جلد مناسب جگہ انجام دلادے۔ الحمد للہ اچھا ہوں، جملہ پرسان حال سے سلام مسنون کہدیں۔

خدا کرے آپ اچھے ہوں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا، علم وفضل، اخلاق وکردار، جرأت وہمت اور حوصلہ مندی میں بے مثال تھیں، حق بات کسی کی پرواہ کیے بغیر، بے خوف ہو کر کہہ دیا کرتی تھیں، آپ کی پیدائش نبوت کے چوتھے سال مکہ مکرمہ میں ہوئی، بچپن سے ہی بے حد ذہین اور عقل مند تھیں، گھر میں خادمہ ہونے کے باوجود اپنا کام خود کیا کرتی تھیں، غریبوں کی مدد، یتیموں کی پرورش، مہمان نوازی اور راہ خدا میں بڑی دریا دلی سے خرچ کرتی تھیں، ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک لاکھ درہم بھیجے، تو شام ہونے تک سب غریبوں میں تقسیم کردیئے۔ اللہ کی عبادت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی اور شریعت کے ایک ایک حکم پر بڑے اہتمام سے عمل کیا کرتی تھیں، نماز تہجد وچاشت کی بہت پابند تھیں، اکثر وبیشتر روزے رکھا کرتی تھیں، شریعت کے خلاف چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی پرہیز کرتی تھیں، مزار اقدس جنت البقیع میں ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔۱۶؍جون ۱۹۸۸ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، حالات معلوم ہوئے، الحمدللہ کہ آپ بتلائے ہوئے وظائف کو پابندی سے پڑھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ استقامت دے، اور اس کے فوائد سے بہرہ مند کرے، آمین۔

آپ بھول رہے ہیں، میں نے استغفار حضرت عائشہؓ (۱) صرف رمضان المبارک میں پڑھنے کو بتلایا ہوگا۔

آپ قرض کی ادائے گی کے واسطے مندرجہ ذیل درود شریف مع بسم اللہ پڑھا کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ

مذکورہ بالا درود شریف دوسو مرتبہ روزانہ کوئی ایک وقت پڑھا کریں، بسم اللہ الرحمن الرحیم ہر مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھا جائے گا۔آپ کی تینوں بہنوں کے واسطے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان تینوں کی منسوب کسی مناسب جگہ طے کرادے، اور جلد شادی انجام دلادے۔آمین

تین تعویذ (۲) بھیج رہا ہوں، تینوں کو موم والے کپڑے میں لپیٹ کر تینوں بہنوں کے داہنے بازو پر باندھ دیں، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) حضرت عائشہؓ کا تفصیلی تعارف گذشتہ صفحہ پر دیکھا جاسکتا ہے۔۱۲

(۲) مکتوب الیہ تعویذات کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۳۰/اگست ۱۹۸۸ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، ۲۱/اگست کا زلزلہ (۱) میں الحمدللہ خانقاہ اور جامعہ کے سب لوگ محفوظ رہے، لیکن مدرسہ اور خانقاہ کی عمارتوں میں زلزلہ کے جھٹکے سے شگاف اور دراڑیں پڑ گئی ہیں، مونگیر شہر میں تقریباً ہزار سے اوپر زخمی ہوئے، اور گیارہ جانیں گئیں، اور دو ڈھائی سو مکانات منہدم ہو گئے، اور سینکڑوں مکانات ناقابل رہائش ہو گئے، لوگ فٹ پاتھ اور میدانوں میں ترپال اور پلاسٹک لگا کر زندگی گذار رہے ہیں، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

الحمدللہ کہ آپ وظائف پابندی سے پڑھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ استقامت دے، اور اس کے فوائد سے بہرہ مند کرے۔ آمین

مزید وظائف ملاقات کے بعد بتلاؤں گا۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) ۱۹۸۸ء میں مونگیر و مضافات مونگیر میں آنے والے زلزلہ کی طرف اشارہ ہے، عمارتوں میں شگاف پڑ جانے اور مکانات کے منہدم ہونے کا ذکر ہونے والے نقصانات کا پتہ دے رہے ہیں۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۸۸ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، حالات معلوم ہوئے، آپ وظائف کی پابندی کر رہے ہیں، اس سے خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ استقامت دے، اور اس کے فیوض سے بہرہ مند کرے۔ آمین

دکان کے لیے دعاء کرتا ہوں اللہ تعالیٰ دکان میں خیر وبرکت اور کاروبار میں ترقی دے اور گاہکوں کا رجحان آپ کی طرف پھیر دے، آمین۔

جب دکان کھول کر بیٹھیں تو اول وآخر درود شریف تین تین مرتبہ اور درمیان میں گیارہ مرتبہ سورہ لایلٰف پڑھا کریں، اللہ تعالیٰ دکان میں برکت دے گا۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۴؍مارچ ۱۹۸۹ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اس خبر سے خوشی ہوئی کہ آپ بتلائے ہوئے وظائف پوری پابندی سے پڑھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے، اوراس کے فوائد وبرکات سے نوازے۔ آمین

آپ رمضان شریف میں آکر مجھ سے ملاقات کریں، بلکہ اگر موانع نہ ہوں تو رمضان شریف کا اخیر عشرہ یہیں مونگیر آکر گذاریں اور اعتکاف کریں۔ دکان کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ دکان میں خیر وبرکت دے، ترقی عطاء فرمائے، اور اللہ تعالیٰ قرضوں سے نجات دے۔ آمین

حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ وہ آپ کی تینوں بہنوں کی منسوب طے کرادے، اور بخیر وخوبی شادی انجام دلادے۔ آمین

آپ روزانہ ختم قادریہ پڑھا کریں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول وآخر درود شریف سو سو مرتبہ اور درمیان میں پانچ سو مرتبہ آیت کریمہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھ کر اپنی تینوں بہنوں کی شادی کے لیے دعاء کیا کریں، اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے دونوں بچوں کو امتحان میں کامیاب کرادے۔ آمین

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۰؍ستمبر ۱۹۸۹ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا تفصیلی خط ملا، ماشاء اللہ آپ بتلائے ہوئے تمام وظیفے پڑھ رہے ہیں، زیادہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ اسم ذات کے ورد کے اوقات میں اور اللہ اللہ کے وظیفہ میں اپنی ہمت کے بقدر اضافہ کر سکتے ہیں۔

الحمدللہ اچھا ہوں، سبھوں سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۴؍مئی ۱۹۹۰ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، الحمدللہ آپ بعافیت مکان (۱) پہونچ گئے، اللہ تعالیٰ آپ کو برابر خیریت سے رکھے، اور باطنی ترقی سے نوازے۔ آمین

الحمدللہ میں بھی اچھا ہوں، اور آپ کی والدہ کے لیے دعاء صحت کرتا ہوں۔

سب جاننے والوں سے سلام مسنوں کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) مکتوب الیہ کے خانقاہ رحمانی مونگیر سے اپنے وطن کھنڈوہ (مدھیہ پردیش) پہنچنے کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۳۰/ اگست ۱۹۹۰ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، بچی (۱) کے انتقال کی خبر سے صدمہ ہوا، دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو ذخیرہ آخرت بنائے، آپ سبھوں کو صبر وسکون نصیب کرے، ہر طرح کی پریشانیوں کو دور فرمائے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ آپ کے چھوٹے (۲) اور دوسرے تمام بچوں کو صحت وعافیت کے ساتھ اپنے حفظ وامان میں رکھے، آمین

تعویذ برائے مرگی بھیج رہا ہوں، تعویذ مریض کو دیا جائے، اسے موم جامہ کر کے وہ اپنے گلے میں پہنے، اور حسب ذیل آیت وعزیمت پڑھ کر دم کیا جائے، اور اس کو پانی پر پڑھ کر بھی دیا جائے، کہ وہ چالیس روز تک صبح استعمال کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم قل اللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون (۳) الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ معروف کرخی (۴) مرگی فلاں دفع شود۔ تین دفعہ پڑھ کر مریض پر بھی دم کریں اور تین دفعہ پڑھ کر پانی پر بھی دم کریں۔

---

(۱) مکتوب الیہ کی صاحبزادی مرحومہ صفیہ صاحبہ، بچپن ہی میں ایک مرض میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئیں۔ ۱۲

(۲) محمد ضیاء الرحمان سلمہ فی الحال کھنڈوہ (مدھیہ پردیش) ہی میں بارہویں جماعت کے طالب علم ہیں۔ ۱۲

(۳) کہہ کیا اللہ نے حکم دیا تم کو یا اللہ پر افتراء کرتے ہو۔ ۱۲

(۴) حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ طریقت وحقیقت کے پیشوا ومقتدا اور بڑے باکمال بزرگوں میں تھے، آپ کے والدین نصرانی تھے، جب آپ کو مکتب میں داخل کیا گیا، تو معلم نے یہ درس دینا چاہا کہ ثالث ثلاثہ یعنی خدا تین ہیں، آپ نے کہا، ھو اللہ احد، وہ خدا تو ایک ہے، زدو کوب کے باوجود آپ اپنی بات پر جمے رہے، اور بھاگ کر حضرت علی بن موسیٰ رضا علیہ الرحمہ کی خدمت میں پہونچ کر مشرف بہ اسلام ہوئے، آپ کے احوال سے متأثر ہو کر آپ کے والدین بھی دولت ایمان سے سرفراز ہوئے، طویل عرصہ تک حضرت داؤد طائی کی خدمت میں رہ کر فیوض باطنی سے سیراب ہوتے رہے، حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے سلسلہ کے بزرگوں میں ایک نام آپ کا بھی ہے۔ ۱۲

اور جو نڈس والا تعویذ موم جامہ کر کے گلے میں ڈالا جائے گا، اور پانی پر تین دفعہ حسب ذیل عزیمت پڑھ کر دم کریں، جسے وہ مریض اکیس روز تک صبح سویرے کھانے پینے سے پہلے تھوڑا تھوڑا پی لیا کرے، عزیمت یہ ہے، **الحمد للہ شفاء من کل داء وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔**

آپ ذکر ٹھیک کر رہے ہیں، صرف اتنا خیال رہے کہ ذکر کرتے وقت دنیا سے کٹ جائیں، بال بچوں کا بھی خیال نہ رہے، صرف حق تعالیٰ کی بارگاہ میں حضوری کا دھیان رہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ذکر کرنیوالوں کو ہمہ دم قلب ذاکر معلوم ہوتا ہے، کسی سے بات کرتے ہوئے ذرا خاموش ہوئے تو قلب کو ذاکر پایا، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قلب ذاکر محسوس نہیں ہوتا، لیکن نماز میں خوب دل لگتا ہے، قرآن شریف تلاوت کرتے وقت یا صحابہ یا بزرگوں کے حالات سنتے یا پڑھتے وقت گریہ طاری ہوتا ہے، یہ سب علامتیں قلب کے جاری ہونے کی ہیں، لیکن آپ ذکر کرتے رہیں، یہاں تک کہ ذکر آپ پر حاوی ہو جائے، بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ بات کرتے کرتے سر جھکا لیتے ہیں، اور غائب ہو جاتے ہیں، پوچھا گیا کہ کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگے کہ میں نے جوانی میں بہت ذکر کیا ہے، اب میں کمزور ہو گیا ہوں، ذکر مجھ پر غالب ہو جاتا ہے، اور پھر کوئی کام کرنے نہیں دیتا ہے، بہر حال دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے قلب کو روشن اور ذاکر کردے، میرے واسطے بھی دعاء حسن خاتمہ کرتے رہیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔۱۹/جنوری ۱۹۹۱ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعاء ہوں کہ وہ آپ پر فضل فرمائے، پریشانیاں دور کرے، رزق میں فراخی وبرکت، کاروبار میں ترقی ووسعت عطا فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔آمین

ایک کھلا ہوا تعویذ بھیج رہاہوں، اسے کسی دفتی پر چسپاں کرکے دکان کی مرکزی جگہ پر آویزاں کردیں، انشاء اللہ تعالیٰ خدا فضل فرمائے گا۔

الحمدللہ میں اور جملہ اہالیان خانقاہ بعافیت ہیں، اور آپ کے لیے، آپ کے اہل وعیال کے لیے اور سبھوں کے لیے دعاء گو۔

پرسان حال سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام

اکابر علماء ومشائخ (صوبہ بہار واڑیسہ)

۲۵/ مارچ ۱۹۵۷ء کو جب حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ بہار واڑیسہ کے امیر شریعت منتخب ہوئے، تو جہاں آپ امارت شرعیہ کے دیگر شعبہ جات کی توسیع اور ترقی کی فکر فرمائی، اسی طرح امارت کے سب سے اہم شعبہ محکمہ قضاء کی طرف بھی خاص توجہ فرمائی، اس وقت تک صوبہ بہار میں صرف ایک ہی دارالقضاء قائم تھا، جو مرکزی دفتر پھلواری شریف میں تھا، جس کی بنا پر صوبہ کے مسلمانوں کو بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، اس کے پیش نظر حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ نے یہ طے کیا کہ دونوں صوبوں میں جہاں بھی مناسب اشخاص میسر ہوسکتے ہوں، وہاں دارالقضاء قائم کیا جائے، لہذا اس مقصد کے پیش نظر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں صوبوں کے ۴۶/ اکابر علماء ومشائخ کا انتخاب کر کے ان کے نام اس اہم مکتوب کو ارسال فرمایا۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۳؍محرم الحرام ۱۳۸۷ھ

مکرم بندہ زادلطفہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ عریضہ ایک اہم دینی ضرورت سے ارسال خدمت ہے، صوبہ میں ہر سال ہزاروں ایسے واقعات پیش آتے ہیں، کہ لوگ نکاح کے بعد اپنی بیویوں کے ساتھ ظلم وستم کرتے ہیں، طلاق دیئے بغیر چھوڑ دیتے ہیں، مفقود الخبر ہوجاتے ہیں، مہلک امراض میں مبتلا ہوکر حقوق زوجیت ادا کرنے کے لائق نہیں رہتے، لیکن ان کی منکوحہ بیوی ان سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہے، تو اسے طلاق بھی نہیں دیتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ ان کے نام پر اپنی زندگی نہایت کسمپرسی اور فقر وفاقہ میں گذار دیتی ہے، یا پھر غیر شرعی طریقے اختیار کرتی ہے، اور طلاق حاصل کیے بغیر کسی دوسرے سے ناجائز طور پر عقد کرلیتی ہے، نتیجہ میں اسلامی معاشرہ برباد ہوتا ہے، اور دین محمدی کی اعلانیہ خلاف ورزی کی جاتی ہے، اب اگر عورت حکومت کی عدالت میں درخواست دے کر ایسے شوہر سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے، تو ظاہر ہے عدالتوں میں مسلم اور غیر مسلم حاکموں میں کوئی تمیز نہیں۔

بالعموم عدالتوں میں نکاح فسخ کرنے والے حاکم غیر مسلم ہی ہوتے ہیں، اور شرعاً ان کا فسخ نافذ نہیں ہے، اس لیے اگر وہ اس قسم کے فسخ کے بعد عقد ثانی کرتی ہے، تو پھر زندگی بھر حرام فعل میں مبتلا رہتی ہے، اس دینی مشکل کا حل صرف امارت شرعیہ بہار واڑیسہ کے پاس ہے، اس ادارہ میں نکاح وطلاق کے معاملات کے لیے قاضی مقرر ہیں، جن کے فیصلے شرعاً نافذ اور قابل قبول ہیں، اس وقت تک دفتر دارالقضاء امارت شرعیہ صرف ایک (۱) ہے اور وہ پھلواری شریف ضلع پٹنہ میں ہے، ظاہر ہے ایک دفتر ایک قاضی پورے صوبہ کی اس اہم اور کثیر الوقوع ضرورت کو پورا نہیں کرسکتا، اس لیے ضروری ہے کہ جہاں بھی قضا کا نظم ممکن ہو، قائم کیا جائے، جس کے ذریعہ متعلقہ حلقہ کی ضرورت پوری ہوسکے، امارت شرعیہ بہار واڑیسہ کے پاس اتنا وقت، اتنا فنڈ نہیں ہے کہ وہ ہر جگہ باضابطہ

---

(۱) حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے اخلاص اور جدوجہد کی برکت سے آج کی تاریخ میں مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے تحت تقریباً پچاس دارالقضاء قائم ہیں۔ ۱۲

دارالقضاء کا دفتر کھول کر باتنخواہ قاضی مقرر کر سکے، اس لیے اس اہم دینی ضرورت کو پورا کرنے کی خاطر حسب ذیل لائحہ عمل بنایا گیا ہے۔

۱۔ صوبہ میں ایسے لوگوں کو قاضی مقرر کیا جائے، جو دینی علم اور عقل و دیانت میں امتیاز رکھتے ہوں، اور اعزازی طور پر اس دینی کام کو انجام دے سکیں۔

۲۔ ان مقرر شدہ قاضیوں کا تعلق کسی مدرسے ہو تو بہتر ہے۔

۳۔ مدرسہ کے منتظمین سے درخواست کی جائے کہ وہ امارت کے مقرر کردہ قاضی کو ہفتہ میں دو دن (جمعرات، جمعہ) قضاء کا کام کرنے کی اجازت دیں۔

۴۔ مدرسہ کے منتظمین سے درخواست کی جائے کہ وہ ایک کمرہ دارالقضاء کے لیے عنایت کریں، جس پر دفتر کا بورڈ لگا ہوا ہو اور جس میں قاضی بیٹھ کر اپنے فرائض انجام دے سکیں۔

۵۔ مدعی اور مدعا علیہ سے مقدمہ کے اخراجات کے لیے کوئی مقرر رقم لی جائے، نیز عرضی دعویٰ بیان تحریری اور درمیانی مراحل کی درخواستوں کے لیے فارم طبع کرا لیے جائیں، جو لوگوں کو قیمتاً حاصل ہو سکیں اور اس آمدنی سے مقامی دفتر کا خرچ پورا کیا جائے۔

۶۔ مذکورہ بالا امور کے پیش نظر جتنے حضرات بھی صوبہ کے اندر مل سکیں، انہیں مقرر تاریخوں پر کسی مناسب جگہ جمع کیا جائے، اور روزانہ مقدمات کی پیشی ان کی موجودگی میں ہو، نیز وہ حضرات زیر تجویز اور فیصل شدہ مقدمات کی مسلوں کا مطالعہ کریں، تاکہ مقدمات کی سماعت اور ان کے فیصلوں کا اسلوب و نہج ان کی نظر سے گذر جائے، اور پھر انہیں مقدمات کے فیصلہ میں سہولت ہو۔

۷۔ مذکورہ بالا ترتیب کے بعد انہیں مختلف علاقوں میں بحیثیت قاضی مقرر کیا جائے، اور یا تو انہیں فی الفور فیصلہ کے اختیارات دیدیئے جائیں، یا سر دست صرف مقدمات کی مسلوں کی تکمیل ان کے سپرد رہے، اور جب قاضی شریعت کو ان کی پختہ کاری کا یقین ہو جائے، تو پھر فیصلہ کا حق بھی انہیں دیا جائے، مذکورہ بالا لائحہ عمل کے پیش نظر ۲۹ر

محرم الحرام ۱۳۷۸ھ (۱۶/ اگست (۱) ۱۹۵۸ء) سے ۵/ صفر ۱۳۷۸ھ (۲۱/ اگست ۱۹۵۸ء) تک اور ۱۴/ صفر ۱۳۷۸ھ (۳۰/ اگست ۱۹۵۸ء) سے ۱۹/ صفر ۱۳۷۸ھ (۱۴/ ستمبر ۱۹۵۸ء) (۱) تک خانقاہ رحمانی مونگیر میں مقدمات کی تاریخیں رکھی گئیں، اوران کی سماعت کا نظم رکھا گیا ہے، آپ سے درخواست ہے کہ اس دینی کام میں تعاون کریں، اور اپنا قیمتی وقت عنایت فرماکر مذکورہ بالا تاریخوں میں مونگیر تشریف لائیں، اور مقدمات کی سماعت اوران کے فیصلوں کو بچشم خود دیکھیں، اور پھر اگر کسی حلقہ میں قضاء کی ذمہ داری جناب کے سپرد کی جائے، تو اس کو قبول فرمائیں، اس عریضہ کے جواب سے پہلی فرصت میں مطلع فرمائیں، نوازش ہوگی، نیز اپنی تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے بھی مطلع کریں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی غفرلہ

---

(۱) تاریخ مذکور پر حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ ہی کے زیر نگرانی تربیت قضاء کا پروگرام کتب خانہ رحمانیہ مونگیر میں منعقد ہوا تھا، اس موقعہ پر آپ علیہ الرحمہ نے دومقالے تحریر کیے تھے، ایک مقالہ قضاء کی حقیقت اور اس کی بنیادی شرطوں کے عنوان سے اور دوسرا قضاء کی تاریخی اہمیت کے نام سے، یہ دونوں مقالے رسالہ کی شکل میں مکتبۂ امارت شرعیہ سے شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۲

مکتوب بنام

حضرت مولٰینا نور عالم خلیل امینی صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولٰنا نور عالم خلیل امینی صاحب مدظلہ مدیر الداعی (عربی) ہر پور بیشی اورائی مظفر پور (صوبہار) کے رہنے والے ہیں، دارالعلوم دیوبند کے ممتاز فاضل، نامور اہل قلم اور برصغیر کے مشہور ادیب ہیں۔ عرصہ تک دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں عربی زبان وادب کے استاذ کی حیثیت سے تدریسی خدمات انجام دیں، پھر دارالعلوم دیوبند تشریف لائے اور عربی زبان وادب کے استاذ مقرر ہوئے۔ عالمی شہرت کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ سحر طراز انشا پرداز اور بہترین صحافی ہیں، عربی زبان وادب میں آپ کے جوہر نمایاں ہوتے رہتے ہیں، کئی کتابیں اس سلسلہ میں موصوف کی علمی شاہکار ہیں، عربی میں آپ کی استعداد کے معترف خود مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی علیہ الرحمہ بھی رہے ہیں، جنھوں نے اپنی کئی کتابوں کا ترجمہ موصوف سے کرایا اور وہ کتابیں عرب دنیا میں ہاتھوں ہاتھ لی گئیں، بلند پایہ عالم دین اور ادیب حضرت مولانا وحید الزماں کیرانوی علیہ الرحمہ کے خاص شاگردوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے، اپنے استاذ پر تاثراتی کتاب ''وہ کوہ کن کی بات'' لکھ کر موصوف نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ اردو زبان وادب کے ماہر اور رمز شناس ہیں، فی الحال دارالعلوم دیوبند کے ممتاز اساتذہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کا آپ کے نام لکھا خط امیر شریعت رابع نمبر میں مولانا ہی کے تحریر کردہ مضمون سے موصول ہوا۔

۱۶؍جون ۱۹۸۰ء

عزیز مکرم! وفقکم اللہ لما یحب ویرضی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔

ابھی ابھی مولوی ولی سلمہ نے ''خدمۃ دینیۃ عظیمۃ (۱)''، کا ایک نسخہ مجھے بھی دیا، تحریر بلند اور طباعت ناقص ہے، جو اس دور کے لئے مناسب نہیں، بہر حال اس تحریر کے سامنے آتے ہی آپ یاد آگئے اور آپ کا وعدہ مونگیر آنے سے متعلق بھی یاد آ گیا۔ آپ ۲۴؍جون کی شام تک مونگیر آئیں، ان شاء اللہ میں بھی رہوں گا، اور ولی سلمہ بھی اور ٹریننگ کیمپ بھی چل رہا ہوگا، اگر ۲۴؍ کو نہ آسکیں تو ۲۵/۲۶؍ کو ضرور آئیں، مجھے یقین ہے کہ اس میں آپ تخلف نہ کریں گے، میں آپ کا منتظر رہوں گا۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) ۱۹۷۹ء کے اواخر میں، فقیہہ العصر حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر مکتوب الیہ نے عربی زبان میں امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے تعارف میں ایک طویل مقالہ تحریر فرمایا، جسے کچھ ہی دنوں بعد امارت کے احباب نے ''خدمۃ دینیۃ عظیمۃ'' کے عنوان سے مستقل رسالہ کی شکل میں شائع کروایا تھا۔ ۱۲

مکتوب بنام
جناب مولوی رفاقت حسین صاحب

۱۹۷۷ء کے اواخر میں بنگال کے بعض علاقوں میں کچھ حضرات نے سیدھے سادے عوام کو ورغلانے، ان کے عقائد کو بگاڑنے کی کوشش کی اور خود ساختہ عقائد اور باطل افکار و نظریات کو عام لوگوں میں پھیلا کر پر امن فضا کو بگاڑنا چاہا، اس علاقہ کے بعض علماء نے ان حضرات کے گمراہ کن عقائد اور نظریات کی تردید کے لئے مناظر اسلام حضرت مولانا سید ارشاد احمد صاحبؒ دارالعلوم دیوبند کو مدعو کیا، اسی دوران اس علاقہ میں حلقۂ بریلی کے علماء کے نمائندہ مولانا رفاقت حسین صاحب کانپوری بھی موجود تھے، انہوں نے براہ راست حضرت امیر شریعتؒ کی ذات کو ہدف بنایا اور ایک دستی مراسلہ حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں بھیجا اور بعض شبہات کا حل بھی چاہا، حضرتؒ کا مکتوب اسی کے جواب میں ہے۔

مکرم بندہ جناب مولوی رفاقت حسین صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، میری اور آپ کی کبھی ملاقات نہیں ہے، غائبانہ بھی کوئی تعارف ایسا نہیں ،جس سے آپ کے متعلق کوئی صحیح رائے قائم کرسکوں، میں مناظرے کا آدمی نہیں ہوں، میرا کام حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت اور حسب استطاعت اس کا تحفظ ہے، میں ہر اس شخص کو جو علٰی ماجاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے، مسلمان سمجھتا ہوں اور قرآن مجید یا کسی حدیث متواتر میں تحریف کرنیوالے یا انکار کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ الحمد للہ میں نسباً بھی آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہوں اور طریقت میں بھی مجھے کچھ حصہ اپنی بضاعت بھر سلسلہ قادریہ سے ملا ہے جو سیدنا الشیخ غوث الاعظم (۱) محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا سلسلہ ہے، حضرت موصوف ہی اس کے امام ہیں، میرا عقیدہ وہی ہے جو سیدنا علی (۲)، سیدنا حسن (۳) سیدنا حسین رضی اللہ عنہ (۴)، سیدنا زین العابدین (۵)، سیدنا باقر امام (۶)، سیدنا جعفر صادق (۷)، سیدنا کاظم موسیٰ (۸) سیدنا علی رضا (۹) اور سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ اسرارہم کا تھا۔

---

(۱) حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ یکم رمضان المبارک بروز جمعہ ۴۷۰ھ مطابق ۱۰۷۵ء کو گیلان میں پیدا ہوئے، نام عبدالقادر، کنیت ابی محمد اور لقب محی الدین اور محبوب سبحانی ہے، نحیف البدن، میانہ قد، کشادہ سینہ، لمبی چوڑی داڑھی، گندمی رنگ، پیوستہ ابرو، بلند آواز، پاکیزہ سیرت تاریخ اسلام کے ممتاز ترین علماء اور صوفیا میں ہیں، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں، اور خود ہمارے حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کا خونی رشتہ چھبیسویں پشت میں آپ سے جاملتا ہے، ۴۸۸ھ میں اٹھارہ سال کی عمر میں علم دین کے مرکز بغداد پہونچے اور اس وقت کے شیوخ، ائمہ، بزرگان دین اور محدثین سے علوم دینیہ حاصل کیا، دنیا آپ کے علم وفضل اور تقویٰ وصلاح کی قائل ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان میں بڑی تاثیر دی تھی، چنانچہ آپ کے دست مبارک پر ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں نے توبہ کی، پانچ ہزار سے زیادہ عیسائی اور یہودی مشرف باسلام ہوئے، بڑے کمال وکرامات والے بزرگ تھے، وعظ ونصیحت میں وہ اثر تھا کہ مجمع پر گریہ طاری ہوجاتا تھا، تصوف وسلوک میں مشہور سلسلہ قادریہ کے بانی ہیں، ۸ ربیع الآخر ۵۶۱ھ مطابق ۱۱۶۶ء شب دوشنبہ بعد نماز عشاء اکانوے سال کی عمر میں وصال فرمایا اور بغداد میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام علی، کنیت ابوالحسن، لقب مرتضیٰ، اسد اللہ اور حیدر کرار ہے، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور داماد ہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر اور حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے والد محترم ہیں، بچوں میں سب سے پہلے صرف نو سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔
کبھی بتوں کی پرستش نہیں کی، حضور صلی اللہ علیہ نے آپ کی پرورش کی تھی، بڑے بہادر اور طاقتور انسان تھے، ۲۲ر سال کی عمر میں جنگ بدر میں حصہ لیا، اس طرح خیبر کے موقع پر کفار کا بڑا قموس نامی قلعہ آپ ہی کے ہاتھوں فتح ہوا، اور آپ فاتح خیبر کہلائے، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے، آپ کی خلافت کل چار سال نو ماہ تھی، خارجی بلوائی عبد الرحمن بن ملجم نے آپ کو کوفہ کی جامع مسجد ۱۶ر رمضان المبارک ۴۰ھ مطابق ۶۶۰ء بروز جمعہ بعد نماز فجر پیشانی پر تلوار کی ضرب لگا کر شدید طور پر زخمی کیا، اور دوسرے روز آپ زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہوئے، کل ۶۳ر سال کی عمر پائی۔ ۱۲

(۳) حضرت سیدنا حسنؓ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ کی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور فاتح خیبر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادہ ہیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے بڑی محبت تھی، بخاری شریف میں حضرت ابی بکرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، میرا یہ بیٹا سید ہے، اور امید ہے، کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان اللہ تعالیٰ اس سے صلح کرائے گا، (بخاری شریف ۲ر ۱۰۵۳) چنانچہ حضرت علیؓ کی وفات کے بعد حضرت حسنؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کرلی، دربار رسالت سے جنتی نوجوانوں کے سردار ہونے کا آپ کو خطاب بھی ملا، بے خبری میں آپ کو زہر دیا گیا، جو آپ کی وفات کا سبب بنا، آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں، رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

(۴) نواسۂ رسول حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۵ر شعبان المعظم ۴ھ بروز سہ شنبہ کو مدینہ منورہ میں ہوئی، نام حسین اور کنیت ابو عبد اللہ ہے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ہی چہیتے نواسہ تھے، حضرت حسنؓ کے ساتھ آپ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی نوجوانوں کے سردار ہونے کی بشارت دی تھی، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے والد بڑے عبادت گذار اور کثرت سے تلاوت قرآن کے عادی تھے، صحابہ کرام میں آپ کا یہ امتیاز تھا کہ وعدہ کے پابند اور بڑے بہادر تھے، اہل کوفہ کی دعوت پر بروز دوشنبہ بتاریخ ۳ر ذوالحجہ مکہ سے مع اہل وخاندان روانہ ہوئے، اور ۱۰ر محرم الحرام کو جام شہادت نوش کیا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۵) حضرت امام زین العابدینؒ کی ولادت باسعادت ۵ر شعبان المعظم بروز پنجشنبہ ۳۸ھ مدینہ منورہ میں ہوئی، آپ حضرت حسین بن علیؓ کے سب سے چھوٹے صاحبزادہ ہیں، نام علی اور کنیت ابو محمد، ابو القاسم، ابو بکر ہے اور لقب سجاد، زین العابدین، سید العابدین ذکی اور امین ہے، نہ صرف ایک تابعی بلکہ خاندان نبوت کے چشم وچراغ تھے، میدان کربلا میں اہل بیت کی شہادت کے بعد مردوں میں صرف آپ کی ذات ہی باقی رہ گئی تھی، جن سے حضرت حسینؓ کی نسل چلی، اپنے والد اور چچا کی آغوش تربیت میں علوم ومعرفت کے عظیم منازل طے فرمائے، بہت ہی شائستہ اور باادب تھے، اپنے بڑوں کا احترام کرتے تھے، مصیبت زدوں کی فریاد رسی کرتے، ان کی ایک خاص صفت دریا دلی ہے، اللہ کے راستے میں خرچ کرنا بہت محبوب تھا، مدینہ کے تقریباً سو گھرانے ان کے صدقات پر پرورش پاتے تھے، اور کسی کو خبر تک نہ ہونے پاتی تھی، انکی وفات کے بعد معلوم ہوا کہ ان کے گھرانوں کی کفالت انہیں کے ذریعہ ہوا کرتی تھی، صبر وشکر کے پیکر اور عبادت وریاضت میں اپنی مثال آپ تھے، ہر روز وشب ایک ہزار رکعت نفل نماز پڑھا کرتے تھے، ولید بن عبد الملک نے زہر دیا، جس کے سبب ۹۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں حضرت حسن کے پہلو میں دفن کیے گئے، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲ (باقی

حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۶) حضرت امام باقر حضرت زین العابدینؒ کے صاحبزادہ ہیں، واقعہ کربلا کے تین برس قبل بروز جمعہ بتاریخ ۳؍صفر المظفر ۵۷ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، نام محمد، کنیت ابوجعفر و مبارک اور لقب سامی، باقر، شاکر اور ہادی ہے، میانہ قدم ،گندم گوں اور صورت وسیرت میں اپنے آبائے کرام کے مثل تھے، علی بن حسین، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ، ابوسعید خدری، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ام سلمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے حدیث کا علم حاصل کیا، عابد وزاہد، مستجاب الدعوات، خاشع ومتواضع ، پاک طینت اور بڑے بزرگ تھے، اپنے تمام اوقات کو عبادت وطاعت الٰہی سے معمور رکھتے، بہت مشہور قول کے مطابق آپ کا وصال ۷؍ذی الحجہ ۱۱۴ھ بروز دوشنبہ ہشام بن عبدالملک اموی کے دور خلافت میں ہوا، مزار اقدس جنت البقیع میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مزار سے قریب ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۷) حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ ۱۷؍ربیع الاول بروز دوشنبہ ۸۰ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، نام جعفر بن محمد، کنیت ابوعبداللہ، ابواسمٰعیل اور لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ حسین وجمیل، موزوں قد، رنگ گندم گوں اور صورت وسیرت اپنے آباء کرام کے مثل تھی، نیک خصلت اوصاف ظاہری وباطنی سے آراستہ اور پیراستہ اور غرباء کے ساتھ بڑی دلجوئی سے پیش آنے والے بزرگ تھے، زہد وتقویٰ، ریاضت ومجاہدہ میں اپنی مثال آپ تھے، ساری زندگی دین کی تبلیغ واشاعت میں گذاری، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے بھی آپ سے اکتساب فیض کیا، عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور کے عہد میں ۱۴۸ھ مدینہ منورہ میں وصال فرمایا، مزار مبارک جنت البقیع میں اپنے والد حضرت امام باقر کے پہلو میں ہے، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۸) حضرت سیدنا موسیٰ کاظم علیہ الرحمہ مقام ابواء (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے) میں بروز یکشنبہ ۱۲۸ھ کو بنی امیہ کے آخری خلیفہ مروان الحمار بن محمد کے عہد میں پیدا ہوئے، نام موسیٰ، کنیت سامی، ابوالحسن، ابوابراہیم، اور لقب صابر، صالح، امین کاظم ہے، حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں، نہایت حسین وجمیل سروقد لاغر اندام اور رنگ گندم گوں ، سلسلہ عالیہ قادریہ کے ساتویں بزرگ ہیں ، عابد وزاہد، قائم اللیل وصائم النہار، عبادت وریاضت اور شب بیداری میں اپنی مثال آپ تھے، عباسی خلیفہ ہارون رشید کے عہد میں ۵۵؍سال کی عمر میں ماہ رجب المرجب ۱۸۳ھ بروز جمعہ کو وفات پائی، مزار مبارک بغداد بمقام کاظمین میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۹) حضرت علی رضا رحمۃ اللہ علیہ ۱۱؍ربیع الاول بروز پنجشنبہ ۱۵۳ھ کو عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور کے عہد میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، نام علی، کنیت سامی ، ابوالحسین، ابومحمد اور لقب صابر، ولی، ضامن، مرتضی، رضا ہے، حضرت موسیٰ کاظم کے لخت جگر ہیں، رنگ سانولا تھا، ذہین وفطین اور اعلی درجہ کے عالم وفاضل تھے، خلیفہ مامون رشید (متوفی ۲۱۸ھ) آپ کی بڑی تعظیم کرتا، سلسلہ عالیہ قادریہ کے آٹھویں امام ہیں، آپ کی تبلیغی کوشش نے بے شمار افراد کو اسلام کا شیدائی بنایا، آپ ہی کے دست حق پرست پر حضرت معروف کرخیؒ اپنے مذہب سے تائب ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے ، اور آپ کی فیض بخش صحبت نے اولیاء واکابرین کی صف میں انہیں کھڑا کردیا، حضرت معروف کرخیؒ، حضرت امام تقی، حضرت میر ابوالقاسم مکیؒ آپ کے خلفاء میں سے ہیں، ۲۱؍رمضان المبارک ۲۰۳ھ بروز جمعہ زہر کے سبب شہادت

پائی، مزار مبارک طوس میں بمقام سنایا ہے جو بغداد کے قریب ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

میں مذہبا حنفی ہوں اور فقہ حنفی کا حتی الامکان سختی سے پابند ہوں، لیکن امیر شریعت ہونے کی بنا پر کسی حنفی مسئلہ پر اتنا زور دینا کہ حق اسی میں منحصر سمجھا جائے، مناسب نہیں سمجھتا، میں حنفی ہونے کے باوجود شافعی، مالکی، حنبلی اور اکثر و بیشتر اہل حدیث اور سلفیوں کو اہل سنت والجماعت میں داخل سمجھتا ہوں اور اپنی ہی طرح مسلمان سمجھتا ہوں۔

آپ نے تحقیق اور ثبوت کے بغیر کچھ اعلانات میری طرف منسوب کر دیئے ہیں، میرا یقین ہے کہ صلوٰۃ وسلام افضل ترین اذکار میں سے ایک ہے، جس طرح نماز، کثرت تلاوت ونوافل، ذکر نفی واثبات اور سلطان الاذکار وغیرہ سے تزکیہ باطن ہوتا ہے، اور رضاء وقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے، اسی طرح اگر انسان منکرات سے بچتا رہے اور فرائض و واجبات، سنت مؤکدہ پر دوام رکھے، اور صدق دل سے درود شریف کا ذکر کثرت سے کرتا رہے، تو اس کو وہی فوائد حاصل ہوں گے، جو کثرت نوافل، کثرت تلاوت اور سلاسل اربعہ کے اذکار واشغال سے حاصل ہوتے ہیں، ایسے لوگوں سے میں ملا ہوں، جنہوں نے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی پابندی کے ساتھ صرف درود شریف کو اپنا وظیفہ بنایا ہے، اور چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے درود شریف ہی کی رٹ لگائی، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کے باطن کو جلا دی ہے، اور اپنے قرب سے نوازا ہے۔

میں اس پر بھی یقین رکھتا ہوں کہ فلاح دارین اور نجات اخروی کے حصول کی راہ صرف ایک ہے، جس کی رہنمائی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اس کے سوا تمام راستے ضلالت وگمراہی کے ہیں، امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اور آخری کام اتباع سنت محمدیہؐ ہے، حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ (۱) نے اپنے

(۱) حضرت مجدد الف ثانی سرہندی علیہ الرحمہ گیارہویں صدی ہجری کے ہندوستان کے بلند پایہ عالم، داعی الی اللہ اور مجاہد تھے، آپ کی پیدائش ۹۷۱ھ میں پنجاب کے علاقہ سرہند میں ہوئی، حضرت عمر کی نسل سے تھے، تعلیم کی ابتداء حفظ قرآن سے کی اور والد صاحب کی خدمت میں ہی تعلیم کا سلسلہ جاری رہا، سترہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے، شروع میں اپنے والد

سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی پھر سلسلہ قادریہ بھی حاصل کیا، والد ماجد کی وفات کے بعد (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مکتوب ۱۴۱ بنام شیخ درویش دفتر اول میں فرمایا ہے، حق سبحانہ تعالیٰ ظاہر و باطن کو سنت مصطفویہ کی متابعت سے مزین فرمائے، بحرمۃ النبی وآلہ وعلیھم الصلوٰۃ والتسلیمات

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب رب العالمین ہیں، ہر چیز جو محبوب و مرغوب ہو، وہ محبوب و مطلوب دی جاتی ہے، بناء بریں حق سبحانہ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتے ہیں، **انک لعلیٰ خلق عظیم** (۱) نیز فرمایا **انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم** (۲) ایک جگہ فرمایا ہے، **ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل** (۳) اس آیت میں بھی طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو صراط مستقیم فرمایا گیا ہے اور اس کے علاوہ تمام راستوں کو داخل سبیل کر کے ان پر چلنے سے منع فرمایا دیا ہے، ادبنی ربی فاحسن تادیبی، میرے رب نے براہ راست میری تربیت کی ہے، اور خوب تربیت کی ہے، تو بہر حال اتباع سنت ہر امتی پر لازم ہے اور یہی فلاح دارین کی ضامن ہے۔

میرا یہ بھی یقین ہے کہ نہ صرف انسان بلکہ مخلوقات عالم پر اللہ کی رحمت کا فیضان بواسطہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے، پھر کیونکر ایک مؤمن آپ پر درود وسلام نہ پڑھے اور شاید آپ کو معلوم ہو کہ ہر مسلمان کے لیے زندگی میں کم از کم ایک دفعہ درود وسلام بھیجنا واجب ہے، اور یہ عاجز جو کاہل وسست واقع ہوا ہے، وہ بھی کم از کم گیارہ سو مرتبہ درود شریف ضرور پڑھتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) حضرت خواجہ باقی باللہ سے بیعت ہوئے اور خلافت پائی، اشاعت دین میں ساری زندگی صرف کی، سنت وبدعت، شریعت وفلسفہ، تصوف اسلامی اور رہبانیت کے فرق کو واضح کیا، دین کی خاطر قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، بادشاہ اکبر کے دین الٰہی کے نام سے بنائے ہوئے خودساختہ دین کا خاتمہ کیا، آپ کی وفات ۱۰۳۴ھ میں ۶۳ رسال کی عمر میں ہوئی اور اپنے وطن سرہند میں مدفون ہوئے، آپ کی علمی، اصلاحی اور تجدیدی یادگار آپ کے مکتوبات ہیں، آپ کے تجدیدی کارناموں کی بنیاد پر آپ کو مجدد الف ثانی کا لقب دیا گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۱) تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر (سورہ قلم پ ۲۹ آیت نمبر ۴)۔ ۱۲

(۲) بیشک آپ ''بھیجے ہوئے'' میں سے ہیں، سیدھی راہ پر ہیں۔ (سورہ یٰس آیت ۳ر۴)۔ ۱۲

(۳) بلاشبہ یہ میری راہ سیدھی ہے، اسی کی پیروی کرو، دوسرے راستوں پر نہ چلو۔ (سورہ انعام پ ۸)۔ ۱۲

میرا ایمان جیسا کہ میں نے پہلے لکھا، علی ماجاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے، ایمان لانے والی کتاب تو قرآن مجید ہے، جو بذریعہ وحی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، اور اس کی وہی تشریح وتفسیر معتبر ہے، جو سرکار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو، یا آپ کے لائق صد افتخار شاگردوں، فقہاء، صحابہ کرام سے ثابت ہو، یا اس کے مماثل یا قریب تر ہو، یا کم از کم اس کے معارض نہ ہو۔

میرا یہ بھی یقین ہے کہ حق تعالیٰ خالق کائنات اور رب العالمین ہے اور ہمیں اور سارے انسانوں کو لوٹ کر اسی کے پاس جانا ہے، اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا مرتبہ مخلوقات میں سب سے زیادہ بلند ہے، آپ نہ صرف انسانوں کے بلکہ انبیاء ورسل کے سردار ہیں، اگر سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تشریف لائیں، تو ان کو بھی شریعت محمدیہ ہی کی اتباع کرنی ہوگی، اور ان سب باتوں کے باوجود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں، مخلوق ہیں، خدا کے بندے ہیں، نہ خدا ہیں، نہ اللہ کی صفات مخصوصہ کے ساتھ متصف ہیں۔

میں نے پہلے عرض کیا کہ میں مناظر نہیں ہوں، حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب (۱) مدظلہ مناظر اسلام اور اہل حق کے علمبردار ہیں، انہوں نے قادیانیوں سے اور متعدد گمراہ فرقوں سے بہت سے مناظرے کیے ہیں، اور معرکہ سر کیے ہیں، وہ ہندوستان میں بہت معروف اور اپنی مستقل شخصیت کے مالک ہیں، انہیں مناظرہ کرنے کے لیے مجھ جیسے گوشہ نشیں کی توثیق وتصدیق کی مطلق ضرورت نہیں ہے، البتہ میں آپ کو ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ یہ زمانہ ایمرجنسی کا ہے، مناظرہ بازی سے گروہ بندی، انتشار، تفریق اور بعض دفعہ مار پیٹ کی بھی نوبت آجاتی ہے، اس لیے میرا مشورہ ہے کہ آپ تکلیف فرما کر اسلام پور جائیں، اور ایس ڈی او صاحب سے ملکر مشورہ کرلیں، اور میرا یہ خط سنادیں، اس کے بعد اگر انہوں نے آپ کو اجازت دیدی تو پھر انتشار، افتراق اور ہنگامہ خیزی کی ذمہ داری ان پر ہوگی، آپ پر نہ ہوگی اور اجازت

(۱) حضرت مولانا سید ارشاد احمد صاحب علیہ الرحمہ سابق رئیس المبلغین دار العلوم دیوبند (یوپی)۔ ۱۲

تحریری لے لیجئے گا، زبان سے کام نہ چلے گا۔

لوگوں کا بڑا ہجوم ہے، اس لیے معذرت کے ساتھ رخصت ہوتا ہوں

والسلام

منت اللہ رحمانی

از ہریانو، ضلع مغربی دیناجپور (بنگال)

مکاتیب بنام
حضرت مولانا سعید الرحمن شمس صاحب

حضرت مولانا سعید الرحمن صاحب صوبہ بنگال کے رہنے والے جید عالم دین ہیں، آبائی وطن گوتی ہے، مدرسہ امیر الاسلام گوتی میں اپنے استاذ حضرت مولانا محمد ذاکر حسین صاحب دربھنگوی کی نگرانی میں تعلیم حاصل کی، پھر مدرسہ احمدیہ کاشی باڑی میں داخل ہوئے، ۱۹۷۸ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے دارالعلوم دیوبند کا سفر کیا اور چار سال رہ کر فارغ التحصیل ہوئے، حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ، حضرت مولانا نصیر احمد خانصاحب علیہ الرحمہ آپ کے اساتذہ میں سے ہیں، تعلیم سے فراغت پر کشمیر میں رہ کر حضرت شہید ملت میر واعظ کشمیر مولوی محمد فاروق صاحب علیہ الرحمہ کی قیادت اور رفاقت میں دینی و علمی خدمت انجام دیتے رہے، موصوف کے خاندان کا ابتداء ہی سے حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے بیعت وارشاد کا تعلق تھا، کشمیر سے نکلنے والے ماہنامہ ''نصرۃ الاسلام'' کے مدیر اور حضرت امیر شریعت کے متعلقین میں سے ہیں، حضرت علیہ الرحمہ کے وصال پر موصوف کا تحریر کردہ مقالہ امیر شریعت رابعؒ میں شائع ہو چکا ہے، حضرت شہید ملت میر واعظ مولوی محمد فاروق صاحب کے خطبات بنام ''اسلام کا آفاقی پیغام'' بھی آپ نے مرتب کیا، اس کتاب میں حضرت امیر شریعت کے گراں قدر تاثرات بھی موجود ہیں، جن سے کتاب کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوتا ہے۔

خانقاہ رحمانی مونگیر

عزیز مکرم مولوی سعید الرحمن صاحب شمس

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا، "کل امر مرھون باوقاتھا" اب آپ کی ذمہ داریاں بے حد بڑھ گئی ہیں، بنگال میں بھی اور کشمیر میں بھی کشمیر جاکر کچھ زیادہ آزادی آپ میں آگئی ہے، آپ کو اسے قابو میں کرنا ہوگا، سب سے پہلی بات نماز کا پورا اہتمام ہونا چاہئے، آپ ماشاء اللہ عالم دین ہیں، آپ کے لیے صرف نماز پڑھ لینا کافی نہیں ہے، آپ کو نماز پورے اہتمام سے پڑھنی ہوگی، کہ اس اہتمام کو دیکھ کر دوسرے لوگ متاثر ہوں اور سیکھیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس طرف پوری توجہ کریں گے، اور خط کے ذریعہ مجھ سے آپ ایک عہد کریں گے، اس کے سوا دو تین ہلکے پھلکے وظیفے جو میں نے بتلائے ہیں، اس کی پابندی کریں گے، تعداد کم ہیں، لیکن اس میں اصل چیز توجہ الی اللہ ہے، بس یہ خیال رہے کہ دربار الٰہی میں حاضر ہیں، انشاء اللہ آپ جلد ترقی کریں گے، اس راہ میں بھی ذہین آدمی جلد ترقی کرتا ہے۔

شادی کا فرض بھی آپ کو جلد انجام دے لینا چاہئے، وہ حدیث تو آپ کے سامنے ہوگی، **یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج الخ** (۱) اور آپ کو کفو کے مسئلہ پر بھی غور کرنا چاہئے، فقہاء نے کفو کی اہمیت بلاوجہ نہیں بتلائی، کفو کی لڑکیاں دیکھی بھالی ہوتی ہیں، ان کے ساتھ نباہ سہل اور آسان ہے، میں انشاء اللہ آنعزیز کے لیے برابر دعاء کرتا رہوں گا۔

مولوی عبد الرحمن سلمہ اللہ (۲) سلام کہتے ہیں مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب

(۱) اے جوانوں کے گروہ! تم میں جو شخص حقوق زوجیت، نان ونفقہ ومہر کے ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرلے، کیونکہ نکاح کرنا نظروں کو بہت جھکاتا ہے، اور شرمگاہ کو بہت محفوظ رکھتا ہے، (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۶۷)۔ ۱۲

(۲) خادم حضرت امیر شریعت۔ ۱۲

زید مجدہم (۱) اس وقت خانقاہ میں موجود ہیں، انہوں نے کہلایا کہ میری خصوصی دعاء لکھ دی جائے، خدا آنعزیز کو تبلیغ ودعوت پر قائم ودائم رکھے، گھر میں سبھوں سے فرداً فرداً سلام ودعا کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) سابق مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب مفتاحی، جہاں دیدہ، صائب الرائے، بے تکلف، رحم دل، بات میں سادہ، معانی میں دقیق، اردو کے بے ساختہ اہل قلم اور بیسیوں کتابوں کے مصنف، ۱۹۲۶ء مطابق ۱۳۴۴ھ کو اپنے وطن پورہ نوڈیہہ ضلع دربھنگہ میں پیدا ہوئے، ۱۹۴۴ء میں مفتاح العلوم مئو سے فارغ ہوئے، حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی (محدث جلیل متوفی ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء) کے خاص تلامذہ میں سے تھے، اسلامیات، تاریخ اور سیرت وسوانح کے موضوعات پر بیس سے زائد گراں قدر کتابوں کے مصنف ہیں، تحقیقی مقالات ومضامین اس کے علاوہ ہیں، مخلص وملنسار، متواضع اور سادہ لوح تھے، حضرت امیر شریعت مولانا سید منت اللہ رحمانی اور مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی دامت برکاتہم سے گہری عقیدت ومحبت رکھتے تھے، اور برابر خانقاہ رحمانی میں تشریف لاتے تھے، طویل علالت کے بعد ۲۰۱۱ء کو داعی اجل کو لبیک کہا، وطن مالوف پورا نوڈیہا میں محو خواب ہیں۔ ۱۲
رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۹۰ء

عزیز مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، میر واعظ مولوی فاروق (۱) رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت بڑا اندوہناک حادثہ ہے، میرا حال تو یہ ہے کہ جب اس واقعہ کا ذکر آتا ہے، تو میر واعظ مرحوم کے سامنے کھڑے معلوم ہوتے ہیں۔

آپ ''نصرۃ الاسلام'' (۲) کا شہید ملت نمبر نکال رہے ہیں، بہت اچھا، خدا آپ کو کامیاب کرے، میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں، مضمون وغیرہ تو بعد کی چیز ہے، آپ نمبر میں میرا وہ بیان دے دیں، جو میں نے مرحوم کی شہادت پر دیا ہے، یہ بیان ہندوستان کے تمام اخبارات نے شائع کیا ہے، میں اس وقت سے ۲ر اگست تک مونگیر میں ہوں، اس کے بعد بورڈ (۳) کی عاملہ کا اجلاس وغیرہ ہوگا تو یہاں وہاں جانا پڑے گا، لیکن برسات میں اکثر وبیشتر قیام مونگیر ہی میں رہیگا، اللہ کرے آنعزیز بہ ہمہ وجوہ باخیر ہوں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) مولانا فاروق صاحب علیہ الرحمہ کشمیر کے میر واعظ خاندان کے چشم وچراغ اور اپنی خاندانی روایت کے حامل اور کشمیر کے مسلمانوں کے رہبر ورہنما تھے، طویل عرصہ تک کشمیر کی سب سے قدیم، متحرک، فعال انجمن ''انجمن نصرۃ الاسلام'' کی ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دیتے رہے، اور انجمن کے اغراض ومقاصد میں توسیع کی، موصوف ایک اچھے واعظ اور مقرر ہونے کیساتھ ساتھ صاحب قلم اور صاف تصنیف عالم دین تھے، آپ کے خطبات ومواعظ کا مجموعہ ''اسلام کی بنیادی تعلیمات'' آپ کی زندگی ہی میں شائع ہوا، جس پر حضرت امیر شریعت کے گراں قدر تاثرات تحریر ہیں، تاحیات اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر مضبوطی کیساتھ قائم اور گامزن رہے، آپ کے ہاتھوں کشمیر کے مسلمانوں کی دینی تعلیم وتربیت پروان چڑھی، ایک منظم سازش کے تحت ۲۱ر مئی ۱۹۹۰ء کو بڑی مظلومیت اور بے دردی کیساتھ ان کی رہائش گاہ پر انہیں شہید کر دیا گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۲) مکتوب الیہ خود ماہنامہ ''نصرۃ الاسلام'' کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ ۱۲

(۳) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ۔ ۱۲

مکاتیب بنام

محترم جناب عبدالرحمن صاحب (کوندو)

خانقاہ رحمانی مونگیر۔۲۹؍صفر ۱۴۱۱ھ

مکرم بندہ جناب عبدالرحمان کوندو صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، آپ کی خیریت معلوم کر کے خوشی ہوئی، آپ کا رسالہ ''تمبا کو نوشی کی حرمت'' اب تک میری نگاہ سے نہیں گذرا، لیکن معاف کیجئے گا، آپ کو تمبا کو نوشی کی حرمت کے بجائے، مؤمن کی خون نوشی کی حرمت پر رسالہ لکھنا چاہئے تھا۔

راجیو گاندھی (۱) نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس نے میرٹھ اور بھاگلپور کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، بس حق تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد ہے کہ وہ ہماری غلطیوں اور نافرمانیوں کو معاف فرمادے، گرچہ ہم صحیح معنوں میں مؤمن کہلانے کے مستحق نہیں ہیں، مگر نام اسی کا لیتے ہیں، وہ ارحم الراحمین رحم فرمادے، آپ کی مذکورہ بالا کتاب اب تک مجھے نہیں ملی ہے، مگر اس موضوع پر بہت کچھ لکھ چکا ہوں، آپ کو دسیوں رسالے ملیں گے۔ حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی (۲) کا بھی ایک رسالہ موجود ہے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۳) نے بھی اس پر ایک مختصر مضمون لکھا ہے، رسالہ آئے گا تو دیکھنے کی کوشش کروں گا۔

---

(۱) سابق وزیر اعظم ہند۔ ۱۲

(۲) حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی علیہ الرحمہ کا شمار ہندوستان کے کبار علماء میں ہوتا ہے، علوم دینیہ پر ید طولیٰ رکھتے تھے، بڑے فقیہ اور جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب قلم اور صاحب تصنیف عالم دین تھے، متعدد فقہی کتابیں آپ کے معرکۃ الآراء حواشی سے مزین ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۳) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۱۱۱۴ھ میں قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر میں ہوئی، آپ نے پانچ سال کی عمر میں تعلیم شروع کر کے ۱۵؍سال کی عمر تک حفظ قرآن کے ساتھ تمام درسی و دینی علوم حاصل کر لیے، اس کے بعد اپنے والد شاہ عبدالرحیم صاحب سے بیعت ہوئے، اور سترہ سال کی عمر میں خلافت بھی مل گئی، پھر ۳۰؍سال کی عمر تک اپنے والد مرحوم شاہ عبدالرحیم صاحب کی مسند درس اور بیعت وارشاد سے خلق خدا کو نفع پہونچایا، ۱۱۴۳ھ میں فریضہ حج ادا کیا، مدینہ منورہ کے شیخ ابو طاہر مدنی سے بخاری شریف اور مکہ مکرمہ اور حجاز کے بہت سے علماء سے صحاح ستہ کی سماعت اور دیگر کتب احادیث کی اجازت لے کر ہندوستان واپس آئے اور ۱۱۴۵ھ میں باضابطہ درس حدیث شروع فرمایا، (باقی

حاشیہ اگلے صفحہ پر)

میں حکومت سعودیہ عربیہ کی دعوت پر ۱۰/ ۱۱/ ۱۲/ ستمبر کو ہونے والی مکہ کانفرنس میں گیا ہوا تھا، الحمدللہ کانفرنس کامیاب رہی، اخبارات میں آپ نے رپورٹ پڑھی ہوگی، ۱۳/ ستمبر کو مدینہ کی حاضری رہی اور ۱۴/ کو دہلی واپس آیا، ۱۶ کو آل انڈیا تحفظ حرمین شریفین جو ایوان غالب میں منعقد ہوئی، کی صدارت کیا، اور ۱۹/ کو مونگیر آیا، اور آج آپ کے خط کا جواب دے رہا ہوں، آپ کے اور کشمیر کے لیے خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوکر دعاء کرتا ہوں، اگر مولانا مسعودی (۱) دامت برکاتہم سے ملاقات ہو، تو میرا سلام مسنون عرض کردیں، اور ان کی خیرت سے آگاہ کریں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اسی طرح دہلی میں دار العلوم رحیمیہ کی بنیاد ڈالی، تعلیم وتدریس کے ساتھ تقریباً ۵۰/ کتابیں لکھیں، جن میں فتح الرحمان نام سے فارسی میں قرآن کریم کا ترجمہ اور الفوز الکبیر میں مفسرین کے تفسیری نکات اور اصول وضوابط بیان فرمایا، حجۃ اللہ البالغہ میں شریعت کے اسرار ورموز کو بہترین اور عمدہ انداز میں تشریح کے ساتھ بیان فرمایا، غرض آپ نے ہندوستان کی تاریخ میں قرآن وحدیث کی اشاعت، شریعت کے اسرار ورموز کو بیان کرکے وہ نمایاں کارنامہ انجام دیا، جسے بالخصوص مسلمانان ہند کبھی بھلا نہیں سکتے، آخر ۱۱۷۶ھ میں ۶۲/ سال کی عمر میں وفات پائی اور دہلی کے مشہور قبرستان ''مہندیان'' میں اپنے والد مرحوم کے مزار سے متصل مدفون ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۱) مولانا سعید احمد مسعودی حضرت امیر شریعتؒ کے متعلقین میں سے تھے، اور علماء کی اولین صف کے لوگوں میں تھے، تاحیات کشمیر کی آزادی اور اس کی ترقی کی فکر میں رہے، وہ مرحوم شیخ محمد عبداللہ کا دماغ سمجھے جاتے تھے، شیخ صاحب کے انتقال کے بعد پورے طور پر گوشہ نشیں ہوگئے، ذکر وفکر، مراقبہ اور کتابوں کے مطالعہ ہی میں وقت

گذرتا تھا، طویل عمر پائی۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۶/اگست ۱۹۸۹ء

مکرم بندہ کوندوصاحب! زادلطفکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، الحمدللہ میں حج بیت اللہ سے فارغ ہوکر ۳۰/جولائی کو بعافیت مونگیر واپس پہونچا، وہاں میں نے جملہ احباب ومخلصین کے لیے دعا کی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین)

مولانا مسعودی صاحب شفاہ اللہ کے بارے میں آپ نے لکھ کر مجھ پر احسان کیا ہے، خدا کرے آپریشن ہر طرح کامیاب وقابل اطمینان ہوا ہو، اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کامل وعاجل سے سرفراز فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ اپنے حفظ وامان میں رکھے، آمین۔ ان کی شخصیت بڑی قیمتی ہے، میرا اسلام مسنون کہدیں، آپ کی بھیجی ہوئی دونوں کتابیں مل چکی ہیں۔

خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔ والسلام،

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۴ر ستمبر ۱۹۸۹ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، آپ جاڑے میں پٹنہ اور مونگیر تشریف لاتے تو مجھے خوشی ہوتی، کشمیر والوں کو ملک کے گوشے گوشے میں جا کر مسلمانوں کے حالات معلوم کرنا چاہئے، تاکہ اکثریت والے صوبوں کے مسلمانوں کو پانچ چھ فیصد آبادی میں رہنے والے مسلمانوں کے حالات کا صحیح علم ہو سکے، مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ(۱) نے، جس زمانہ میں نیا نیا پاکستان بنا تھا، اور یہ سوال زیر بحث تھا، کہ کشمیر کدھر جائے، فرمایا تھا، کہ کشمیر کو ہندوستان میں رہنا چاہئے، تاکہ دنیا دیکھ لے کہ اکثریت کا اقلیت کے ساتھ کیسا برتاؤ ہوتا ہے، اور کشمیر سے ہندوستان کے دوسرے صوبہ کو رہنمائی ملتی ہے، لیکن آپ تو اپنے ہی مسائل میں مگن ہیں، آیئے اور ضرور آیئے۔

حج پر مبارکباد کیا، یہ تو نہ ادائے فرض ہے نہ نفل، اب کیا کل نماز پڑھنے والوں کو اور پرسوں روزے رکھنے والوں کو مبارکباد دی جائے گی، خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے حج کی توفیق عطاء فرمائی۔

مولانا مسعودی صاحب سے بہت بہت سلام مسنون کہہ دیں، اور ان کی خدمت میں حسن خاتمہ کے لیے دعاء کی درخواست بھی پیش کر دیں۔

خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) حضرت مولانا ابوالکلام آزاد علیہ الرحمہ کا اصل نام احمد اور تاریخی نام فیروز بخت اور محی الدین لقب ہے، ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۹۸۸ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ایک صوفی بزرگ مولانا خیر الدین قادری نقشبندیؒ تھے، آپ کی نانیہال مدینہ منورہ تھی، گھر ہی میں تعلیم حاصل کی، عربی قریب قریب ان کی مادری زبان تھی، عربی، اردو

اور فارسی پر عبور حاصل تھا، جنگ آزادی کے مخلص ترین رہنما تھے، زبردست مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مصنف اور صاحب قلم تھے، جنگ آزادی کے سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں، ۲۲ رفروری ۱۹۵۸ء کو دہلی میں انتقال ہوا، جامع مسجد دہلی کے سامنے مزار ہے، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۹ رفروری ۱۹۹۱ء

مکرم بندہ جناب کوندو صاحب! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، اس خط نے مولانا مسعودی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ کردی اور ان کی شہادت کا صدمہ اور زخم جو امتداد زمانہ سے آہستہ آہستہ مندمل ہو رہا تھا، پھر تازہ ہوگیا۔

مولانا علیہ الرحمہ اولین صف کے لوگوں میں تھے، کشمیر کی آزادی اور اس کی ترقی میں ان کا بڑا حصہ تھا، ان کی شہادت نا قابل تلافی نقصان ہے، حق تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور ان کے مراتب کو بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین

اب دیکھئے آپ سے کب اور کہاں (۱) ملاقات ہوتی ہے، خدا کرے آپ اچھے ہوں، میری صحت کا وہی حال ہے، جو پہلے تھا، دعاء فرماتے رہیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ نے یہ جملہ ۱۹/ فروری ۱۹۹۱ء کو تحریر فرمایا، اور اس تاریخ کے ٹھیک ایک ماہ کے بعد ۱۹/ مارچ ۱۹۹۱ء کو آپ اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف کوچ کر گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

مکتوب بنام
شیخ مجیب الرحمان صاحب (سابق وزیر اعظم بنگلہ دیش)

بنگلہ دیش میں قتل و غارت گری کے المناک واقعات سے بے چین ہو کر وہاں کی لسانی اقلیت یعنی غیر بنگالیوں کے سلسلہ میں حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ نے ایک مکتوب جو اگلے صفحہ میں درج ہے، بنگلہ دیش کے وزیر اعظم شیخ مجیب الرحمان صاحب کے نام روانہ فرمایا، جس میں ان سے امن و سلامتی کی طرف خصوصی توجہ کی اپیل کی گئی ہے۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲؍فروری ۱۹۷۲ء

جناب شیخ مجیب الرحمن صاحب وزیر اعظم بنگلہ دیش

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کا شکر اور آپ کو مبارکباد ہے کہ آپ بحفاظت قید و بند اور موت کے چنگل سے نکل کر اقتدار کے ساتھ مکان واپس لوٹے، اب آپ نے ایک عظیم ذمہ داری سنبھالی ہے، جو ایک انسان اپنے کندھوں پر اٹھا سکتا ہے، یعنی اپنے عوام کے لیے جو بنگلہ دیش میں رہتے ہیں، ان کی حفاظت اور آرام دہ زندگی کی ذمہ داری۔ اس ملک میں حالیہ قتل و غارتگری کے واقعات انسانی تاریخ میں زبردست المیہ کی حیثیت رکھتے ہیں، ان المناک واقعات کی بناء پر جو دشمنی اور نفرت پھیل رہی ہے، اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہونا چاہیئے۔

بنگلہ دیش کی آبادی کا ایک معتد بہ حصہ ان لوگوں کے خاندان پر مشتمل ہے، جو نسلاً غیر بنگلہ دیشی ہیں، اور یہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ ماضی میں وہاں جو کچھ ہوا، اس کی بناء پر وہ نہایت خراب سخت اور صبر آزما حالات سے دوچار ہیں، موجود صورت حال میں ان لوگوں کے مسائل کا حل کرنا قطعی آپ کی ذمہ داری ہے، اور مجھے پورا یقین ہے آپ کو اپنی اس ذمہ داری کا پورا احساس ہوگا۔

اس لیے میں اس سلسلہ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہم لوگوں میں سے کچھ آدمیوں کو آپ اپنے ملک میں خیر سگالی کے مشن پر جانے دیں، تاکہ لوگ حالات کے اعتدال اور معمول پر لانے میں آپ کے ساتھ پوری طرح تعاون کریں، خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں کے درمیان جو بنگلہ دیش کے شہری کی حیثیت سے تقسیم ملک کے بعد ہندوستان سے ترک وطن کر کے وہاں بس چکے ہیں، مجوزہ وفد ان لوگوں پر مشتمل ہوگا، جو انسانیت نوازی اور کھلے ذہن سے سوچنے، سمجھنے اور سماجی کاموں میں اپنے آپ کو لگائے رکھنے کے لیے شہرت رکھتے ہیں، مجھے توقع ہے کہ اس سے متاثرہ لوگوں پر خاطر خواہ

اثر پڑے گا، اور غلط فہمیاں آسانی سے دور ہو سکیں گی، جو ادھر ادھر کی رپورٹوں سے پھیل رہی ہیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام
محترمہ اندرا گاندھی (سابق وزیر اعظم ہند)

بنگلہ دیش میں غیر بنگالیوں کے ساتھ ہونے والے ظلم وستم سے دلبرداشتہ ہو کر حضرت علیہ الرحمہ نے یہ اہم ترین مکتوب اس وقت کی وزیر اعظم ہند مسز اندرا گاندھی کو ارسال فرمایا ،جس میں ان سے امن وسلامتی کی طرف خصوصی توجہ کی اپیل کی گئی ہے اور جس کے ایک ایک حرف سے انسانیت کی ہمدردی، دکھی دل انسانوں کی مسیحائی کی فکر اور پرائے درد کو اپنا درد سمجھنے کی عظیم انسانی روایت کا اندازہ ہوتا ہے۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۳ر فروری ۱۹۷۲ء

شریمتی اندرا گاندھی، وزیر اعظم ہند آداب عرض!

بنگلہ دیش ایک نو آزاد ملک کی حیثیت سے مختلف قسم کے مسائل اور دشواریوں سے دو چار ہے، حکومت ہند کی خواہش اور کوشش ہے کہ ایک نئے پڑوسی ملک کو بھرپور مدد دی جائے، تاکہ وہ اپنے مسائل حل کر سکے، حکومت ہند کی یہ پالیسی پچھلے نو دس ماہ کی پالیسی کا لازمی نتیجہ اور آخری کارروائی ہے۔ جسے وہ انجام دے رہی ہے، میرا خیال ہے کہ بنگلہ دیش میں ابھی دو مسائل سب سے زیادہ اہم ہیں، ایک آبادکاری اور معاشی ترقی، دوسرے اقلیت۔ مہینوں کی خانہ جنگی اور جنگ کے نتیجہ میں وہاں نظام زندگی کا ہر پرزہ چور ہو چکا ہے، نظام زندگی اور معاشی راہوں کو درست کرنا بنگلہ دیش کے عوام کی بھلائی کے لیے نہایت اہم اور ضروری کام ہے، جس کی طرف خوش قسمتی سے حکومت ہند خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ دوسرا مسئلہ لسانی اقلیت یا غیر بنگالیوں کا ہے، انسانی نقطۂ نظر سے یہ مسئلہ بے حد نازک ہے، جس کی طرف انسانیت دوستوں کو توجہ دینا ضروری ہے، بنگالی ہو یا غیر بنگالی سب انسان ہیں، ان میں سے کسی کے ساتھ بھی ظلم اور قتل وخون ریزی کا معاملہ انسانیت کے لیے شرمناک ہے۔ اس لیے میں آپ سے ایک اچھا انسان ہونے کے ناطے اپیل کرتا ہوں کہ آپ مظالم کے خلاف مؤثر کارروائی کریں، یہ واقعہ ہے کہ ہندوستانی فوج نے غیر بنگالیوں کو ظلم کا نشانہ بننے سے بچایا ہے، لیکن یہ عارضی اور محدود شکل ہے، صرف جان بچنے سے زندگی نہیں بنتی، میں چاہتا ہوں کہ جہاں اکثریت (بنگالیوں) کے مستقبل روشن کرنے کا بیڑا آپ نے اٹھایا ہے، وہاں اقلیت (غیر بنگالیوں) کا مستقبل بھی آپ کے ہاتھوں محفوظ ہو جائے، اور ایک آزاد شہری کی حیثیت سے وہ خوف و دہشت سے نکل کر اطمینان کی

زندگی گذار سکیں۔ مجھے امید ہے کہ اس عظیم انسانی کام سے آپ پوری دلچسپی لیں گی

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام
جے پرکاش نارائن

۱۹۷۱ء میں ہندوستان کے ایک چوٹی کے رہنما لوک نائیک جے پرکاش نارائن (۱۹۰۲ء-۱۹۷۹ء) نے ہندوستان میں ایک دستخطی مہم مئی ۱۹۷۱ء میں چلائی جس کا مقصد یہ تھا کہ یہ دستخط حکومت ہند کو روانہ کیا جائے اور اس سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ بنگلہ دیش کو ایک نئے ملک کی حیثیت سے تسلیم کرلے۔ اس سلسلہ میں مسٹر نارائن نے انڈیا کے تمام اہل علم و اثر رسوخ رکھنے والی شخصیتوں کے نام خطوط ارسال کیا۔ اور ایک خط مولانا منت اللہ رحمانیؒ کو بھی لکھا تھا۔ مولانا منت اللہ رحمانیؒ نے مسٹر نارائن کے جواب میں ایک وضاحتی خط لکھا۔ ذیل میں اس تاریخی خط کو نقل کیا جارہا ہے۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر۔ ۲۵؍مئی ۱۹۷۱ء

شری جے پرکاش نارائن صاحب! آداب عرض

آپ کا خط ملا۔ جس میں آپ نے بنگلہ دیش کی حمایت میں جاری ہونے والے بیان پر حمایتی دستخط کی اجازت چاہی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ بنگلہ دیش کا مطالبہ کرنے والوں کے ساتھ پاکستانی فوج نے سخت کاروائی کی ہے۔ اور انہیں گولیوں کا نشانہ بنایا ہے۔ یہ بھی کھلی حقیقت ہے کہ بنگلہ دیش کے عوامی نعرے کو فوج کے ذریعہ کچلنے کی پوری کوشش کی گئی اور کی جارہی ہے اور اس ضمن میں مشرقی پاکستان کے اندر مرنے والوں اور تباہ ہونے والوں سے (انسانی برادری کو) پوری ہمدردی ہونی چاہئے ...... لیکن اس ہمدردی کو بنگلہ دیش کی حمایت تک پہونچانا میرے خیال میں صحیح نہیں ہے۔

انسانی برادری ایک اصلاحی اور سماجی ادارہ ہے سیاسی نہیں اور بنگلہ دیش کا مطالبہ صحیح ہے یا غلط حکومت ہند اُسے تسلیم کرے یا نہیں، ایک خالص سیاسی مسئلہ ہے۔ اس لیے بنگلہ دیش کی حمایت میں انسانی برادری کی طرف سے کچھ کہنا موضوع سے باہر کی بات کرنا ہے، بہتر ہے کہ انسانی برادری کو اپنے دائرہ کار میں کام کرنے کا موقع دیا جائے۔

مقتولین کے ساتھ ہمدردی کے لیے مشترکہ بیان جاری کرنا انسانی برادری کی روایت کے خلاف ہے، انسانی برادری نے ہندوستان میں ہونے والے مسلم کش فسادات پر کبھی کوئی بیان اور اخباری سطح پر مظلوموں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار نہیں کیا ہے، پھر پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) کے مقتولین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا کچھ عجیب ہے۔

پاکستانی فوج کا پاکستانی عوام کے ساتھ جو بھی طرز عمل ہو وہ وہاں کا داخلی مسئلہ ہے۔

جسے وہاں کے لوگوں کو حل کرنا چاہئے۔ عالمی سطح پر کام کرنے والی جماعتیں اگر پاکستان کے مسئلے پر کچھ کہتیں ہیں اور پاکستان کی رائے عامہ کو ہموار کرنا چاہتی ہیں تو اسے حق بجانب کہا جاسکتا ہے، مگر انسانی برادری دائرہ کار ہندوستان ہے، پوری دُنیا نہیں۔

آخر میں ایک بات یہ بھی کہوں گا مجھے آپ کے اس خیال سے اتفاق نہیں ہے کہ مشرقی پاکستان میں فوج کے ہاتھوں وہ لوگ صرف اس لیے مارے گئے کہ وہ بنگالی تھے۔ ''بلکہ وہ اس لیے بھی مارے گئے کہ انہوں نے غیر بنگالیوں کے ساتھ بڑا ظلم کیا۔ غیر بنگالیوں کی پوری کی پوری بستیاں نیست و نابود کر ڈالیں۔'' غیر بنگالیوں کے ساتھ بنگالیوں کے ظالمانہ طرز عمل کو روکنے کے لیے بھی فوج بلائی گئی۔ آپ کا یہ خیال کہ فوج نے وہاں بوچڑی (Butchery) کی ہے۔ مجھے اس اضافہ کے ساتھ پورا اتفاق ہے کہ بنگالیوں نے غیر بنگالیوں کے ساتھ اوور بوچڑی (Over Butchery) سے کام لیا ہے۔

میرا خیال ہے کہ انسان برادری کو دوسرے ممالک کے مسائل اور بنگلہ دیش کی حمایت سے توجہ ہٹا کر ہندوستان کے مسائل کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور ان انسانوں کو سہولت پہونچانے کے لیے اپنی پوری قوت صرف کردینی چاہئے جو پاکستان سے بھاگ کر ہندوستان آئے ہیں اور آسام، تری پوری، مغربی بنگال اور بہار میں بے پناہی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان بنگالی ہوں یا غیر بنگالی۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام
حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ دائرہ دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی میں ۱۹۱۳ء مطابق محرم الحرام ۱۳۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔آپ عالم اسلام کے ممتاز روحانی پیشوا اکابر دارالعلوم دیوبند و دارالعلوم ندوۃ العلوم کے علوم ظاہر و باطن کے حامل تھے۔تاحیات ملّت اسلامیہ اور شریعت احکامیہ کی حفاظت میں اپنی زندگی گذاری۔آپ کا تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔۱۶ر دسمبر ۱۹۸۹ء

محترم مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو۔

محترم ! اس دفعہ فرقہ واریت کے ننگے ناچ کا جو جنون دیکھنے میں آیا اُس کے تصور سے بھی میں کانپ اُٹھتا ہوں۔ درندے بھی ایسا وحشیانہ حرکتیں نہ کرتے ہوں گے۔ جو انسانوں نے انسانوں کے ساتھ کی ہیں۔ بچپن سے سن رکھا تھا اور اب بھی اپنا یقین یہی ہے کہ انسان کی جان لینا اور اسے مار ڈالنا مشکل ترین کام ہے۔ اچھے اچھے شکاریوں کے ہاتھ کانپ جاتے ہیں، بندوق اور رائفل ہاتھ سے چھوٹ کر گر جاتی ہے۔ لیکن اس دفعہ جو کچھ ہوا وہ یہ کہ انسانوں کے قتل کرنے اور مار ڈالنے کا ایک اچھا ذوق پیدا ہو گیا۔ اس مرتبہ وحشت و بربریت کے ایسے دردناک واقعات پیش آئے ہیں کہ ان کے سننے کے لیے بھی پتھر کا دل چاہیے۔

بھاگل پور ضلع میں ''لوگائیں''(Laugain) نامی ایک گاؤں ہے۔ بھاگلپور سے 32 کلومیٹر دور ایک چھوٹی سی مسلم آبادی یہاں بستی تھی۔ اہنسا(Non-voilence) کے پجاریوں اور جیو ہتیا کو سب سے بڑا پاپ ماننے والوں نے اس آبادی کو گھیرا اور ہر طرف آگ لگادی۔ جب شعلے بھڑکے تو مرد، عورتیں کو قتل کیا، بچوں اور بچیوں کو ماؤں کی گود سے چھین چھین کر آگ میں ڈالا۔ ۱۳۲ رجاں بحق ہوئے۔ (موت کے گھاٹ اُترے)۔ لاشیں گاؤں سے باہر اور گاؤں کے جلے ہوئے ملبہ پر سڑتی رہیں، آج بھی اس گاؤں کے پاس جانا مشکل ہے۔

میں نے ۱۹۴۶ء کے تاریخی فساد میں بھی کام کیا ہے، اس وقت میں جوان تھا۔ اپنے بس بھر خوب محنت کی تھی۔ یکم نومبر ۱۹۴۶ء کو فساد شروع ہوا۔ لکھن پور، غازی پور اور تارا پور (ضلع

مونگیر) کے علاقے میں ۶۵۰۰ (ساڑھے چھ ہزار) مسلمان شہید کیے گئے۔ خود میں سروے کیا تھا۔ رپورٹ تیار کی تھی۔ ۵ر نومبر ۱۹۴۶ء کو پہلا غیر سرکاری مسلمان اس علاقہ میں جانے والا میں ہی تھا۔ جو فوج کے ٹرک پر گیا۔ لیکن ۱۹۴۶ء اور ۱۹۸۹ء کے حالات میں بہت بڑا فرق ہے۔ ۱۹۴۶ء میں فساد کے موقع پر لاٹھی، تلوار، بلّم، برچھا اور طرح کی چیزیں استعمال ہوتی تھیں، پولیس بڑی حد تک غیر جانب دار تھی۔ ۱۹۴۶ء کے فساد میں پورے صوبہ بہار کے اندر صرف ایک جگہ پولیس کی نافرمانی کا واقعہ پیش آیا، اور پنڈت جواہر لال نہرو(۱) (۱۹۶۴۔۱۸۸۹ء) کو رائفل چھین کر خود چلانا پڑی اور اس دفعہ تو بندوق اور رائفل اور بموں کا بے تکلف استعمال ہوا۔ چنانچہ آج کی تاریخ (۱۶ر دسمبر ۱۹۸۹ء) میں بھی شہر مونگیر کے "گل زار پوکھر" محلے کے قریب بم کا دھماکہ ہوا اور گولی چلنے کی آواز سنی گئی۔ فساد شروع ہوئے آج ڈیڑھ ماہ ہو چکے ہیں۔ اکثر جگہوں پر بہار ملٹری پولیس (BMP) نے بلوائیوں کی قیادت کی ہے اور اپنی رائفلوں سے مظلوموں پر گولیاں برسائی ہیں۔ دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ آج ان واقعات پر کوئی ندامت نہیں ہے۔ ۱۹۴۶ء میں جہاں جانا ہوتا، لوگ معافی طلب کرتے تھے کہ بہت بڑی غلطی ہو گئی۔ ہم لوگ شرمندہ ہیں۔ اس موقع پر یہ بھی عرض کردوں کہ یہ ساری درندگی کے واقعات ترتیب یافتہ رضا کاروں کے ذریعہ انجام پائے ہیں۔ ۵۔۴ سو رضا کار اور ان کے ساتھ مختلف موقعوں پر ہزاروں کا مجمع گھوم گھوم کر سانس لے لے کر ۲۴ر اکتوبر ۱۹۸۹ء تک پورے ذوق وشوق کے ساتھ قتل عام کا "نیک" کام انجام دیتا ہے۔ ایک بات یہ بھی عرض کردوں کہ ۱۹۴۶ء کا فساد ہفتہ عشرہ میں ختم ہو گیا تھا اور ۱۹۸۹ء کا فساد ۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۹ء سے شروع ہوا ہے اور اب تک فضا مکدر ہے اور بموں کی آوازیں ہم لوگ سنتے ہیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم۔ ۱۲

مکاتیب بنام
حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب مفتاحی

حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب مفتاحی ۱۳۴۴ھ کو اپنے وطن پورہ نوڈیہہ ضلع دربھنگہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۴ء میں مفتاح العلوم مئو سے فارغ ہوئے۔ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی کے خاص تلامذہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ اُردو کے بے ساختہ اہل قلم اور بیسیوں کتابوں کے مصنف ہیں۔ اسلامیات، تاریخ اور شریعت وسوانح کے موضوعات پر آپ کی کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں۔ مخلص وملنسار، متواضع اور صوفی منش تھے۔ حضرت امیر شریعت مولانا سیّد منت اللہ رحمانیؒ اور مفکر اسلام حضرت مولانا سیّد محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم سے گہری عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ ۲۰۱۱ء میں اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے اور اپنے وطن مالوف میں مدفون ہوئے۔ الحمدللہ ۲۰۰۳ء میں احقر مرتب کو آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔

مکرم ومحترم جناب مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب! زید مجدہم

سلام مسنون!

خدا کرے مزاج بعافیت ہو۔

آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ ''اسلامی قانون'' کی ترتیب تقریباً مکمل ہوچکی ہے، اب ہم علماء اور اصحاب افتاء کا ایک نمائندہ اجتماع جو کمیت میں مختصر اور کیفیت میں بڑا ہوگا، کہیں منعقد کریں گے، اس اجتماع کے سامنے ''اسلامی قانون'' پیش کیا جائے گا، اور اتفاق رائے کی کوشش کی جائے گی، کسی مسئلہ میں ایک یا ایک سے زیادہ حضرات اگر اختلاف کریں گے، تو ہم لوگ اگر دلائل سننے کے بعد ان سے متفق ہوسکے تو سبحان اللہ، ورنہ اس مسئلہ خاص پر اختلافی نوٹ تحریر فرمادیں گے، لیکن مذکورہ بالا اجتماع سے پہلے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ مولانا مفتی احمد علی سعید صاحب، مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب، مولانا برہان الدین صاحب (ندوہ)، مولانا مجاہد الاسلام صاحب (قاضی شریعت)، مولانا صغیر احمد صاحب رحمانی (استاذ جامعہ رحمانی)، مولانا مفتی نعمت اللہ صاحب (مفتی امارت شرعیہ)، (۱) مونگیر میں بیٹھ کر مرتب شدہ ''اسلامی قانون'' پر ایک نظر ڈال لیں، تاکہ ہمیں اطمینان ہوجائے، اس لئے آپ سے عرض ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو آپ ۱۸؍فروری کو مونگیر آجائیں، اور ۲۲؍فروری تک رہ کر ''اسلامی قانون'' کو ایک نظر دیکھ لیں، اور باہم ضروری گفتگو بھی کرلیں، (۲) اخراجات سفر کا ذمّہ دار بورڈ ہوگا۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) مذکورہ حضرات کا تفصیلی تعارف ''مکتوبات رحمانی'' جلد اوّل میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۲
(۲) مکتوب الیہ کے مونگیر پہنچنے کیلئے حضرت علیہ الرحمہ کا اس قدر اہتمام درحقیقت حضرت علیہ الرحمہ کی مرتب کردہ کتاب ''اسلامی قانون'' پر نظر ثانی کے لئے تھا اس موقع پر مذکورہ حضرات کے علاوہ جامعہ رحمانی کے متعدد اساتذہ بھی پابندی کے ساتھ شریک ہوتے تھے اور حضرت علیہ الرحمہ ان تمام افراد کا بڑا اہتمام فرماتے تھے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۳؍مارچ ۱۹۹۰ء

مکرم مفتی صاحب ! زید مجدکم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

گرامی نامہ مورخہ ۳۰؍جمادی الاولیٰ اس وقت سامنے آیا، پہلے میری سنئے:

پچاس دن تو بھاگل پور مونگیر اور سہسرام کے فساد میں گذرے، اور یکم جنوری سے آج تک آنکھ کا آپریشن کرانے کی سزا مل رہی ہے، آپ نے صحیح لکھا کہ ہندوستانی مسلمانوں کو ہمہ وقت میدان جہاد میں رہنا ہوگا، جو شخص خاندان، گاؤں محلہ میں تیاری کے ساتھ مقابلہ کرے گا وہ زندہ رہے گا، ورنہ اسے ذلّت کی موت مرنا ہوگی، میرا ذاتی تجربہ یہی ہے، لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ ہمارا احساس اور جوش محض وقتی ہوتا ہے، دو چار ماہ گذر جائیں گے سکون ہو جائے گا، پھر ہم سب کچھ بھول جائیں گے، اور مستقبل کے لئے سوچنے کی ضرورت بھی باقی نہیں رہ جائے گی، زندہ قومیں ماضی سے مستقبل کا نقشہ تیار کرتی ہیں، لیکن ہمارا مسلمان ماضی کو چند ماہ میں فراموش کر جاتا ہے اور مستقبل کے لئے سوچنے اور نقشہ بنانے کا عادی ہی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو ہدایت دے۔

مجھے آپریشن (۱) کے سلسلہ میں اپنے مرض ذیابطیس سے بڑی پریشانی ہوئی، ڈاکٹر کی یہ ضد تھی کہ جب تک شکر معمول پر نہیں آئے گی، آپریشن نہیں ہو سکے گا اور شکر نے بس بڑھنے ہی کی قسم کھائی تھی، ۲۳؍جنوری کو میرا آپریشن ہوا، آج تک زخم نہ بھر سکا، اب مندمل ہو رہا ہے، شاید ہفتہ عشرہ میں بالکل مندمل ہو جائے، اب تک ساٹھ فیصد روشنی آئی ہے، چالیس فیصد نہیں آئی ہے، میں نے لینس لگوایا ہے، یعنی دیدہ کے اندر جہاں موتیا بند کے پانی نے پتھر کی شکل اختیار کر لی تھی، اور نور کی نالی کو بند کر دیا تھا، اس پتھر کو ہٹا کر ٹھیک اسی جگہ اتنا ہی بڑا شیشہ لگا دیا، دعاء فرمائیے کہ اس میں روشنی آہستہ آہستہ اچھی آجائے، شعبان شروع ہو چکا، ختم بخاری کی تقریب ہونے والی ہے، میں اب تک کام کے

لائق نہیں، پھر جامعہ میں بھی اور ندوہ میں بھی امتحانات ہوں گے، ایک مستقل مشغولی ہے یہاں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) آنکھ کا آپریشن۔ ۱۲

مکاتیب بنام

الحاج ماسٹر مولوی عبدالخالق صاحب

(نظر احمد آباد، دربھنگہ)

محترم جناب مولوی عبدالخالق صاحب علوم عصریہ کے ماہر استاذ، تاج المشائخ حضرت مولانا بشارت کریم گڑھول شریف سیتامڑھی، بہار اور حضرت مولانا ریاض احمد سنت پور چمپارنی اور جناب پنڈت جی (نور اللہ) کے متوسلین میں تھے۔ بعدہٗ حضرت امیر شریعت مولانا سیّد منت اللہ رحمانیؒ سے اصلاحی تعلق قائم فرمایا۔ موصوف علماء وصلحاء کے بڑے قدرداں تھے۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲۴/۸/۶۴ء

مخلص! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

خط ملا، طریقے مختلف ہیں، لیکن منزل ایک ہی ہیں، دراصل ان مختلف طریقوں میں باکمال صوفیاء کے اپنے اپنے کمال ورجحان کو دخل رہا ہے، سلسلہ نقشبندیہ میں لطائف بڑی اہم چیز ہے، سینکڑوں برس سے سلسلہ نقشبندیہ کے غواص لطائف کے اجرا میں مشغول رہتے ہیں، لیکن سیّد آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے نفس کے لطیفہ کا مقام ناف کے پاس بتلایا درآں حالانکہ سینکڑوں سالکین نے اس کا مقام دونوں ابرو کے درمیان ذرا اوپر کی طرف بتلایا ہے اور اس مقام پر توجہ کی ہے اور جاری ہے، تو اب غور فرمایئے کہ جب لطائف کے مقام میں اختلاف ہوسکتا ہے تو پھر ذکر نفی و اثبات کے طریقوں میں اختلاف ہونا کون تعجب کی بات ہے، ہم نے تو اس طرح کیا ہے اور اسی طرح بتلائے ہیں، حرف لا کو اُٹھا کر دماغ پر لایا جائے، الٰہ کو داہنے مونڈھے کے برابر الا اللہ کی ضرب دل پر لگائی جائے، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا ریاض احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ(۱) کو تعلیم اسی طرح پہونچی جس طرح انہوں نے فرمایا، مقصود اللہ کی یاد اور لطائف کا اجراء ہے اس طرح ہو یا اس طرح دو باتوں کا ہمیشہ خیال رکھیں، ذکر و شکر تھوڑا کریں مگر ہمیشہ اور پوری توجہ اور دھیان کے ساتھ ہزاروں مرتبہ لا الہ الا اللہ کہہ لینے سے بہتر ہے کہ گھنٹہ بھر اپنے دل میں لا معبود الا اللہ کو پیوست کیا جائے، اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو اپنے یاد کی توفیق فرمائے۔ آمین

آپ کب مونگیر آئیں گے؟ اس کو پھر کسی خط سے پوچھئے تو جواب دوں گا، میرے لئے

بس یہ دُعاء کیا کیجئے کہ جب تک زندگی ہے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطاء فرمائے اور جب موت آئے تو خاتمہ ایمان پر ہو، آمین، پرسان احوال سے سلام مسنون کہہ دیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) مکتوب الیہ کے متعلقین میں ایک صاحب۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۲/اگست ۱۹۶۴ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

محبت نامہ ملا، جو آپ پڑھ رہے ہیں اور کررہے ہیں، اسے پڑھتے اور کرتے رہیں، صرف اتنی سی بات شروع کردیں کہ ہر نماز کے بعد فرض وسنت سے فارغ ہوکر اکیس مرتبہ ”کلمۂ طیبہ“ پڑھیں، پڑھنے سے پہلے نیت استوار کریں کہ ہم خدا کے سامنے حاضر ہیں، اور اس کی مجلس میں موجود ہیں، وہ مجھے دیکھ رہا ہے، جب ”لا الہ الا اللہ“ کہیں تو اس کے معنی یہ سوچیں کہ ”لا معبود الا اللہ“ اور اس معنی کا تصور ذہن میں اس طرح کریں کہ گویا خدا آپ کے سامنے ہے اور آپ اس سے کہہ رہے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں،

حضرت مولانا ریاض احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ذکر خفی کس چیز کا بتلایا؟ درود شریف کون سا؟ اور میقات عشرہ کون سے؟ تفصیل سے مطلع کریں۔

جو مکاتیب آپ کے زیر مطالعہ ہیں، بہت خوب ہیں، سبحان اللہ ارشاد رحمانی (۱) کا مطالعہ شروع کریں، انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب مرشد کا کام دے گی، اور ایسا محسوس ہوگا کہ آپ کسی صاحب دل کی صحبت میں بیٹھے ہوئے ہیں اور وظائف وتلاوت وغیرہ کے بعد جب دعاء کیا کریں تو اس میں اس عاجز کو بھی شریک کرلیا کریں۔

میں انشاء اللہ تعالیٰ ۵/ کی شام کو مونگیر سے روانہ ہوں گا اور ۶/ کی شام کو پٹنہ سے لکھنؤ سے ضلع سلطان پور اور گنج مراد آباد شریف حاضر ہوں گا، وہاں سے دہلی اور پھر دیوبند عربی نصاب کی

کمیٹی ہے، غالباً ۲۰ر اگست تک واپسی ہوگی، مونگیر آنے کے لئے پھر خط لکھ کر تاریخ مقرر کرالیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) ارشاد رحمانی، قطب عالم حضرت مولانا سیّد محمد علی مونگیریؒ کی مختصر لیکن اہم ترین تصنیف ہے۔ تفصیلی تعارف کیلئے ملاحظہ ہو مکتوباتِ رحمانی جلد اوّل صفحہ نمبر ۵۶۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۳ر ۹ر ۶۴ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

خط ملا، کل پھر لکھنؤ جارہا ہوں، گذشتہ سال ہم لوگوں نے جدید مسائل پر تحقیق اور فیصلہ کرنے کے لئے ادارۂ تحقیقات شرعیہ قائم کیا تھا، ۱۵ر ستمبر کو اس کی اہم مجلس ہے، پھر ۲۰ر تک پٹنہ رہوں گا، اور ۲۱ر سے ۳۰ر ستمبر تک انشاء اللہ مونگیر رہوں گا۔

آپ نے ذکر نفی واثبات (۱) وغیرہ شروع کردیا، بہت اچھا کیا تسبیحات عشرہ، درود شریف لایلاف وغیرہ کی میں آپ کو اجازت دیتا ہوں، اسے آپ پڑھا کریں، اللہ تعالیٰ فائدہ دے اور مداومت کی توفیق عطاء فرمائے، بہتر ہے اب نومبر ہی میں آیئے گا، میں نے کہہ دیا کہ ارشاد رحمانی، فیوض رحمانی اور سلاسل (۲) آپ کو بھیج دی جائے گی، جاننے والوں سے سلام مسنون کہہ دیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) لا الہ الا اللہ۔ ۱۲
(۲) مذکورہ کتابیں دار الاشاعت خانقاہِ رحمانی مونگیر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۳/۰۱/ ۶۴ء

مخلص! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

خط ملا، الحمدللہ کہ آپ نے سرسری مطالعہ کتابوں کا کیا، آپ نے اچھا کیا کہ اپنی رغبت کے مطابق ذکر اسم ذات شروع کیا ہے، لیکن ذکر اسم ذات اور نفی و اثبات دونوں ساتھ ساتھ مناسب نہیں ہے، آپ ذکر نفی و اثبات اس وقت بند کردیں اور ذکر اسم ذات ہی میں زیادہ وقت لگائیں اور آہستہ آہستہ ذکر کے وقت کو بڑھاتے جائیں، یہ خیال رہے کہ اصل چیز توجہ اور دھیان ہے، ذکر کے وقت دوسرے خیالات سے اپنے آپ کو پاک کریں، اگر تھوڑی دیر بھی انسان خدا کی طرف یکسو ہوکر متوجہ ہوجائے تو وہ حق تعالیٰ کے فیض کو اپنے دل کے اندر آتا ہوا محسوس کریگا۔

آپ نے شجرہ میں جو چند اشعار میرے متعلق بڑھا لئے ہیں، وہ آپ کا خلوص ومحبت ہے، اگر آ کو وہی اچھا لگتا ہے، تو اسی طرح پڑھا کریں الحمد اللہ بخیریت ہوں، اور آپ کے لئے دعاء گو۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام

صاحبزادگان جناب عبدالخالق صاحب مرحوم

(نظرا، محمد آباد، دربھنگہ)

محترم جناب الحاج مولوی عبدالخالق صاحب کے انتقال پر
حضرت امیر شریعت مولانا سیّد منت اللہ رحمانیؒ نے بطور تعزیت کے
تسلی بخش مکتوب مرحوم کے صاحبزادگان کے نام ارسال فرمایا۔

خانقاہ رحمانی مونگیر۔۱۶ر نومبر ۱۹۸۶ء

مکرم بندہ جناب صاحبزادگان جناب عبدالخالق صاحب، مرحوم ومغفور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

خدا کرے آپ سب بخیر ہوں!

نئے قسم کا اطلاع نامہ ملا، میں اسے مرحوم کی کرامت ہی کہوں گا، موت کا ایسا یقین اور اتنا یقین صاحب دل کو ہی ہوسکتا ہے، حق تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ دے، اور مراتب بلند فرمائے، مرحوم مسلمانوں میں صف اوّل کے لوگوں میں تھے، افسوس وصد افسوس کہ یہ صف اب خالی ہوتی جارہی ہے۔ مرحوم آپ کے والد تھے، یقیناً ان کے وصال سے صدمہ آپ کو بہت زیادہ ہوگا، لیکن مجھے بھی کم نہیں ہے، اس لئے کہ وہ ایک کامیاب مسترشد تھے۔ حق تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائے اور ان کی قبر پر ہمیشہ اپنی رحمتوں کے سایہ رکھے، اور آپ تمام پس ماندگان کو صبر وسکون بخشے۔ آمین۔

اس سے مطلع کریں کہ یہ خط انہوں نے کب اور کس طرح لکھ کر رکھا تھا، سبھوں سے دُعاء۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکاتیب بنام
حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب
(سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند)

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحبؒ صدیقی خاندان میں ۱۹۱۴ء مطابق ۱۳۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳۵۱ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے۔ حضرت مدنیؒ، حضرت شیخ الادب مولانا محمد اعزاز علیؒ، علامہ بلیاویؒ، مولانا میاں اصغر حسینؒ، مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ وغیرہ آپ کے اجل اساتذہ میں سے تھے۔ ۱۹۶۲ء مطابق ۱۳۸۳ھ میں اکابر نے آپ کو شوریٰ کا رکن منتخب کیا۔ آپ نے اپنے صلاح وتقویٰ، سنجیدگی و متانت، کم گوئی اور دارالعلوم سے بے پناہ محبت کی وجہ سے ہمیشہ شوریٰ میں شرکت کی۔ اپنی رائے گرانی سے ارکان کو متاثر کیا اور سارے اکابر کے ہر دلعزیز رہے۔ اسی لئے رجب المرجب ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۱ء میں ارکانِ شوریٰ نے بالاتفاق آپ کو دارالعلوم دیوبند کا مددگار مہتمم بنا دیا۔ آپ کی شب وروز محنت کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند کو اتنا استحکام نصیب ہوا جس کی توقع نہیں کی

جاسکتی۔آپ صاحب مکتوب حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ رفیق درس تھے۔حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد آپ نے حضرت علیہ الرحمن کی زندگی پر جو مضمون تحریر فرمایا اُسے ''حضرت امیر شریعت نقوش وتاثرات'' نامی کتاب میں دیکھ کران دونوں بزرگوں کی باہمی محبت ورفاقت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔۲۰۱۱ء میں آپ راہی ملک بقاء ہوئے اور اپنے وطن بجنور ہی میں مدفون ہوئے۔رحمۃ اللہ علیہ۔۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔۲۹/جنوری ۱۹۸۹ء

مکرم ومحترم! زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

خدا کرے مزاج بعافیت ہو۔

تدوین قانون اسلامی کا مرحلہ اب آخری شکل دیئے جانے کی منزل میں ہے، ملک کے ارباب علم نے جو مشورے دیئے تھے۔ان کی روشنی میں ترمیم واصلاح کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے، اب ۱۸/فروری سے ۲۲/فروری تک کی تاریخ اس پر آخری نگاہ ڈالنے کے لئے مقرر ہوئی ہے،(۱) اوراس کام میں اورلوگوں کے علاوہ جناب مفتی محمد ظفیر الدین صاحب کی شرکت بھی ضروری ہے۔(۲)

ان حالات میں میں جناب کو یہ لکھنا چاہوں گا کہ آپ بھی موصوف کواشارہ فرمادیں بلکہ تاکید کردیں تاکہ انہیں آنے میں ہچک نہ ہواور ضرور ہی تشریف لے آئیں،تاکہ سب مل کر قانون اسلامی پر ان تین چار دنوں میں ایک نگاہ ڈال لیں،موصوف ۱۸/فروری کی صبح تک یہاں پہنچ جائیں۔

توقع ہے کہ میری اس ہلکی سی فرمائش پر توجہ دے کر مشکور فرمائیں گے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) الحمد للہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں سے یہ مرحلہ مکمل ہوا اور آپ کے صاحبزادے گرامی قدر مفکر اسلام حضرت مولانا سیّد محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم کے زیر نگرانی یہ مجموعہ "اسلامی قانون متعلق مسلم پرسنل لاء" کے نام سے شائع ہوکر منظر عام پر آیا۔ ۱۲

(۲) حضرت مفتی ظفیر الدین صاحبؒ کے مونگیر پہنچنے کی تاکید دراصل اسلامی قانون متعلق مسلم پرسنل کے کاموں میں معاونت کے لئے تھی۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر۔ ۱۹؍رجب المرجب ۱۴۰۸ھ

مکرم بندہ جناب مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

مزاج گرامی بعافیت ہو۔

عزیز گرامی قدر مولانا محمد عتیق اللہ سلمہ (رفیق شیخ الہند اکیڈمی، دارالعلوم دیوبند) (۱) جو دارالعلوم دیوبند میں کام کررہے ہیں۔ حج وزیارت کی بے پناہ تمنا رکھتے ہیں، حسن اتفاق کہ حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے حاضری کا موقع بھی عنایت فرمادیا ہے اس لئے عزیز موصوف فرصت کی درخواست پیش کررہے ہیں، میں پرزور سفارش کرتا ہوں کہ ان کی درخواست منظور کی جائے اور پانچ ماہ کی مطلوبہ فرصت عنایت کی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے سفارش کا اور آپ کو منظوری کا اجر ضرور ملے گا۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) حضرت امیر شریعت مولانا سیّد منت اللہ رحمانیؒ کے عقیدت مند۔ ۱۲

مکتوب بنام
مولوی امداد حسین صاحب رحمانی

محترم جناب مولوی امداد حسین صاحب رحمانی حضرت امیر شریعت مولانا سیّد منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے مخصوص مریدوں میں تھے۔ حضرت امیر شریعتؒ کے متعدد مکتوبات موصوف کے نام ارسال فرمائے۔ آپ بڑے باوضع، صوم وصلوٰۃ کے پابند متقی و صالح آدمی تھے، ترجمہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کو بار بار پڑھا، آپ ہرسنگھ پور ضلع دربھنگہ، (بہار) کے باشندے آپ کے صاحبزادے محترم جناب سیف رحمانی اچھے ادیب وشاعر ہیں۔

خانقاہ رحمانی مونگیر، ۱۴/۱۱/۷۹ء

عزیزم مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

الحمد للہ ۱۰ ر نومبر کو جامعہ رحمانی کا اجلاس اور ۱۱ ر نومبر کو فاتحہ بحسن وخوبی انجام پایا، لوگوں کا یہ خیال ہے کہ گیارہ سال کے بعد اتنا بڑا اجتماع فاتحہ کے موقع پر ہوا، آپ حضرات کے نہ شریک ہونے کا افسوس رہا۔

آپ نے فرمائش کی تھی کہ روس کے سفر کے حالات لکھوں، سفر نامہ لکھنے کا موقع تو نہیں ہے، میں نے ایک مخلص مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہریؔ، قاضی شریعت مالیگاؤں (مہاراشٹرا) (۱) کو جواب میں جو تحریر بھیجی ہے۔ اس کی نقل بھیج رہا ہوں، اس سے روس کے حالات کے ایک پہلو پر روشنی پڑتی ہے، مطالعہ فرمائیں، آپ حضرات مولانا عبدالرحمن صاحب ومولانا لطف الرحمن صاحب (۲) کو بھی پڑھ کر سنادیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری مدظلہ کا تفصیلی تعارف مکتوباتِ رحمانی جلد اوّل صفحہ ۱۴۲ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

(۲) مکتوب الیہ کے متعلقین۔ ۱۲

مکتوب بنام
محترم جناب ریاض صاحب

خانقاہ رحمانی مونگیر، ۲۶؍جنوری ۸۵ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

خط ملا! مونگیر میں سردی بہت زیادہ تھی اسی لیے میں نے جنوبی ہند کا سفر کیا، مدراس، بنگلور اور بھٹکل گیا۔ بنگلور میں ہلکی ٹھنڈک تھی رات کو ایک چادر اوڑھ کے سوتا تھا۔ مدراس میں ٹھنڈک بالکل نہیں تھی۔ دن کو پنکھا چلتا تھا۔ رات کو پنکھا بند کر کے کچھ اوڑھے بغیر سوتا تھا۔ بھٹکل میں تو خاصی گرمی تھی۔ جیسے یہاں مئی کے پہلے ہفتہ میں ہوتی ہے۔ دن رات پنکھا چلا کرتا تھا۔ پسینہ آتا تھا، ہلکی گرم شیروانی لے لیا تھا، جو وہاں پہن نہ سکا۔ ۱۹؍جنوری کو یہاں واپس آیا۔ یہاں تو ٹھنڈک اب بھی خاصی ہے۔

جی ہاں میں نے پاٹھک جی کے لیے اپیل دی تھی ان کے متعلق عام خیال یہی تھا کہ وہ کامیاب نہ ہونگے اللہ نے لاج رکھ لی اور انہیں توّے ہزار ووٹوں سے کامیاب کیا۔

مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کا کام حکومت کے ہاتھوں ہوتا ہے، جسے ممبران پارلیمنٹ بناتے ہیں، ساتویں پارلیمنٹ میں بھی کانفریس آئی کی دو تہائی اکثریت تھی۔ یعنی وہ دستور ہند میں ترمیم کر سکتے تھے اور ترمیم کی، اس دفعہ تین چوتھائی کی اکثریت ہے، دستور میں ترمیم کرنے کا حق اس دفعہ بھی ہے اور غالباً کریں گے۔ اس دفعہ تو کانگریس آئی نے

اپنے ''منی فیسٹو'' میں مسلم پرسنل لاء کے تحفظ کا وعدہ کیا ہے۔

وعدہ کہاں تک پورا کیا جائے گا یہ الگ بحث ہے، ہمارے لیے گورنمنٹ جیسے پہلے تھی ویسے اب بھی ہے۔ مقابلہ پہلے بھی کرنا تھا، اب بھی کرنا ہوگا۔ ساتویں پارلیمنٹ میں مسلمان ممبران کی تعداد ستر سے اوپر تھی اس دفعہ پچاس سے بھی کم ہے۔ نئے وزیر اعظم نے اب تک جو اعلانات کیے ہیں اور بیانات جو دیے ہیں وہ امید افزاء ہیں اور کافی اچھے ہیں۔ ان پر عمل کہاں تک ہوگا، کس پر ہوگا اور کس پر نہیں اس کی خبر نہ مجھے ہے، نہ عوام کو ہے اور نہ خود وزیر اعظم کو ہے۔ کیا حالات رہتے ہیں اور ان حالات میں کیا کرنا ہوگا، یہ خدا ہی جانتا ہے۔

مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی دوسرے تو بعد میں کریں گے ہم خود اپنے ہاتھوں اپنے گھر میں کر رہے ہیں، مسلمانوں کے لاکھوں گھرانے ایسے ہیں جہاں روزانہ شریعت وسنت کے خلاف عمل ہوتا ہے۔ کیا ارریہ کے علاقہ میں ایسا نہیں ہو رہا ہے؟ اس لیے میرے عزیز دوسروں پر تبصرہ کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھئے۔ اگر ہم لوگ مسلم پرسنل لاء پر خود پوری طرح عمل کریں تو حکومت یا ممبران پارلیمنٹ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی نہیں کر سکتے۔

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

ریاض صاحب (۱) اپنے جاننے والوں سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) حضرت امیر شریعتؒ کے گہرے عقیدت مند۔ ۱۲

مکاتیب بنام
گمنام شخصیات

اگلے صفحات میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چند مکاتیب درج کیے جارہے ہیں، یہ اہم ترین مکتوبات احقر کو استاذ محترم حضرت مولانا عبدالسبحان صاحب رحمانی استاذ جامعہ رحمانی مونگیر سے ملے ہیں، جن پر مکتوب الیہ کا نام نہیں ہے، مکاتیب کی اہمیت کی بنا پر انہیں شائع کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو جزاء خیر دے کہ انہوں نے حضرت کے املاء

کراتے وقت ان مکاتیب کو اپنی ڈائری میں نوٹ فرمالیا تھا۔

خانقاہ رحمانی مونگیر

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنہوں نے ایمان کے ساتھ اپنی آنکھوں سے سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، انکے متعلق قرآن کا فیصلہ ہے کہ خدا ان سے راضی ہوا اور وہ خدا سے راضی ہوئے، نہ صرف وہ بلکہ خدا ان سے بھی راضی ہوا، جنہوں نے انکی پیروی کی (۱) انہیں قرآن نے جنت کی بشارت دی ہے، (سورہ توبہ آیت ۱۰۰) اور وہ لوگ جنہیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا موقعہ نہیں ملا، لیکن انہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ ''تابعی'' کہلاتے ہیں، ان کے متعلق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے جہنم کی آگ نہیں چھوسکتی، جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا (۲) (مشکوٰۃ باب المناقب صفحہ ۵۵۴۔ ترمذی باب ماجاء فی فضل من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی صحابہ کرام کو اور تابعین کو۔ یعنی تابعین کے لیے بھی یہ بشارت دی گئی کہ انہیں آگ کے عذاب سے دوچار نہیں ہونا پڑیگا۔

ایک اور موقع پر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''سب سے اچھے لوگ میرے زمانہ کے لوگ ہیں، پھر اچھے لوگ وہ ہوں گے جو میرے زمانہ کے بعد آئیں گے اور وہ لوگ بھی اچھے ہوں گے، جو تیسرے دور میں رہیں گے (۳) تو

دوسرا دور صحابہ کرام کا اور تیسرا تابعین کا ہوا، (بخاری شریف باب فضائل اصحاب النبیؐ الخ

(۱) پوری آیت اس طرح ہے، والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان، رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعد لھم جنت تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا، ذالک الفوز العظیم (سورہ توبہ آیت ۱۰۰ پ۱۱)۔۱۲

(۲) حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں: وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتمس النار مسلما رأنی او رای من رانی رواہ الترمذی (مشکوۃ باب المناقب صفحہ ۵۵۴)۔۱۲

(۳) حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں: عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم (بخاری شریف، باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱/۵۱۵)۔۱۲

وباب لایشھد علی شھادۃ جور اذا اشھد) اسی طرح ایک اور موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان سمندر عبور کر کے جہاد کریں گے، اس جہاد میں شریک ہونے والوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے گا، (بخاری شریف جلد اول کی آخری حدیث باب غزوۃ المرأۃ (۱) وباب رکوب البحر (۲) اور تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے سمندر عبور کر کے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی اس لیے اس جہاد کا محل قسطنطنیہ ہے، جس کے شرکاء کے لیے مغفرت کی بشارت دی گئی ہے۔

حضرت امیر معاویہ (۳) رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں قرآن مجید کی کتابت کی، کاتبین وحی میں ان کا نام نامی بھی ہے، ان کا شمار فقہاء صحابہ اور عرب کے چند دانشوروں میں کیا گیا ہے، یزید (۴) ان کے ہی بیٹے تھے، پیدائش باختلاف روایت ۲۵ھ یا ۲۷ھ کی ہے، گویا یزید ایک صحابی کے گھر پیدا ہوئے، اور صحابی ہی

(۱) بخاری شریف ۱/۴۰۳۔۱۲

(۲) بخاری شریف ۱/۴۰۵۔۱۲

(۳) حضرت امیر معاویہ بعثت نبوی سے پانچ سال قبل عرب کے مشہور خاندان قریش میں پیدا ہوئے، آپ کے والد حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ کے معزز سرداروں میں شمار ہوتے تھے، آپ کے اندر بچپن ہی سے عزم وحوصلہ کے آثار ظاہر تھے، نوعمری کی حالت میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھ کر کہا تھا، کہ میرا یہ بیٹا بڑے سر والا ہے، اور قوم کا سردار بننے کے لائق ہے، بعض مصلحتوں اور مجبوریوں کی وجہ سے انہوں نے اپنے خاندان کے ساتھ فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام کا اظہار کیا، بہترین عادل منصف اور حکمراں کے اوصاف وکمالات آپ کی ذات میں موجود تھے، آپ کو کاتب وحی ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ کی امانت

ودیانت، احساس ذمہ داری، کتابت وحی اور دوسری صفات کی وجہ سے آپؐ نے آپ کے لیے یہ دعاء فرمائی، اے اللہ معاویہ کو ہدایت کرنے والا، ہدایت پانے والا اور اس کے ذریعہ ہدایت عطا فرما۔ ۴۱ھ میں حضرت حسن نے صلح کر کے خلافت آپ کے سپر دکی تھی، آپ کے دورِ خلافت میں بحری بیڑے کے ذریعہ جزیرہ قبرص فتح ہوا، افریقہ اور روم کے کچھ قلعہ فتح ہوئے، اس کے علاوہ اور بھی دیگر مقامات پر اسلامی پرچم لہرایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی قسطنطنیہ پر زبردست لشکر روانہ کیا، اور یہی وہ غزوہ ہے، جس میں شرکت کرنیوالوں کو مغفرت کی پیشن گوئی آپ نے کی تھی، اطاعت رسول و عشق نبوی، خشیت الٰہی، حلم و بردباری اور نرم روی آپ کے بلند اوصاف تھے، سادگی کا یہ عالم تھا کہ دمشق کے بازار میں پیوندلگی ہوئی قمیص پہن کر چکر لگاتے اور دمشق کی جامع مسجد میں خطبہ دیتے، ۲۲/رجب المرجب ۶۰ھ میں دمشق میں وفات پائی، رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

(۴) ابوخالد یزید حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ ہیں، حکومت و امارت کے گھر میں آنکھیں کھولی تھیں، حضرت امیر معاویہ نے یزید کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ رکھی تھی، ایک یا دو مرتبہ یزید کو امیر حج بنا کر بھی بھیجا تھا، قسطنطنیہ کے حملے اور محاصرے میں بھی وہ ایک حصہ فوج کے سردار تھے، حضرت امیر معاویہ کے بعد یزید کی سلطنت تقریباً پونے چار سال رہی۔ ۶۴ھ میں وفات پائی۔ ۱۲

کی گود میں کھیلے، اور پرورش پائی، اور نہ معلوم کتنے صحابہ کرام کو ایمان کے ساتھ اپنی نگاہوں سے دیکھا، اس لیے یزید کے تابعی ہونے میں کیا شبہ ہے، یزید تابعی تھے، اور مذکورہ بالا حدیثوں کا مصداق جن افراد کو قرار دیا جاسکتا ہے، ان میں ایک یزید کی شخصیت بھی ہے، یزید کے متعلق تاریخ اسلام (مصنفہ شاہ معین الدین احمد ندوی، مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ جلد دوم صفحہ ۳) میں لکھا ہے کہ قسطنطنیہ کی مشہور مہم میں بھی تھا، اور ایک روایت کے مطابق فوج کا سپہ سالار تھا۔

مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی اپنی تصنیف تاریخ اسلام (۱) جلد دوم صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں، صحابہ کرام میں چونکہ آنحضرت کی یہ حدیث مشہور تھی اور سب کو معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو قیصر کے شہر پر حملہ آور ہوگا، وہ مغفرت یافتہ ہے، لہذا صحابہ کرام میں سے حضرت عبد اللہ بن عمر (۲)، عبد اللہ بن زبیر (۳)

(۱) حضرت مولانا شاہ اکبر نجیب آبادیؒ کی تصنیف تاریخ اسلام تین جلدوں پر مشتمل ہے، اور مقبول ہے، اکثر و بیشتر کتب خانوں میں دستیاب ہے، مصنف علیہ الرحمہ نے عمدہ انداز میں خلفاء کے دورِ حکومت اور نظام سلطنت کی تاریخ مرتب کی ہے۔ ۱۲

(۲) حضرت عبد اللہ بن عمر جلیل القدر صحابی ہیں اور حضرت عمر فاروق کے سب سے زیادہ باکمال صاحبزادہ ہیں، ان کے متقی ہونے کی شہادت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی آپ نے فرمایا عبد اللہ بہترین شخص ہیں، کیا ہی اچھا ہو جو تہجد بھی پڑھنے لگیں، اس فرمان کو سننے کے بعد آپ رات کو برائے نام سوتے تھے، ساری رات نماز میں مشغول رہتے تھے،

اور جب صبح صادق کا وقت قریب آجاتا، تو استغفار شروع کردیتے، اپنی پوری زندگی زاہدانہ گذاردی، بچپن ہی میں اپنے والد کیساتھ ایمان لائے اور اپنے والد کے ساتھ مدینہ ہجرت کی، کم عمری کی وجہ سے غزوہ بدر اور احد میں شریک نہ ہوسکے، غزوہ خندق میں صرف پندرہ سال کی عمر میں شرکت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کی، چوراسی سال کی عمر میں ماہ ذی الحجہ ۷۳ھ کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی، اور وہیں مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

(۳) حضرت عبداللہ بن زبیر کی کنیت ابوحبیب ہے، خود بھی صحابی ہیں، اور صحابی کے بیٹے بھی ہیں، آپ کے والد حضرت زبیر بن عوام عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں، اور آپ کی والدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن تھیں، آپ کی دادی حضرت صفیہ آپ کی پھوپھی تھیں، آپ کے مدینہ ہجرت کرنے کے بیس ماہ بعد پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں مہاجرین کی پہلی اولاد میں سے ہیں، قائم اللیل، صائم النہار، صلہ رحمی کرنے والے اور بڑے بہادر سپہ سالا رتھے، عرصہ تک مکۃ المکرمہ میں خلیفہ رہے، عبدالملک بن مروان کے حکم سے حجاج بن یوسف ثقفی جمادی الاولیٰ ۷۲ھ میں کوفہ سے روانہ ہوا اور مکہ مکرمہ کا محاصرہ کرلیا، یوم سہ شنبہ ماہ جمادی الثانی ۷۳ھ کو آپ رضی اللہ عنہ نے شامیوں سے لڑتے ہوئے شہادت نوش کیا۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

حضرت عبداللہ بن عباس (۱) حضرت حسین بن علی، حضرت ابوایوب انصاری (۲) وغیرہم وعدۂ مغفرت کے شوق میں آ آکر شریک لشکر ہوئے، ایک عظیم الشان لشکر مرتب ہوگیا تو حضرت امیر معاویہ نے سفیان بن عوف کی ماتحتی میں اپنے بیٹے یزید کو بھی جو صالغہ فوج کے افسر تھے، ایک حصہ فوج کا سپہ سالار بنا کر روانہ کیا، یہ لشکر بحری راستے سے روانہ ہوا اور ایک حصہ بری راستے بھی قسطنطنیہ کی جانب روانہ کیا گیا، مسلمانوں نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا، اوپر درج کی ہوئی حدیثوں اور دونوں کتابوں کے اقتباسات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جنگ قسطنطنیہ میں شریک ہونے والوں میں یزید بھی تھے، اور جنگ میں شریک لوگوں کی مغفرت کی بشارت حضور نے دی ہے، اب آپ یزید کے بارے میں خود ہی فیصلہ کرلیجئے،

مذکورہ بالا تحریر کے ذریعہ آپ کے تمام سوالوں کے جوابات ہوگئے، اب مجھ سے یہ نہ لکھوایئے کہ فلاں غلط اور فلاں صحیح اور فلاں کافر و فلاں مسلمان، آپ خود فیصلہ کرسکتے ہیں۔

ایک بات اور اخیر میں عرض کردوں یہ واقعات ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کے ہیں،

(۱) حضرت عبداللہ بن عباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں، آپ کی ولادت ہجرت سے تین سال قبل مکہ مکرمہ میں ہوئی، اور فتح مکہ سے پہلے اپنے والد عباسؓ اور والدہ ام الفضل کے ساتھ مدینہ طیبہ ہجرت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت انکی عمر صرف تیرہ سال کی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا، اے

اللہ ان کو دین کی سمجھ عطا فرما۔ اسی دعاء کا نتیجہ تھا کہ بڑے بڑے صحابہ کرام عبداللہ بن عباس کو حبر الامہ، متر جمان القرآن، بحر العلم اور امام التفسیر جیسے بلند کلمات سے یاد کرتے تھے، بڑے عابد وزاہد اور متقی وپرہیزگار صحابی تھے، حضرت عمرؓ بھی مشکل مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنی مجلس میں انہیں طلب فرماتے اور ان کے مشورہ کو قبول فرماتے، آپ کی وفات ۸۶ھ میں طائف میں ہوئی۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

(۲) آپ کا پورا نام خالد بن زید البخاری ہے، ابو ایوب کنیت ہے، جب آپؐ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے، تو آپ ہی کے مہمان ہوئے، اور تقریباً سات ماہ ان ہی کے گھر پر قیام فرمایا، آپ کے راحت وآرام کے لیے بھرپور کوشش کرتے، تقریباً ہر غزوہ میں آپ کے ساتھ رہے، حضرت امیر معاویہ کے زمانۂ خلافت میں بیماری کے باوجود نوے کی سال عمر میں دین کی خاطر قسطنطنیہ کا سفر کیا، جب راستے میں طبیعت زیادہ خراب ہوئی، تو فرمایا، میں نے حضور سے سنا ہے کہ جو اللہ کے راستے میں اپنے گھر سے جتنا دور جا کر مرے گا، قیامت کے دن وہ اتنا ہی مجھ سے قریب ہوگا، اس لیے میری موت کے بعد بھی میری لاش کو ساتھ لے چلنا اور جہاں تمہاری آخری منزل ہو وہاں مجھے دفن کرنا، راہ ہی میں آپ کا وصال ہوا، اور جب اسلامی قافلہ قسطنطنیہ پہنچا تو وہاں ان کو دفن کیا گیا، آپ کی وفات ۵۲ھ میں ہوئی۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

اگر چہ مؤرخین اسلام نے ہر واقعہ کو سند کے ساتھ لکھا ہے، اور ان کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ واقعہ میں نے فلاں سے، انہوں نے فلاں سے، انہوں نے فلاں سے اور فلاں نے یہ واقعہ فلاں صاحب سے سنا، یا خود اپنی آنکھوں سے دیکھا، لیکن پھر بھی نقل در نقل اور پھر اس سے نقل میں فرق پڑسکتا ہے، اس لیے اس زمانہ کے ایسے حوادثات وواقعات جن میں دونوں جانب صحابی ہوں، ایک جانب صحابی اور دوسری طرف تابعی یا ایسے لوگ جن کے لیے جنت کی خوشخبری اور مغفرت کی بشارت دی جاچکی ہے، ایسے معاملات وحوادث میں سکوت ہی مناسب ہے، اور اسی میں ایمان کو امن حاصل ہوگا، اس میں بحث کرنا اور اسے کریدنا مناسب نہیں ہے، ایک جملہ اور لکھدوں، ہمیں یزید اور دوسرے حضرات کی مغفرت کی دعا سے پہلے اپنی مغفرت کی فکر کرنی چاہئے، تلک امة قد خلت لها ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون (۱) (سورہ بقرہ)

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) ترجمہ: وہ ایک جماعت تھی جوگذر چکی، ان کے واسطے ہے، جوانھوں نے کیا، اور تمہارے واسطے ہے وہ، جوتم نے کیا اور تم سے ان کے کاموں کی پوچھ نہیں ہوگی۔ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۳۴، ۱۴۱، پ ۱)۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر

عزیز مکرم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت دنوں کے بعد محبت نامہ ملا،

حق تعالیٰ آپ کو صحت وعافیت کے ساتھ ملک وقوم کے لیے سلامت باکرامت رکھے، (آمین) اس ڈالڈائی دور میں دواؤں نے اثر چھوڑ دیا، اس لیے اصول صحت کا خیال اور غذا میں پرہیز اصلی دوا ہے، اور سچی بات تو یہ ہے کہ دوا اور دعاء دونوں اثر کرنے سے خالی ہے، اثر تو حکم خداوندی میں ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام (۱) کا ایک واقعہ مشہور ہے، اس کے صحیح ہونے کی ذمہ داری نہیں لیتا ہوں، لیکن عبرت آمیز ضرور ہے، سیدنا موسیٰ بیمار پڑے اور زندگی کی پہلی بیماری تھی، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ بیمار ہوں، شفاء عطاء فرمایئے، حق تعالیٰ نے وحی کی کہ جنگل میں جاؤ، فلاں قسم کی جڑی توڑو اور اسے استعمال کرو، اچھے ہوجاؤ گے، ایک ہی خوراک میں اچھے ہوگئے، مگر سیدنا موسیٰ نے جڑی پہچان لی، کچھ عرصہ بعد پھر بیمار پڑے، تو خدا سے دعا نہیں کی، جنگل گئے اور اسی جڑی کو توڑا اور استعمال کرنا شروع کردیا، متعدد خوراکیں لیں، مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا، جب محسوس کیا کہ

جڑی کوئی اثر نہیں کر رہی ہے، تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی، وہاں سے جواب ملا، کہ اے موسیٰ جب تم پہلی مرتبہ بیمار ہوئے تو تم نے دوا کی تلاش نہیں کی، مجھ سے کہا، میں نے دوا بتلائی اور اس کو حکم دیا

(۱) حضرت موسیٰ جلیل القدر نبی ہیں، قرآن مجید میں ایک سو چھتیس مرتبہ آپ کا ذکر آیا ہے، خدا تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بھی عطا فرمایا۔ آپ علیہ السلام کے والد کا نام عمران تھا، پندرہویں یا سولہویں صدی قبل مسیح پیدا ہوئے، ایک شہزادہ کی طرح فرعون کے شاہی محل میں پرورش پائی، ایک مظلوم اسرائیل کی مدد کرتے ہوئے، فرعون کی قوم کے ایک آدمی کو گھونسا مار دیا، جس کی وجہ سے وہ مرگیا، بالآخر مصر چھوڑ کر آپ مدین چلے گئے، اور وہاں حضرت شعیب علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے آپ کی امانت داری کو دیکھ کر اپنی بیٹی صفورا سے آپ کا نکاح کر دیا، جب اہل خانہ کو لے کر مدین سے مصر روانہ ہوئے، تو راستے میں کوہ طور پر اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا، اور مصر پہونچ کر آپ بنی اسرائیل کی اصلاح اور فرعون کو دعوت حق دینے میں مشغول ہوگئے، چار مشہور آسمانی کتابوں میں ''تورات'' بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا، ایک سو بیس سال کی عمر میں آپ وفات پاگئے، اور فلسطین کے مقام ''اریحا'' میں سرخ ٹیلے کے قریب مدفون ہوئے۔ ۱۲

کہ تم کو فائدہ پہونچائے، تم اچھے ہوگئے۔ اس دفعہ تم نے مجھ سے نہیں کہا، بلکہ دوا کی تاثیر پر بھروسہ کیا، لیکن اسمیں تاثیر کہاں، تاثیر تو میرے حکم میں ہے، اب تم نے ہم سے کہا ہے، جاؤ وہی جڑی استعمال کرو، اچھے ہو جاؤ گے، پھر جا کر سیدنا موسیٰ نے وہی جڑی استعمال کی، شفاء ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ اصل چیز حکم خداوندی ہے، نہ کوئی اثر دعا اور نہ کوئی اثر دوا میں ہے، دعا اور دوا حکم خداوندی کو متوجہ کرنے کا ذریعہ ہے، وہ خالق ہے اور مالک ہے، سارا خیر اسی کے ہاتھ میں ہے، تمام شروں سے بچنا اسی کی رحمت و توفیق سے ممکن ہے، پھر آدمی دوسرے کے سامنے کیوں ہاتھ پھیلائے۔

بات بھی کھوئی التجا کر کے

جس کو ہم نے اپنا آقا اور مالک مان لیا، اور یقین کر لیا، تو پھر ہم کسی اور کے دروازے پر کیوں جائیں، اگر ہمارے آقا کا خزانہ خالی ہو تو اور کس سے مانگیں؟ یہ انبیاء اور یہ اولیاء، یہ صلحاء اور اتقیاء یعنی اللہ کے سارے محبوب بندے، یہ سب بندے ہیں، خدا نہیں، یہ سب محتاج ہیں، غنی نہیں ہیں، واللہ غنی وانتم الفقراء، ان اللہ غنی و نحن الفقراء (حدیث) لیکن

یہ سب اللہ کے محبوب ہیں، خدا ان کو پیار کرتا ہے، ان کی بات سنتا ہے، اور اکثر مان لیا کرتا ہے، حشر کے میدان میں حق تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کا حق دیا، قرآن مجید کے حافظوں کو بھی حق دیا، اور مختلف لوگوں کو یہ حقوق ملے، شفاعت کے معنی سفارش کے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جس کو اس نے شفیع بنایا، اس کی سفارش قبول کرے گا، تو اللہ کے ان نیک اور محبوب بندوں سے ہم کچھ طلب نہیں کر سکتے، سفارش کرا سکتے ہیں۔

سیدنا عمر بن الخطابؓ (۱) کی خلافت کا زمانہ تھا، مدینہ میں قحط پڑا، بارش بند ہوگئی،

(۱) حضرت عمر فاروق کا شمار عرب کے بہادروں میں ہوتا تھا، اسلام قبول کرنے سے پہلے سے ان کی جرأت، ہمت اور شجاعت کی دھاک تھی، جب آپ ایمان لائے تو مسلمان خانہ کعبہ میں کھلم کھلا نماز پڑھنے لگے، آپ نے ہجرت کی، مگر کوئی بھی آپ کا پیچھا کرنے کی ہمت نہ کر سکا، آپ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بڑی تقویت پہونچی، حضرت صدیق اکبر کے وصال کے بعد مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ بنے، آپ کے ساڑھے دس سالہ دور خلافت میں اسلام خوب پھیلا، بڑی بڑی سلطنتیں فتح ہوئیں، روم اور فارس جیسی طاقتور سلطنتوں پر اسلامی پرچم لہرایا، اور مسلمان بڑھتے ہوئے ہندوستان، چین اور یورپ کی سرحدوں تک پہنچ گئے، آپ کی خلافت بعد کے حکام اور خلفاء کے لیے ایک نمونہ ہے، نماز فجر میں فیروز نامی عیسائی نے آپ کو شدید زخمی کر دیا، جس کے تین دن کے بعد آپ کی شہادت ہوگئی، حضرت صہیبؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور روضہ اقدس میں تدفین ہوئی۔ ۱۲

خلیفہ دوم نے نماز استسقاء کے بعد حضرات حسنین کو آگے کھڑا کیا، اور ان دونوں کے وسیلے سے دعاء مانگی، مؤرخین لکھتے ہیں کہ دعاء ختم نہیں ہونے پائی تھی کہ پانی برسنے لگا، اس کی مثال یوں سمجھئے کہ آپ کا کوئی مقدمہ کلکٹر کے اجلاس میں ہو، اس مقدمہ کی پیروی کے لیے آپ وکیل مقرر کرتے ہیں، وہ وکیل قانون جانتا ہے، کلکٹر کے اجلاس کے آداب کو جانتا ہے، قانون کے دائرے میں درخواست لکھتا ہے، درخواست لے کر کلکٹر کے اجلاس میں جاتا ہے، حاکم کے تیور کو پہچان کر درخواست پیش کرتا ہے، وکیل کو آپ حاکم نہیں سمجھتے، یقین کرتے ہیں کہ حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہی کے ہاتھ میں ہے، اگر آپ نے وکیل کو حاکم سمجھا تو غلط، بس تقریباً ایسی ہی مثال حق جل مجدہ اور اس کے محبوب بندوں کی ہے، اس کے سارے محبوب بندے وکیل ہیں، سفارشی ہیں، دربار الٰہی کے آداب سے واقف ہیں، تیور کو پہچاننے والے ہیں، ہمارے مقدمہ کی اچھی پیروی کر سکتے ہیں، حاکم ہرگز نہیں!

خیر بات کہاں سے کہاں جا پہنچی، خدا آپ کو اچھا رکھے، دوائیں استعمال کیجئے، مگر اس پر بھروسہ مت رکھئے، دعاء کثرت سے کیجئے، کہ اس سے دوا میں تاثیر پیدا ہوگی، اور حکم خداوندی متوجہ ہوگا، آپ جانتے ہی ہیں کہ دعاء کے لیے اہلیت شرط نہیں ہے، دیکھئے وہ مجھ جیسے گندے ناپاک کی بھی سن لیتا ہے، عرصہ سے میری یہ خواہش تھی کہ رمضان کا مبارک مہینہ حرمین شریفین میں گذرے، اور میں رمضان شریف میں خاص طور پر اس کے لیے دعاء کرتا تھا، مالک نے سن لیا، اور اس کا انتظام بھی کر دیا ہے، ۱۶/ رمضان سے ۲۰/ رمضان تک مکہ معظّمہ میں ایک عالمی کانفرنس ہو رہی ہے، اس میں مجھے بھی مدعو کیا گیا ہے، دعوت نامہ بھی آ گیا، اور کرایہ بھی آ گیا، ویزہ کی دیر ہے، انشاء اللہ دو چار روز میں دہلی، بمبئی، کویت ہوتے ہوئے جدہ پہونچ جاؤنگا، مکہ جا کر عمرہ کرلوں گا، اور اسی دن جدہ لوٹ کر ہوائی جہاز سے مدینہ چلا جاؤں گا، ۱۵/ رمضان تک انشاء اللہ مدینہ طیبہ میں رہوں گا، ۱۶/ کو مکہ مکرمہ حاضر ہو جاؤں گا، کانفرنس میں شریک ہوں گا، اور انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰/ کی شام سے حرم مکہ ہی میں معتکف رہوں گا، نئے حرم کعبہ کے نیچے تہہ خانہ بنا ہے، اور سو کمرہ نکلے ہیں، حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک کمرہ مجھ کو بھی اس سال کے اعتکاف کے واسطے دلوایا ہے، یہ سارے کمرے حرم ہی میں ہیں، عید کے بعد پھر دو روز کے لیے مدینہ کی حاضری ہوگی، اس کے بعد دوبئی، کویت اور زامبیا کا دورہ کرتے ہوئے، انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸/ شوال تک واپس ہو جاؤں گا، آرزو تو اپنی یہی ہے، اگر اب مالک کی مرضی بھی ایسی ہوگی، تو انشاء اللہ یہ منصوبہ پورا ہوگا۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر۔۱۵ رفروری ۱۹۷۸ء

مکرم بندہ وعلیکم السلام رحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، جتنا آپ پڑھتے ہیں، وہ مناسب ہے، زیادہ پڑھنا ضروری نہیں، تھوڑا پڑھیں، مگر پوری توجہ اور دھیان سے پڑھیں، ذکر وشغل اور عبادت وریاضت کا مقصد حق تعالیٰ کا استحضار ہے کہ انسان کا دل ودماغ کبھی اپنے پروردگار کے خیال سے خالی نہ رہے، اور دل بیار دست بکار کا نقشہ سامنے آجائے۔

حضرت مولانا شاہ فضل رحمن (۱) قدس سرہ نے فرمایا، کہ مقامات طے کرنے سے کیا ہوتا ہے، اخلاص ہونا چاہئے، فرمانے لگے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء (۲) رحمۃ اللہ علیہ کا صرف مقام قلب جاری تھا، مگر حق تعالیٰ نے محض اخلاص کی بدولت خواجہ کو اتنا بلند وبالا مقام عنایت فرمایا۔

(۱) حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن حدیث شریف کے بلند پایہ عالم دین، اور اپنے زمانہ کے صاحب کشف وکرامات بزرگوں

میں سے تھے، ۱۲۰۸ھ میں ملاواں میں پیدا ہوئے، نسباً صدیقی ہیں، آٹھویں صدی کی ابتداء میں آپ کے اجداد میں سب سے پہلے شیخ شہاب الدین زاہدؒ ہندوستان تشریف لائے، اور بہار میں سکونت اختیار کی، آپ نے مولانا نور بن انوار انصاری فرنگی محلی اور دوسرے علماء لکھنؤ سے درسیات پڑھیں، پھر مولانا حسن علی لکھنوی کی رفاقت میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ غلام علی اور شاہ محمد آفاق اور دوسرے مشائخ کبار سے ملاقات کی، اسی سفر میں حضرت شاہ عبدالعزیز سے حدیث مسلسل بالاولیت اور مسلسل بالمحبت کی سند لی، اور صحیح بخاری شریف کے کچھ حصہ کی سماعت کی، اور وطن واپس آئے، حضرت شاہ صاحب کی وفات کے بعد دوبارہ دہلی کا سفر کیا، اور حضرت شاہ اسحٰق سے صحاح ستہ کا درس لیا، مدت تک حضرت شاہ محمد آفاق کی صحبت میں رہ کر طریقت کی تعلیم حاصل کی، اور اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے، عرصہ تک ملاواں میں قیام فرمایا، اور گنج مرادآباد منتقل ہوگئے، جو ملاواں سے چار میل پر ہے، سنت نبوی کے پابند اور دنیا سے بے رغبت بزرگ تھے، علم وعمل، زہد وتقویٰ، شجاعت وکرم، امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں اپنے معاصرین میں بہت ممتاز تھے، اور علماء وصلحاء کا مرجع تھے، اخلاص ونیت، گریہ وزاری، ذکر واستحضار، حسن اخلاق میں اپنی مثال آپ تھے، قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری آپ کے اجل خلفاء میں ہیں، حضرت مولانا حکیم سید عبدالحی نے اپنی تصنیف ''نزہۃ الخواطر'' میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہوکر میں قسم کھاؤں کہ میں نے دنیا میں ان سے بڑھ کر کریم، درہم ودینار سے بے تعلق، کتاب وسنت کا پیرو نہیں دیکھا، تو میں حانث نہیں ہوگا، ۸ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ میں گنج مرادآباد میں آپ نے وفات پائی اور مرادخان کے مقبرے میں دفن ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۲) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ چشتیہ سلسلہ کے مشہور بزرگ گزرے ہیں، آپ کا آبائی وطن بخارا ہے، مگر پیدائش بدایوں میں ۶۳۶ھ میں ہوئی، پانچ سال کے تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا، والدہ نے آپ کی پرورش اور تربیت فرمائی، علوم ظاہری میں کمال حاصل کرنے کے بعد علوم باطنی کے لیے بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اس لیے میرے محترم! اخلاص پیدا کیجئے، جو کام کیجئے، اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کیجئے، نماز روزہ بھی اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو، اور کھانا پینا بھی اسی کے واسطے ہو، حدیث شریف میں آیا ہے کہ من کان للہ کان اللہ لہ جو اللہ کا ہوجاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا ہوجاتا ہے، آپ ملازم ہیں، آپ اپنے فرائض اللہ تعالیٰ کے ہی واسطے انجام دیجئے، اور پوری ایمانداری سے انجام دیجئے، وظیفہ چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے، لیکن ملازم ہونے کی بنیاد پر اپنی ذمہ داریوں کی ادائے گی —— میں فرق نہ آنے پائے آپ کا خواب اچھا ہے، اتفاقی طریقہ پر نماز کا قضا ہونا کوئی بڑا جرم نہیں ہے۔ سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے تشریف لا رہے تھے، ایک جگہ رات کو دیر سے پہونچے، اور پڑاؤ کیا، سب تھکے ماندے تھے، رات کافی ہوچکی تھی، حکم کے بموجب سبھوں نے اپنی سواریاں

کھولدیں، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صبح کی نماز کے لیے کون بیدار کرے گا، آپ کے خادم و عاشق حضرت بلال رضی اللہ عنہ(۱) کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں جاگتا رہوں گا، اور صبح کو اٹھاؤں گا، سیدنا بلالؓ نے اپنا رخ پورب کیا اور اونٹ کے کجاوا سے کمر لگا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور بیعت وخلافت سے سرفراز ہوئے، دعوت دین کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیا تھا، عہد علائی کے آخری چند سالوں میں شراب وکباب، فسق وفجور اور بہت ساری برائیاں عام تھیں، لیکن آپ کی محنت وکوشش کے ذریعہ ہندوستان کے اکثر مسلمان عبادت، تصوف وزہد کی طرف مائل ہوئے، آپ کی خانقاہ میں اس قدر لوگ آتے کہ بادشاہ کے دربار میں بھی اتنی بھیڑ نہ ہوتی تھی، انتقال سے چالیس دن پہلے کھانا، پینا تقریباً بالکل چھوڑ دیا تھا، ہر وقت روتے رہتے تھے، آنسو تھمتے ہی نہ تھے، اخلاص وللّٰہیت، زہد وورع، حسن اخلاق آپ کے نمایاں اوصاف تھے، ۷۲۵ھ میں وفات پائی اور دہلی میں مدفون ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔ آج بھی دہلی میں ایک محلہ حضرت نظام الدین اور ریلوے اسٹیشن آپ کے نام منسوب ہے۔ ۱۲

(۱) سید بلال حبشی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، مسجد نبوی کے مؤذن تھے، آپ کے والد کا نام رباح اور والدہ کا نام حمامہ تھا، حبشی النسل تھے، اسلام کے ابتدائی دور میں ہی مسلمان ہو گئے تھے، چونکہ مشرکین مکہ کے غلام تھے، اس لیے قبول اسلام کی بنا پر آپ کو مختلف طریقوں سے اذیتیں دی گئیں، کبھی سخت گرمی میں دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریت پر آپ کو سیدھا لٹا کر سینہ مبارک پر پتھر کی بڑی چٹان رکھی جاتی، تو کبھی زنجیروں میں باندھ کر کوڑے لگائے جاتے، تاکہ اسلام سے منہ موڑ لیں، مگر ان اذیتوں کے باوجود احد احد کی صدا لگاتے کہ خدا صرف ایک ہے، آپ کی اس حالت کو دیکھ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آپ کو آزاد کیا، آپ نے مدینہ ہجرت فرمائی، اور غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے، آپ صلی اللہ کی وفات کے بعد ملک شام چلے گئے، اور ۲۰ھ میں دمشق کے قریب وصال فرمایا۔ ۱۲

کر بیٹھ گئے، کہ جیسے پورب سے صبح صادق نمودار ہوگی، سب کو اٹھاؤں گا، یہ بھی تھکے ماندے تھے، انہیں بھی نیند آگئی، اور بیٹھے بیٹھے سو گئے، آفتاب نکل آیا اور سورج کی کرنیں روئے مبارک پر پڑیں، پوری فوج سوئی ہوئی تھی، سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں کھلیں، پکارا، یا بلال! لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ سیدنا بلال نے جواب دیا، جس چیز نے آپ کی آنکھوں پر قبضہ کرلیا تھا، اسی نے میری آنکھوں پر بھی قبضہ کرلیا، آپ نے پوری فوج کو اٹھایا اور فرمایا اس وادی کو چھوڑ کر آگے چلو، اس وادی پر شیطان نے قبضہ کرلیا ہے، کچھ ہی دور آگے چل کر آپ نے پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا، سواریاں کھول دی گئیں، آپ نے اور پوری فوج نے ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کیا، اور قضا نماز ادا کی، تو ایسے حالات آسکتے ہیں، کہ ایک مؤمن کی نماز قضا ہو جائے، لیکن آپ

نے یہ لکھا ہے کہ خواب ہی میں نماز کے قضا ہونے کا غیر معمولی صدمہ اور قلق ہوُا، یہ بڑی قیمتی چیز ہے، یہی صدمہ اور افسوس توبہ ہے، زبان سے توبہ کرنا، توبہ نہیں، انسان سے کوئی غلطی ہوئی، کوئی سہو ہوُا، اور اس پر اسے افسوس، رنج وغم اور شرمندگی ہوئی، یہی توبہ ہے، اسی کا نام انابت ہے، ''جو توبہ'' افسوس وشرمندگی کے بغیر ہو وہ توبہ نہیں ہے، مؤمن وکافر میں یہی فرق ہے، مؤمن اگر غلطی کرتا ہے، تو شرمندہ ہوتا ہے، اس غلطی پر اسے رنج ہوتا ہے، آئندہ غلطی کے ارتکاب نہ کرنے کا عہد کرتا ہے، یہ سب ایمان کی نشانی ہے، اور کافر ایک گناہ کرتا ہے، اور اس پر خوش ہوتا ہے، اتراتا ہے، اور پھر دوسرے گناہ کا منصوبہ بناتا ہے، آپ کو اپنی نماز کے قضا ہونے کا خواب ہی میں بہت غم وافسوس ہوُا، آپ کے ایمان کی نشانی ہے۔

سیدنا امیر معاویہ جلیل القدر صحابی ہیں، ''وحی'' کے لکھنے والوں میں سے ایک آپ بھی ہیں، ایک روز شیطان نے آپ کو صبح صبح خوب تھپکیاں دیں، یہاں تک کہ صبح کی اذان بھی ہوئی، اور جماعت بھی ہوگئی، اور آپ کی آنکھ نہ کھلی، آفتاب نکلنے کے بعد حضرت امیر معاویہ نے صبح کی نماز قضا کی، لیکن انہیں نماز کے قضا ہونے کا بے حد صدمہ ہوُا اور روئے، اور بہت روئے۔

دوسرے روز صبح کو اذان سے پہلے انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی ان کا انگوٹھا پکڑ کر ہلا رہا ہے، اٹھ گئے اور نماز پڑھی، اور وقت پر پڑھی، لیکن یہ واقعہ روز پیش آنے لگا، انہوں نے محسوس کرلیا کہ روزانہ صبح کو اٹھانے والا شیطان معلوم پڑتا ہے، ایک روز شیطان نے جیسے ہی ان کو اٹھایا، امیر معاویہ نے اس سے کہا کہ تو تو شیطان ہے، تجھے تو نماز سے غافل کرنا چاہئے، تو نماز کے لیے اٹھا رہا ہے، ماجرا کیا ہے؟ شیطان نے بتلایا، میرا نماز کے لیے اٹھانا کسی ہمدردی اور محبت کی بنا پر نہیں ہے، اس کے پیچھے بھی عداوت ہی کام کررہی ہے، حضرت امیر نے پوچھا وہ کیا؟ اب ذرا شیطان کا جواب سنئے، شیطان نے کہا کہ دو تین

دنوں پہلے آپ کی فجر کی نماز قضاء ہوئی تھی، اس کا مجرم میں ہی ہوں، میں نے ہی آپ کو تھپکیاں دے کر سلایا تھا، جس سے آپ کی آنکھ نماز کے وقت کھل نہ سکی، لیکن مجھے اپنے مقصد میں ناکامی رہی، نماز کے قضا ہونے کا غیر معمولی اثر آپ پر پڑا، آپ اس غم میں روئے، اور خوب روئے، اللہ تعالیٰ کو آپ کا یہ رونا پسند آگیا، اور اس نے آپ کو اس قضا نماز پر ادا سے زیادہ ثواب دیا، اس لیے میں اب آپ کو صبح کی نماز کے لیے وقت سے پہلے اٹھا دیتا ہوں، تاکہ آپ کو نماز کا زیادہ ثواب نہ ملنے پائے۔

آپ نے دیکھا! کہ ایک جلیل القدر صحابی کی نماز قضا ہوئی تو انہیں اپنی اس غلطی اور سہو پر بہت افسوس اور قلق ہوا، اپنے اس سہو پر شرمندہ ہوئے اور روئے، یعنی انہوں نے حق تعالیٰ کی طرف رجوع کیا، اور سچی توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں قضا نماز پر ادا سے زیادہ ثواب دیا، اس لیے میں نے لکھا، آپ کی نماز کا قضا ہوجانا اور خواب ہی میں اس غلطی پر رنج وغم، پشیمانی، ندامت اور گریہ وزاری صحیح معنوں میں توبہ ہے، جو ایمان کی کھلی ہوئی نشانی اور اجر وثواب کی زیادتی کا ذریعہ ہے، اور حق تعالیٰ کی رضامندی کا موجب ہے، مبارک ہو۔

خط طویل ہوگیا، معذرت خواہ ہوں، اچھا ہوں، لیکن آپریشن کے بعد سے کچھ نہ کچھ لگا ہی رہتا ہے، اس پر یقین کرتا ہوں، کہ دنیاوی تکالیف پر اگر انسان صبر کرے تو کفارۂ سیئات ہیں، اس لیے دنیاوی تکالیف پر مجھے غم اور افسوس نہیں، بس یہ دعا کرتا رہتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان تکالیف کو میرے لیے کفارہ سیئات بنائے، آپ بھی دعا کرتے رہیں۔ ایک اہم پیغام (۱) کی پانچ کاپیاں بھیج رہا ہوں، اسے خود پڑھیں، اور پڑھے لکھے سمجھدار لوگوں کو دیں، اور اسے پڑھوائیں، اس کے ساتھ اشتہار جیسا سلوک نہ کریں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) یہ پیغام سہ ورقہ تھا، جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے امت مسلمہ کے نام تھا، جس کی اس زمانہ میں پورے ملک میں اشاعت ہوئی، یہ پیغام مسلم پرسنل لا بورڈ کی اہمیت اور افادیت اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ضرورت کی وضاحت پر مشتمل تھا۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، میں شعبان کے اخیر میں حجاز کے سفر پر چلا گیا تھا، ۲۳/ اکتوبر کو واپس آیا، الحمدللہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ کچھ مکہ مکرمہ میں اور کچھ مدینہ منورہ میں گذارنے کا شرف حاصل ہوا، اور حق تعالیٰ کا بے پایاں فضل وکرم شامل حال رہا، فالحمد للہ علی ذالک۔

اس خبر سے خوشی ہوئی کہ آپ اب اچھے ہیں، اللہ تعالیٰ طاقت وتوانائی عطاء فرمائے، اور آپ کی دنیاوی الجھنوں کو دور فرمائے، آمین۔ آپ روزانہ پانچ سو مرتبہ

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتو ب الیہ، پڑھا کریں، استغفار تمام کاموں کے لیے مفید ہے، استغفار پڑھنے والوں کی طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے، اور سارا کام اسی کی رحمت سے ہوتا ہے، حضرت خواجہ حسن بصری (۱) کے واقعات میں لکھا ہے، کہ وہ تشریف فرما تھے، ایک شخص آیا، اور اس نے کہا کہ ہمارے علاقے میں بارش نہیں ہوئی، قحط پڑ گیا ہے، دعاء کیجئے۔ آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو، دوسرے نے کہا میرے یہاں کوئی اولاد نہیں ہے، دعاء کیجئے، جواب ملا، استغفار پڑھا کرو، اس طرح مختلف لوگوں نے ایک ہی مجلس میں مختلف کاموں کے لیے دعا کی درخواست کی، آپ نے ہر ایک کو استغفار پڑھنے کی تعلیم دی، مجلس میں ایک شخص نے سوال کیا، حضرت! ہر کام کے لیے استغفار؟ خواجہ حسن بصری نے ارشاد فرمایا، کہ میں کیا کروں، اللہ تعالیٰ ہی فرماتے ہیں، اور پھر سورہ نوح کی آیت استغفر وا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمدد کم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا (۱) پڑھ کر سنائی۔ تو اصل بات یہ ہے کہ جب بندہ دل لگا کر استغفار پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بندہ استغفار پڑھتا ہے، تو بلائیں دور بھاگتی ہیں، اور حق تعالیٰ قریب آجاتا ہے، ایک اور حدیث میں آتا ہے، کہ جب بندہ استغفار پڑھتا ہے، تو رحمت خداوندی اس کو ہر طرف سے گھیر لیتی ہے، اور وہ بیچ میں ہوتا ہے، آپ بھی استغفار پڑھا کریں۔

(۱) حضرت خواجہ حسن بصری کا تفصیلی تعارف مکتوب بنام جناب محمد یونس صاحب کے حاشیہ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۲

والسلام

منت اللہ رحمانی

(۱) ترجمہ: گناہ بخشواؤ اپنے رب سے بیشک وہ ہے بخشنے والا، چھوڑ دے گا آسمان سے اچھی بارش اور مال و دولت اور اولاد کے ذریعہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے واسطے باغ اور نہریں بنا دے گا۔ (سورہ نوح پارہ ۲۹۔)۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر، ۵ ر ستمبر ۱۹۸۵ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

خط ملا، اس سے خوشی ہوئی کہ آپ حضرات نے ہفتہ تحفظ شریعت پورے جوش وخروش اور خوش اسلوبی کے ساتھ منایا، جزاکم اللہ

ہماری یہ کوشش ختم نہیں ہوئی ہے، جاری رہے گی، تا آنکہ اللہ تعالیٰ کامیابی نصیب فرمائے، آپ لوگوں کو بھی برابر تیار رہنا چاہئے، نہ معلوم کس وقت کیا ضرورت پڑے۔

یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

خوب تیار رہیں اوروں کو تیار رکھیں، تحفظ شریعت کی لگی ہوئی آگ بجھنے نہ پائے، سلگتی

ہی رہے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر، ۸۶/۱۱/۲۶ء

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

خط ملا، آپ کے جذبات اسلامی ہیں، اور آپ کی تحریر سے اخلاص محسوس ہوتا ہے، لوگ غافل نہیں ہیں، بلکہ کوشاں ہیں، ہر کام اور ہر بات کا اعلان تو موقع اور وقت کی مناسبت سے ہوتا ہے، اگر کوئی بات نہ بن پڑے گی تو پھر ہم عام مسلمانوں کے سامنے آئیں گے اور کہیں گے کہ اس وقت آپ قدیم پیچھے نہ ہٹادیں۔ انشاء اللہ

آپ کو معلوم ہوگا کہ نفقہ مطلقہ کا معاملہ جیتنے کے بعد ایک اس سے بڑی مصیبت سر پر

آ گئی ہے، وہ ہے یونیفارم سول کوڈ کے تحت قانون سازی، بورڈ نے مسلمانوں کو آواز دی ہے اور یونیفارم سول کوڈ کے خلاف تحریک منظم کرنے کو کہا ہے، بہت ممکن ہے، یونیفارم سول کوڈ کی جنگ نفقہ مطلقہ کی لڑائی کی طرح آسانی سے ختم نہ ہو اور جلسہ وجلوس اور ہڑتال و بند سے قدم آگے بڑھانا پڑے، اس کے لیے بھی آپ کو تیار رہنا ہے۔

خدا آپ کی اور ہماری مدد کرے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

سوانحی اشاریہ............حضرت مولانا سیّد منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

نمبر	واقعہ	تاریخ
۱	ولادت	۱۳؍ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ
۲	پہلا تعلیمی سفر حیدر آباد	۱۳۴۲ھ
۳	ندوۃ العلماء لکھنؤ میں	۱۹۲۵ء تا ۱۹۲۸ء
۴	والد ماجد (قطب عالم حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ) کا انتقال	۱۹۲۷ء
۵	پہلا سفر حج	۱۹۲۹ء
۶	قیام دار العلوم دیوبند اور فراغت	۱۹۳۰ء تا ۱۹۳۴ء
۷	جنگ آزادی میں شرکت	۱۹۳۲ء
۸	وطن کی آزادی کے لئے جیل کی سلاخوں کے پیچھے	۱۹۳۲ء
۹	پہلی تصنیف تعلیمی ہند کی اشاعت	۱۹۳۴ء
۱۰	جمعیۃ علماء بہار کے ناظم	۱۹۳۵ء

۱۱	بہار اسمبلی کے ممبر	۱۹۳۶ء
۱۲	اہم کارنامہ۔اردو کا نفاذ سرکاری دفاتر میں	۱۹۳۷ء
۱۳	اسلامی اوقاف پر زرعی ٹیکس کے خلاف اسمبلی میں تاریخی خطاب	۱۹۳۷ء
۱۴	دوسری تصنیف کی اشاعت (ہندوستان کی صنعت وتجارت)	۱۹۳۸ء
۱۵	شادی	۱۹۳۹ء
۱۶	اخبار الہلال کا اجراء	۱۹۳۹ء
۱۷	خانقاہ رحمانی کی سجادہ نشینی	۱۹۴۲ء
۱۸	جامعہ رحمانی مونگیر کی نشأۃ ثانیہ	۱۹۴۲ء
۱۹	عیدگاہ مونگیر کی امامت وخطابت	۱۹۴۳ء تا ۱۹۹۰ء
۲۰	فتنۂ انکار حدیث پر ایک اہم رسالہ ''کتابت حدیث'' کی اشاعت	۱۹۵۱ء
۲۱	کتب خانہ رحمانیہ کا سنگ بنیاد	۱۹۵۴ء
۲۲	نصاب تعلیم کی اصلاح کا اجلاس خانقاہ رحمانی مونگیر میں	۱۹۵۴ء
۲۳	رکن مجلس شوریٰ دار العلوم دیوبند	۱۹۵۵ء
۲۴	انتخاب امیر شریعت	۲۷/مارچ ۱۹۵۷ء
۲۵	کتب خانہ رحمانیہ کا افتتاح	مارچ ۱۹۵۶ء
۲۶	تربیت قضاء کا پہلا ہفتہ خانقاہ رحمانی مونگیر میں	۱۶/اگست ۱۹۵۸ء تا ۴/ستمبر ۱۹۵۸ء
۲۷	مؤتمر عالم اسلامی مصر میں شرکت	مارچ ۱۹۶۴ء
۲۸	نیشنل ڈیموکریٹک کنونشن	۲۸/ستمبر ۱۹۶۴ء
۲۹	مؤتمر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ میں شرکت	اپریل ۱۹۶۵ء
۳۰	مسجد خانقاہ رحمانی کا سنگ بنیاد	۱۹۶۵ء
۳۱	مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے اقلیتی کردار کی بحالی کی تحریک	۱۹۶۵ء/ ۱۹۷۳ء
۳۲	جامعہ رحمانی مونگیر میں دورۂ حدیث کا افتتاح	۱۹۶۵ء
۳۳	مسجد خانقاہ رحمانی کا افتتاح	۷/نومبر ۱۹۶۶ء
۳۴	تکمیل مسجد خانقاہ رحمانی	۱۹۶۸ء
۳۵	تحفظ فلسطین کانفرنس	۱۶/اگست ۱۹۶۷ء
۳۶	تحفظ مسلم پرسنل لاء کانفرنس (بمقام پٹنہ)	۲۸/جولائی ۱۹۶۸ء
۳۷	ریاستی قومی یکجہتی کانسل کا اجلاس	۲۷/جون ۱۹۶۸ء
۳۸	بنگلہ دیش کے متعلق وزیر اعظم ہند و بنگلہ دیش اور شری جے پرکاش نارائن سے صاف باتیں	۱۹۷۰ـ۷۱ء